جرح الجارحین علی الامام ابی حنیفۃ
مردود بدلائل الوثیقۃ
الموسوم بہ
امام اعظم ابو حنیفہ
پر جرح کا مدلل رد
مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بفیضانِ نظر: مظہر غوث اعظم نائب امام اعظم ابوالخیر پیر مفتی محمد نور اللہ قادری نعیمی قدس سرہ العزیز

جرحُ الجارحِین علی الاِمامِ اَبی حنیفۃ
مردودٌ بدلائِل الوثیقۃ

الموسوم بہ

امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
پر جرح کا مدلل رد

مؤلف

مناظرِ اسلام حضرت علامہ غلام مصطفی نوری دام ظلہ

خطیب مرکزی جامع مسجد شرقیہ رضویہ۔ بیرون غلہ منڈی۔ ساہیوال

مکتبہ نوریہ رضویہ۔ گلبرگ اے فیصل آباد

041-2626046

نام کتاب	ـــــــــ	امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح کے مدلل جوابات
تالیف	ـــــــــ	مناظر اسلام علامہ غلام مصطفیٰ نوری 0300-6933481
کمپوزنگ	ـــــــــ	محمد ندیم فریدی
تاریخ اشاعت	ـــــــــ	جنوری ۲۰۱۴ء
تعداد	ـــــــــ	ایک ہزار
صفحات	ـــــــــ	492
طابع	ـــــــــ	سیّد حمایت رسول قادری
مطبع	ـــــــــ	اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور
ناشر	ـــــــــ	مکتبہ نوریہ رضویہ، فیصل آباد
قیمت	ـــــــــ	روپے

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز 11- گنج بخش روڈ لاہور 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے فیصل آباد فون: 2626046

فہرست مضامین

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس حقیر سی کاوش کو امیر المؤمنین امام المتقین سیّد المجاہدین امام المشارق والمغارب سیّد الاولیاء اسد اللہ الغالب شیرِ خدا حیدر کرار مشکل کشا حاجت روا خلیفہ راشد خلیفہ چہارم سیدنا ومولانا وملجانا وماونا حضرت مولیٰ **علی مرتضیٰ شیر خدا** رضی اللہ عنہ، کرم اللہ وجہہ الکریم کے نام اقدس سے انتساب کا شرف حاصل کرتا ہے۔

تمام اولیاء کرام جن کے غلام ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے ہی حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے والد حضرت ثابت علیہ الرحمہ اور ان کی اولاد کیلئے خیر و برکت کی دعا فرمائی۔ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ آپ ہی کی دعاء برکت کا ثمر ہیں۔

اللہ تعالیٰ اس مقدس بابرکت نام کا صدقہ اس کتاب کو قبولِ خاص وعام عطا فرمائے۔

بنظرِ کرم :

پیر طریقت رہبر شریعت واقف رموز حقیقت محافظ شریعت تاجدار علماء

زینت المشائخ حضور سیّدی ومرشدی خواجہ ابوالحقائق

مفتی **محمد رمضان** محقق نوری قادری اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

آستانہ عالیہ حویلی لکھا محلہ پیرا سلام

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیك یا سیدی یا رسول اللّٰہ
وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا حبیب اللّٰہ

حامداً وّ مصلیاً

اس کتاب میں دو باب ہیں:

باب اول

امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات کے جوابات

باب ثانی

آپ کی توثیق وتعدیل وثناء

حضرت سیدنا امام الآئمہ سراجِ اُمت
امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ
پر بعض آئمہ محدثین کی طرف منسوب جرح کا
مفصل و مدلل جواب

پہلی نظر:

جنہوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر باسند جرح کی ہے ان میں ایک امام محدث ابن عدی ہیں جو کہ (۳۶۵) میں متوفی ہیں۔ آپ کا شمار جرح وتعدیل کے اماموں میں ہوتا ہے، آپ نے اپنی کتاب کامل ابن عدی میں صہ ۲۳۵ تا صہ ۲۴۶ ج ۸ مطبوعہ بیروت لبنان) تک حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق گفتگو کی ہے بعض اقوال میں مدح ہے اور اکثر میں جرح۔ آپ جو بھی جرح یا تعدیل کرتے ہیں باقاعدہ اس کی سند بیان کرتے ہیں، تاکہ جرح کرنے والوں کی حیثیت بھی واضح ہو جائے اسی لئے محدثین کے امام حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ الاسناد من الدین ولو لا الاسناد لقال من شاء ماشاء (مقدمہ صحیح مسلم) کہ سند دین میں سے ہے اگر سند نہ ہوتی تو جس کا جو جی چاہتا وہی کہتا۔

تو جب سند ہوگی اور وہ صحیح ہوگی تو وہ بات قبول کی جائے گی بشرطیکہ دیگر عِلَل میں سے کوئی علت نہ ہو اگر سند ضعیف ہوگی اس کے رواۃ میں سے بعض یا سب مجروح ہوں گے تو وہ رد ہوگی۔ امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر جتنی بھی جرحیں کی ہیں ان کی اسناد بیان کی ہیں۔ آپ آئندہ اوراق میں دیکھیں گے کہ الحمدللہ امام اعظم علیہ الرحمہ پر جرح والی سندیں خود مجروح ہیں اور ناقابل حجت ہیں جب جرح والی اسناد ہی مجروح ہیں تو امام اعظم رضی اللہ عنہ پر جو جرح ہوگی وہ بھی باطل ہوگی، بلکہ آپ پر واضح ہوگا کہ ائمہ، محدثین، فقہاء و مجتہدین کی نظر میں امام اعظم رضی اللہ عنہ کتنے عظیم الشان اور عالی مرتبت ہیں۔ آخر میں یہ احقر العباد ان جملہ احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جنہوں نے کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں مالی معاونت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ اللہ رب العزت ان تمام احباب کو دین ودُنیا کی نعمتیں عطا فرمائے۔۔ آمین

اب ملاحظہ فرمائیں ابن عدی کی وہ مجروح نا قابلِ حجت اسناد جن کے ذریعہ امام اعظم پر جرح کی گئی۔

کامل ابن عدی کی سند نمبر 1

ابن عدی نے کہا کہ: خبر دی ہم کو عبداللہ بن محمد بن حیان کہا خبر دی ہم کو محمود بن غیلان نے، کہا بیان کیا ہم سے مؤمّل نے، کہا کہ میں حجر میں سفیان ثوری کے ساتھ تھا ایک آدمی آیا اس نے سفیان ثوری سے مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیا، تو اس آدمی نے کہا آپ مسئلہ اس طرح بتاتے ہیں جبکہ (امام) ابوحنیفہ تو مسئلہ اس طرح بتاتے ہیں تو۔۔۔ جناب سفیان ثوری نے کہا کہ ابوحنیفہ نہ تو ثقہ ہے اور نہ ہی مامون۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۵ مطبوعہ بیروت لبنان)

جواب:

کہ یہ مذکورہ بالا سند اصول و قواعد کی روشنی میں انتہائی مجروح ہے، اس لئے نا قابل قبول ہے۔ اب اس کی اِسنادی حیثیت واضح کی جاتی ہے، اس کی سند میں ایک راوی ہے، مؤمّل (بن اسماعیل) یہ راوی لائق احتجاج نہیں ہے اس راوی کے متعلق حضرت امام المحدثین سیدنا امام بخاری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قال البخاری، منکر الحدیث (کہ امام بخاری نے فرمایا کہ یہ راوی منکر الحدیث ہے)

وقال ابو زرعة فی حدیثہ خطأ کثیر (میزان الاعتدال صہ۴/ ۲۲۸)

(امام) ابوزرعہ نے کہا کہ اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں ہیں۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے کہا، سیّئ الحفظ ہے یعنی اس کا حافظہ خراب تھا۔

(تقریب التہذیب صہ۲/۲۳۱، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی)

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ تہذیب میں اس کے متعلق مفصل بیان کرتے ہیں، اس کے متعلق بعض آئمہ سے صدوق، ثقہ کے الفاظِ تعدیل بھی نقل کرتے ہیں مگر ساتھ ہی جرح مفصل بھی بیان کرتے ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ جرح مفسر، تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔(مقدمة التعليق المهجد۔ الرفع والتكميل)

ابن حجر نے کہا، قال ابو حاتم صدوق شديدفي السنة كثير الخطأ، و قال البخاری منكر الحديث، قال ابن حبان فی الثقات ربما اخطأ۔

سلیمان بن حرب نے کہا: وقد يجب على اهل العلم ان يقفوا عن حديثه فانه يروى المناكير عن ثقات شيوخه، قال الساجی صدوق كثير الخطأ وله اوهام قال ابن سعد كثير الغلط، قال ابن قانع صالح يخطيئ، و قال الدار قطنی ثقة كثير الخطاء،

و قال محمد بن نصر المروزی: لانه كان سيئ الحفظ كثير الغلط (بقدر الحاجه) (تہذیب التہذیب، صہ۵/۵۸۶ مطبوعہ بیروت لبنان)

مذکورہ بالا سطور کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحاتم نے کہا، ہے سچا مگر بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے، امام بخاری نے کہا یہ منکر الحدیث ہے، ابن حبان نے ثقات میں کہا کہ کبھی غلطی کر جاتا ہے، سلیمان بن حرب نے کہا کہ اہل علم پر واجب ہے کہ اس کی حدیث سے توقف کریں کیونکہ یہ ثقہ راویوں سے منکر روایات بیان کرتا ہے، ساجی نے کہا، ہے سچا مگر بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کے بہت سارے وہم بھی ہیں، ابن سعد نے کہا یہ راوی کثیر الغلط ہے، ابن قانع نے کہا کہ ہے صالح لیکن روایت میں

غلطی کرتا ہے، دار قطنی نے کہا کہ ثقہ ہے لیکن کثیر الخطاء ہے، محمد بن نصر مروزی نے کہا خراب حافظے والا اور بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا ہے۔

قارئین! آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ یہ راوی کثیر الغلط، کثیر الخطاء، یخطیی، لہ اوہام، سیّی الحفظ، ربما اخطاء اور منکر روایات بیان کرتا ہے۔ اس لیے یہ قابل احتجاج نہیں ہے البتہ ایسا راوی متابعات وشواہد میں پیش ہوسکتا ہے۔

واضح ہو گیا کہ ابن عدی کی امام پر جرح والی سندِ اول انتہائی مجروح بجرح مفسر ہے اور نا قابل قبول ہے تو جب سند کا ابطال واضح ہو گیا تو یہ بات بھی واضح ہو گئی کہ جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے امام اعظم پر جرح بھی نہیں کی غلط کارروایوں نے ان کی طرف غلط باتیں منسوب کر دی ہیں۔

سفیان ثوری امام اعظمؓ کے مداح

سفیان ثوری تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے زبردست مداح اور آپ کی متابعت کرنے والے تھے۔ امام حافظ ابو عمر ابن عبد البر علیہ الرحمہ جن کی پیدائش (۳۶۸) میں ہے اپنی کتاب الانتقاء میں اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا، سفیان الثوری اکثر متابعة لابی حنیفة منی۔ (الانتقاء صہ ۱۹۸، مطبوعہ اسلامیہ حلب) کہ سفیان ثوری مجھ سے زیادہ امام ابو حنیفہ کی متابعت کرنے والے تھے۔

امام ابن عبد البر اپنی سند سے فرماتے ہیں جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے، (بحذف سند) کہ عبد اللہ بن داؤد خریبی نے کہا کہ میں سفیان کے پاس تھا کسی آدمی

نے کوئی مسئلہ پوچھا حج کے مسائل میں سے، تو آپ نے جواب دیا اس آدمی نے کہا کہ آپ مسئلہ اس طرح بتاتے ہیں جبکہ (امام) ابوحنیفہ تو مسئلہ اس طرح بتاتے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مسئلہ اسی طرح ہے جس طرح (امام) ابوحنیفہ نے بتایا ہے۔

(الانتقاء: صہ ۱۹۸)

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان کے پاس ایک آدمی آیا تو آپ نے فرمایا، من این جئت تو کہاں سے آیا ہے اس نے عرض کی من عند ابی حنیفة ، کہ میں (امام) ابوحنیفہ کے پاس سے آرہا ہوں تو جناب سفیان نے فرمایا ، لقد جئت من عند افقه اهل الارض ، کہ تو اس کے پاس سے آرہا ہے جس روئے زمین کا سب سے بڑا فقیہہ ہے۔

(تبییض الصحیفہ صہ ۱۰۲، مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)

اسی روایت کو خطیب بغدادی نے بھی تاریخ بغداد صہ ۳۴۲ پر بیان کیا ہے، اسی روایت کو امام ابن عبدالهادی علیہ الرحمہ نے بھی اپنی کتاب مناقب الائمۃ الاربعۃ کے صہ ۶۲ پر بیان کیا ہے، یہی روایت تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۱ پر بھی موجود ہے، یہی روایت ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے الخیرات الحسان کے صفہ ۴۵ پر بھی نقل کی ہے۔

علامہ ابن الهادی علیہ الرحمہ باسند فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ خوب علم کو اخذ کرنے والے تھے اور حرام سے خوب پرہیز کرنے والے تھے۔ آپ انہیں احادیث سے دلیل پکڑتے تھے جو آپ کے نزدیک صحیح ہوتی تھیں، اور آپ رسول خدا ﷺ کے آخری فعل سے دلیل پکڑتے تھے۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۳)

امام محدث فقیہ قاضی ابو عبداللہ حسین بن علی صیمری علیہ الرحمہ جو کہ (۴۳۶) میں متوفی ہیں نے اپنی کتاب، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ کے صہ ۷۳ پر اپنی سند کے ساتھ یہ واقعہ درج کیا ہے (بحذف سند صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے۔ابو بکر بن عیاس نے کہا کہ جناب سفیان کے بھائی عمر بن سعید کا انتقال ہو گیا تو ہم تعزیت کیلئے حاضر ہوئے مجلس لوگوں سے بھرپور تھی جبکہ ان میں عبداللہ بن ادریس بھی بیٹھے تھے، اچانک (امام) ابو حنیفہ ایک جماعت کے ساتھ تشریف لائے تو جب سفیان ثوری نے آپ کو دیکھا تو اپنی جگہ کو چھوڑ دیا اور (بطور تعظیم) کھڑے ہو گئے اور معانقہ کیا اور (امام) ابو حنیفہ کو اپنی جگہ پر بٹھایا، بعد میں ابن ادریس نے سفیان ثوری کو کہا کہ تمہیں کیا ہوا کہ آج آپ نے ایسا کام کیا ہے جس کا ہمارے دوست انکار کرتے ہیں، سفیان نے کہا کہ وہ کیا ہے تو ابن ادریس نے کہا کہ آپ کے پاس ابو حنیفہ آئے تو آپ ان کیلئے کھڑے ہو گئے اور پنی جگہ پر بٹھایا اور تم نے ایسا، ایسا کیا ہے تو جناب سفیان نے کہا کہ تم کیوں انکار کرتے ہو، حالانکہ ابو حنیفہ کا مقام علم ہے اگر میں ان کے علم کیلئے نہ اٹھتا تو میں ان کی عمر کا خیال رکھتے ہوئے کھڑا ہو جاتا اگر عمر کا خیال بھی نہ کرتا تو میں ان کی فقہ کیلئے کھڑا ہو جاتا اگر فقہ کیلئے بھی کھڑا نہ ہوتا تو ان کے تقویٰ کیلئے کھڑا ہو جاتا، جب سفیان ثوری نے یہ سب کچھ کہا تو ابن ادریس کہتے ہیں کہ مجھ کو کوئی جواب نہ آیا میں لاجواب ہو گیا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۳)

مذکورہ بالا واقعہ میں یہ بات کتنی روشن ہے کہ امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو صاحب علم، فقیہ، متقی، پرہیزگار سمجھتے تھے اور ان کی بہت زیادہ تعظیم کرتے تھے اگر کوئی اس تعظیم پر اعتراض کرتا تو اس کو جواب دیتے

اور مخالفِ ابوحنیفہ کو خاموش کرا دیتے تھے۔ تو اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عدی نے جس سند سے سفیان ثوری کی طرف سے امام اعظم ابوحنیفہ پر جرح کی ہے وہ سند نا قابل احتجاج اور ردّی ہے اور یہ محض سفیان ثوری علیہ الرحمہ پر بہتان ہے کیونکہ آپ تو امام اعظم کا احترام کرنے والے تھے اور ان کے بہت بڑے مدّاح تھے۔

کامل ابن عدی کی سند نمبر 2

ابن عدی کہتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے محمد بن احمد بن حماد نے کہا سنا میں نے عمرو بن علی سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے یحیٰی بن سعید سے وہ کہتے تھے کہ میں نے سفیان سے پوچھا کیا آپ نے حدیثِ مرتدہ عاصم سے سنی ہے کیا آپ نے ایسے شخص سے حدیث مرتدہ سنی ہے جس کے ساتھ اخذ کیا جائے تو سفیان نے کہا کہ میں نے کسی ثقہ سے یہ حدیث نہیں سنی۔

سند نمبر 3

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد نے کہا بیان کیا میرے باپ نے کہا بیان کیا ہم سے ابن مہدی نے ، کہا میں نے سفیان سے پوچھا حدیث عاصم کے متعلق پوچھا جو مرتدہ کے بارے میں ہے تو جناب سفیان نے کہا کسی ثقہ سے میں نے یہ حدیث نہیں سنی، عبداللہ بن احمد نے کہا کہ میرے باپ نے کہا کہ ابوحنیفہ اس حدیثِ مرتدہ کو عاصم سے بیان کرتے تھے

(کامل ابن عدی صہ ۸/۲۳۵)

ان دونوں مذکورہ بالا سندوں کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن عدی ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، سفیان ثوری کی نظر میں ثقہ نہیں تھے، لیکن آپ گزشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ سفیان ثوری امام اعظم کے بہت بڑے مدّاح تھے جس طرح پہلی سند مجروح تھی اسی طرح یہ دونوں سندیں بھی مجروح ہیں، اب اسنادی حیثیت آپ کے سامنے حاضر ہے۔

سند نمبر 2 کی کیفیت

سند نمبر ۲ میں ایک راوی ہے محمد بن احمد بن حماد الدولابی، اس کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ قال حمزۃ السہمی سألت الدار قطنی عن الدولابی فقال تکلموا فیہ قال ابن یونس و کان یضعف۔ (لسان المیزان صہ۵/۴۲)

حمزہ سہمی نے کہا کہ میں نے اس راوی کے متعلق امام دار قطنی سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ محدثین نے اس پر کلام کیا ہے (یعنی یہ ضعیف ہے) محدث ابن یونس نے کہا کہ اس کا ضعیف ہونا بیان کیا گیا ہے۔

سند نمبر ۲ میں ایک راوی عمرو بن علی ہے یہ اگرچہ ثقہ ہے تاہم اس پر علی بن مدینی نے کلام کیا ہے۔ (تہذیب التہذیب صہ۴/ ۳۶۸) اگرچہ کئی حضرات نے ان کی تعدیل بھی کی ہے)

پس واضح ہوگیا کہ سند نمبر ۲ ضعیف ہے اور نا قابل احتجاج ہے۔

سند نمبر 3 کی کیفیت

اس سند میں ایک راوی احمد بن محمد بن سعید ہے اور یہ کئی اماموں کے نزدیک ضعیف ہے،

ابن حجر لسان المیز ان میں لکھتے ہیں: ''شیعی متوسط ضعفه غیر واحد و قواہ آخرون۔

دارقطنی نے کہا: رجل سوء یشیر الی الرفض۔

پھر دارقطنی نے کہا: لم یکن فی الدین قوی (لسان المیز ان ج۱/۲۶۴)

یہ راوی شیعہ ہے کئی محدثین نے اسکو ضعیف کہا ہے اور دوسروں نے قوی، امام دارقطنی نے کہا کہ برا آدمی ہے آپ اس کے رافضی ہونے کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر دارقطنی نے کہا کہ یہ راوی دین میں قوی نہیں ہے۔

اس جرح سے ثابت ہو گیا کہ سند نمبر ۳ بھی انتہائی مجروح ہے اور نا قابل احتجاج بھی ہے اگر اس طرح کے بد مذہب شیعہ، رافضی جو دین میں قوی نہیں ہیں امام پر جرح کریں تو کیا افسوس، آپ آئندہ اوراق میں بھی دیکھیں گے کہ امام اعظم پر جرح والی سندیں ان میں زیادہ تر بھرتی ان جیسے بد مذہبوں کی ہی ہے۔ جیسے قدریہ، جبریہ، مرجیہ، خارجی، رافضی وغیرہ۔ پس واضح ہو گیا کہ امام پر جرح والی ابن عدی کی مذکورہ بالا تینوں سندیں انتہائی مجروح ہیں اور نا قابل اعتبار۔

ابن عدی کی سند نمبر 4

ابن عدی نے کہا کہ ثنا احمد بن محمد بن سعید ، ثنا احمد بن زهیر بن حرب قال سمعت یحییٰ بن معین یقول کان الثوری یعیب علی ابی حنیفة حدیثاً یرویه و لم یکن یرویه غیر ابی حنیفه عن عاصم عن ابی رزین عن ابن عباس فلما خرج الی الیمن ، دلسه عن عاصم ۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۶)

ترجمہ: بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن زہیر بن حرب نے کہا میں نے یحییٰ بن معین سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ سفیان ثوری (امام) ابوحنیفہ پر عیب لگاتے تھے، اس حدیث کے بارے میں جو انہوں نے عاصم سے روایت کی ہے اور (امام) ابوحنیفہ کے بغیر کسی نے بھی یہ حدیث عاصم سے روایت نہیں کی۔

جواب:

یہ سند بھی مجروح ہے اور اس کی سند میں احمد بن محمد بن سعید ہے جو کہ انتہائی ضعیف ہے، حافظ ابن حجر لسان المیز ان میں فرماتے ہیں" شیعی متوسط ضعفه غیر واحد و قواه آخرون "متوسط شیعہ ہے کثیر لوگوں نے اس کو ضعیف کہا ہے اور کئی حضرات نے اس کو قوی جانا ہے۔

امام دار قطنی نے کہا، رجل سوء یشیر الی الرفض، بہت برا آدمی ہے، دار قطنی اس کے رافضی ہونے کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ پھر دار قطنی نے کہا لم یکن

فی اللدین قوی ، یہ راوی دین میں قوی نہیں ہے۔ (لسان المیزان صہ ۱/۲۶۴)

واضح ہو گیا کہ یہ راوی شیعہ رافضی بدعقیدہ ہے اور انتہائی ضعیف ہے، اس سند میں ایک راوی ہے۔ احمد بن زہیر بن حرب، یہ اگر چہ ثقہ ہے لیکن تھا بد مذہب قدری فرقہ والا۔ (لسان المیزان صہ ۱/۱۷۴)

قارئین گرامی قدر، اللہ کے فضل وکرم سے آپ پر واضح ہوتا جائے گا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح انہیں لوگوں نے کیں ہیں جو بدعقیدہ تھے جیسے شیعہ رافضی، قدری، جبری، مرجیئہ وغیرہ کیونکہ حضرت امام نے بدعقیدہ لوگوں کے ساتھ مناظرے کیئے انہیں ذلت آمیز شکست دی، ان کی گمراہیوں کو واضح کیا ان کا شدید رد کیا اور لوگوں کو صراط مستقیم پر گامزن کیا اس کے نتیجہ میں بدعقیدہ لوگوں نے امام اعظم رضی اللہ عنہ پر خوب طعن کیے اور ان کی نسبت دوسرے محدثین کی طرف کرتے رہے تا کہ لوگ اس کو صحیح سمجھیں۔

سند نمبر 5

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن حسن بن سہل نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن فضیل بلخی نے کہا بیان کیا ہم سے داؤد بن حماد بن فرافصہ نے وکیع سے انہوں نے (امام) ابوحنیفہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ جو عورتیں مرتد ہو جائیں انہیں قتل نہ کیا جائے بلکہ قید کیا جائے۔ (ابن عدی صہ ۸/۲۳۶)

جواب:

اس کی سند میں وہی مجروح راوی احمد بن محمد بن سعید ہے، جو کہ انتہائی ضعیف ہے اور شیعہ رافضی ہے اس کا حال سند نمبر 4 میں پڑھیں، اس کی سند میں ایک راوی داؤد بن حماد بن فرافصہ ہے، یہ بھی ضعیف ہے، ملاحظہ فرمائیں۔ حافظ ابن حجر لسان میں فرماتے ہیں، قال ابن القطان حالہ مجہول (لسان المیزان صہ ۲/۴۱۶)

کہ ابن القطان نے کہا کہ اس راوی کا حال مجہول ہے۔

تو پھر مجہول اور بدعقیدہ لوگوں کی بنا پر اتنے بڑے امام پر جرح نہیں کرنی چاہیے۔

سند نمبر 6

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن قاسم نے کہا کہ سنا میں نے خلیل بن خالد سے جو ابو ہند سے معروف ہیں وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے عبدالصمد بن حسان سے وہ کہتے تھے کہ " کان بین سفیان الثوری وابی حنیفہ شی فکان ابو حنیفۃ اکفہما لسانا " (کامل ابن عدی صہ ۸/۲۳۶)

سفیان ثوری اور ابو حنیفہ کے درمیان کچھ ناراضگی تھی اور ابو حنیفہ سفیان ثوری سے بہت زیادہ اپنی زبان کو روکنے والے تھے۔

جواب:

معاصرین کے درمیان کسی مسئلہ کی بناء پر کوئی ناراضگی ہو جانا یہ کوئی بڑی بات نہیں، محدثین کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے حالات پر نظر رکھنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ ان کے درمیان بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں، پھر دوسری بات یہ

ہے کہ اس میں یہ بھی مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بہت زیادہ اپنی زبان کو روکنے والے تھے، یہ تو آپ کی مدح ہے نہ کہ آپ پر طعن ہے۔ ویسے اس کی سند بھی محفوظ نہیں، اس کی سند میں ایک راوی خلیل بن خالد ابو ہند ہے اگرچہ ابن حبان نے اس راوی کو ثقات میں داخل کیا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ "یخطی و یخالف" (لسان المیزان صہ۲/۴۱۱) کہ یہ راوی روایت بیان کرنے میں غلطی کرتا ہے اور (ثقات) کے خلاف بیان کرتا ہے۔

سند نمبر 7

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے علی بن احمد بن سلیمان نے کہا بیان کیا ہم سے ابن ابی مریم نے کہا سوال کیا میں نے یحییٰ بن معین سے (امام) ابوحنیفہ کے متعلق تو یحییٰ بن معین نے کہا کہ ابوحنیفہ کی حدیث نہ لکھی جائے۔

(کامل ابن عدی صہ۸/۲۳۶)

اس مذکورہ سند میں یحییٰ بن معین سے امام ابوحنیفہ پر جرح بیان کی گئی ہے حالانکہ یحییٰ بن معین تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین میں سے تھے جیسا کہ آئندہ سطور میں آپ پر واضح ہو جائے گا۔

جواب:

مذکورہ سند بھی ضعیف اور ناقابل قبول ہے، اس کی سند میں ایک راوی علی بن احمد بن سلیمان البغدادی ہے۔ خطیب بغدادی نے اس کے بارے فقط اتنا کہا ہے کہ میں نے ابونعیم حافظ سے سنا وہ اس کا ذکر کر رہے تھے اور اس نے ابوحاتم رازی سے

روایت کی ہے اور اس سے اس کے بیٹے ابو علی نے کی ہے۔ (تاریخ بغداد ص ۳۲۱)
اس کی توثیق ثابت نہیں ہے کسی نے بھی اس کو ثقہ نہیں کہا ہے۔ امام حافظ ابو عمر یوسف
بن عبدالبر اندلسی علیہ الرحمہ اپنی کتاب الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثہ میں امام اعظم
ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین کا جب ذکر کرتے ہیں تو اس میں یحییٰ بن معین کا بھی
ذکر کرتے ہیں۔ (الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ الفقہاء ص ۲۲۵، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ حلب)
ابن حجر تہذیب التہذیب میں لکھتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ امام ابوحنیفہ حدیث
میں ثقہ ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۶۳۰ مطبوعہ بیروت لبنان) اور ابن حجر مکی علیہ
الرحمہ خیرات الحسان کی فصل نمبر ۳۸ میں فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ
ہمارے اصحاب یعنی محدثین، امام ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں کے بارے میں زیادتی
کرتے ہیں۔

تو مذکورہ بالا سطور سے یہ بات عیاں ہے کہ امام الجرح والتعدیل یحییٰ بن
معین امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مداحین میں سے تھے اور یہ کہ آپ کو حدیث میں ثقہ
سمجھتے تھے۔

سند نمبر 8

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن علی المدائنی نے کہا بیان کیا ہم
سے محمد بن عمرو بن نافع نے کہا بیان کیا ہم سے نعیم بن حماد نے کہا بیان کیا ہم سے ابن
عیینہ نے کہا میں کوفہ میں آیا تو میں نے اہل کوفہ کو حدیث بیان کی، عن عمرو بن دینار عن
جابر بن زید بحدیث تو اہل کوفہ نے کہا کہ (امام) ابوحنیفہ اس حدیث کو ذکر کرتے تھے

عن جابر بن عبداللہ یعنی جابر بن زید کی بجائے امام ابوحنیفہ اس کو جابر بن عبداللہ سے روایت کرتے تھے، تو سفیان بن عیینہ نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا، میں تو اس کو جابر بن زید ہی جانتا ہوں ابن عیینہ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں چاہے تم اس کو جابر بن زید بنالو یا جابر بن عبداللہ بنالو۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/۲۳۶)

ان مذکورہ سطور سے ابن عدی ثابت یہ کرنا چاہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ راویان حدیث کو محفوظ نہیں رکھتے تھے اور ناموں کو بدل دیتے تھے اور اس میں کوئی حرج نہیں جانتے تھے (معاذ اللہ)

جواب:

یہ بھی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر محض بہتان ہے اور اس جھوٹ کی نسبت بہت بڑے محدث امام کبیر سفیان بن عیینہ کی طرف کی گئی جبکہ آپ اس سے بری ہیں۔ سفیان بن عیینہ تو امام اعظم کے مداحین میں سے تھے، جیسا کہ آئندہ سطور میں ملاحظہ فرمائیں گے اور یہ مذکورہ سند انتہائی مجروح اور ناقابل استدلال ہے اس کی تفصیل حاضر خدمت ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی، احمد بن علی المدائنی ہے، ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لسان میں فرماتے ہیں کہ قال ابن یونس لم یکن بذاك انتہی

(لسان المیزان صہ ۱/۲۲۶)

ترجمہ: ابن یونس نے کہا کہ یہ راوی قوی نہیں ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ہے نعیم بن حماد: نعیم بن حماد روایت حدیث میں ثقہ ہے لیکن امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے ساتھ اس کا بغض مشہور ہے اس لیے جرح و تعدیل کے امام علامہ ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان الاعتدال میں اس کے بارے فیصلہ کن بات کہی ہے، ملاحظہ فرمائیں، امام ذہبی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں اس کی تمام روایات جھوٹی ہیں، (میزان الاعتدال ج۴/ ۲۶۹)

قارئین امام ذہبی علیہ الرحمہ کے فرمان سے یہ بات واضح ہو گئی کہ نعیم بن حماد سے امام پر جتنی بھی جرح منقول ہیں وہ جھوٹی روایات ہیں تو ان جھوٹی روایات کا سہارا لے کر ایک مسلّم امام کبیر الشان عظیم القدر شخصیت پر طعن کرنا اہل انصاف کے نزدیک بہت غلط بات ہے۔

سند نمبر 9

ابن عدی نے کہا کہ عمرو بن علی نے کہا کہ ابوحنیفہ صاحب الرای تھے اور ان کا نام نعمان بن ثابت ہے یہ حافظ نہیں تھے بلکہ ان کی حدیث مضطرب ہے اور کمزور ہے۔

جواب:

یہ بھی حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر بہتان ہے نہ ہی آپ مضطرب الحدیث تھے اور نہ ہی آپ کی حدیث کمزور ہے بلکہ آپ اعلیٰ درجہ کے ثقہ فی الحدیث تھے اور آپ کی حدیث انتہائی اعلیٰ سند والی ثقہ حدیث ہے۔

امام ابو حنیفہ ثقہ ہیں

جرح وتعدیل کے امام علامہ ذہبی علیہ الرحمہ تذکرۃ الحفاظ میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ

☆ امام اعظم فقیہ عراق ہیں۔

☆ حضرت انس بن مالک صحابی رسول (ﷺ) کی کئی بار آپ نے زیارت کی ہے۔

☆ امام ذہبی فرماتے ہیں کہ آپ ''کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشان'' کہ آپ امام متقی عالم عامل عبادت گزار اور بہت بڑی شان والے ہیں

یزید بن ہارون سے پوچھا گیا کہ امام ثوری بڑے فقیہ ہیں یا امام ابو حنیفہ، تو آپ نے فرمایا کہ امام ابو حنیفہ بڑے فقیہ ہیں۔

امام ابن المبارک نے فرمایا، ابو حنیفہ افقہ الناس، کہ آپ سب لوگوں سے بڑے فقیہ ہیں۔ قال الشافعی الناس عیال فی الفقہ علی ابی حنیفہ ،یعنی امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ سب لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے محتاج ہیں۔

یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے آپ سے بڑا پرہیزگار اور عقل مند نہیں دیکھا، امام ابن معین سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: لا بأس بہ لم یکن یتہم ، کہ امام ابو حنیفہ کے ساتھ کوئی حرج نہیں کیونکہ کبھی بھی انہیں تہمت نہیں لگائی گئی۔

امام ابوداؤد نے فرمایا: رحم اللہ ان ابا حنیفۃ کان اماما ، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت کرے بے شک ابو حنیفہ امام ہیں۔

امام ذہبی آخر میں فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مناقب پر ایک علیحدہ جز بھی لکھی ہے۔ (تذکرۃ الحفاظ لذہبی صہ ۱۲۶۔ ۱۲۷)

محدث کبیر مؤرخ عظیم امام علامہ فقیہ ابوعبداللہ حسین بن علی صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب ابن نمیر نے کہا کہ مجھے میرے والد نے بیان کیا" کان الاعمش اذا سئل عن مسئالة قال علیکم بتلك الحلقة یعنی حلقة ابی حنیفه " کہ جناب (محدث) اعمش سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ تم (امام) ابوحنیفہ کی مجلس لازم پکڑو۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۰، مطبوعہ مکتبہ عزیزیہ جلال پور پیروالہ ضلع ملتان)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جریر نے کہا کہ مجھے مغیرہ بن مقسم ضبی نے کہا کہ ابوحنیفہ کی مجلس کو لازم پکڑ اگر (امام) ابراہیم (نخعی) بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی (امام) ابوحنیفہ کی طرف محتاج ہوتے

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۱)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب ابوالولید نے کہا کہ (امام) شعبہ امام ابوحنیفہ کا بڑا اچھا ذکر کرتے تھے اور امام ابو حنیفہ کیلئے بہت زیادہ دعا کرتے تھے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۲)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ" اول من اجلسنی فی الحدیث ابوحنیفہ " سب سے اول جس نے مجھے حدیث بیان کرنے کیلئے بٹھایا وہ امام ابوحنیفہ ہیں۔

(اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ صہ ۷۵)

محدث مذکور نے اپنی سند سے بیان فرمایا ہے کہ جناب سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ جو شخص مغازی کا ارادہ کرے اسے مدینہ کو لازم پکڑنا چاہئے اور جو مناسک حج کو حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیے مکہ کا ارادہ کرے اور جو شخص فقہ حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ کوفہ کو لازم پکڑے اور امام ابوحنیفہ کے شاگردوں کو لازم پکڑے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۵)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ علماء چار ہیں، جناب ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے زمانے میں اور امام شعبی اپنے زمانے میں امام ابوحنیفہ اپنے زمانے میں اور جناب سفیان ثوری اپنے زمانے میں۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۶)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب حمانی نے کہا کہ میں نے جناب عبداللہ بن مبارک سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جب کسی شے پر امام ابوحنیفہ اور امام سفیان جمع ہو جائیں تو میں اس کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت سمجھتا ہوں۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۷)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن داؤد نے فرمایا کہ جو شخص جہالت اور اندھے پن کی ذلت سے نکلنا چاہئے اور فقہ کی لذت حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ امام ابوحنیفہ کی کتب میں نظر کرے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۸)

یہی امام جلیل محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب (محدث) عبداللہ بن داؤد نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں عیب جوئی وہی کرے گا جو جاہل ہوگا یا حاسد ہوگا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۹)

(نوٹ) وہابیہ غیر مقلدین میں سے جو حضرات امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلط پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں وہ ذرا خیال کریں کہ جاہل ہیں یا حاسد اور پھر انہیں توبہ کرنی چاہئے۔

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب یحییٰ بن معین فرماتے تھے کہ فقہاء چار ہیں، امام ابوحنیفہ، امام سفیان، امام مالک ، امام اوزاعی۔۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۸۰)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب یحییٰ (بن معین) سے سوال کیا گیا کہ کیا سفیان، ابوحنیفہ سے حدیث روایت کرتے تھے تو جناب یحییٰ نے فرمایا کہ ہاں کرتے تھے اور امام ابوحنیفہ ثقہ تھے اور حدیث میں سچے تھے، فقہ میں سچے تھے، اللہ کے دین میں مامون تھے یعنی امین تھے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۸۰)

محدث صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "من لم ینظر فی کتب ابی حنیفہ لم یتبحر فی الفقہ" جس شخص نے امام ابوحنیفہ کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا تو وہ فقہ میں تبحر حاصل نہیں کرسکا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ)

جناب محدث صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ علی بن میمون نے کہا کہ میں نے حضرت امام شافعی رضی اللہ عنہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ''انی لا تبرك بأبی حنیفة و اجیئ الی قبره فی کل یوم یعنی زائره ، فاذا عرضت لی حاجة صلیت رکعتین و جئت الی قبره و سألت اللّٰه الحاجة فما تبعد عنی حتی تقضی'' بے شک میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ برکت حاصل کرتا ہوں اور ہر روز ان کی قبر کی زیارت کرتا ہوں پس جب مجھے کوئی حاجت پیش آئے تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور امام ابوحنیفہ کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں تو وہ میری حاجت بہت جلد پوری ہو جاتی ہے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۸۹)

محدث اُندلس علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقاء کے صہ ۱۹۳ پر اُن علماء کے نام مع اقوال کا ذکر کیا ہے جنہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی ہے۔ یہاں طوالت سے بچنے کیلئے صرف ان علماء کرام محدثین کے نام پیش کرتا ہوں جو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والے ہیں۔

(1) امام ابو جعفر محمد بن علی (المعروف امام باقر رضی اللہ عنہ)

(2) امام حماد بن ابی سلیمان

(3) محدث امام مسعر بن کرام

(4) محدث امام ایوب سختیانی

(5) امام اعمش

(6) محدث امام شعبہ بن حجاج

(7) محدث امام سفیان ثوری

(8) امام مغیرہ بن مقسم ضبی

(9) محدث حسن بن صالح بن حیی

(10) محدث امام سفیان بن عیینہ

(11) محدث امام سعید بن ابی عروبہ

(12) محدث حماد بن زید

(13) محدث قاضی شریک

(14) محدث ابن شبرمہ

(15) محدث امام یحیٰ بن سعید القطان

(16) محدث امام عبداللہ بن مبارک

(17) محدث قاسم بن معن

(18) محدث حجر بن عبدالجبار

(19) محدث زہیر بن معاویہ

(20) محدث ابن جریج

(21) محدث امام عبدالرزاق

(22) امام مجتہد مطلق محدث فقیہ، امام شافعی

(23) محدث امام وکیع بن جراح

(24) محدث خالد الواسطی

(25) محدث فضل بن موسیٰ السینانی

(26) محدث عیسیٰ بن یونس

(27) محدث عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ابو یحییٰ الحمانی

(28) محدث معمر بن راشد

(29) محدث نضر بن شمیل

(30) محدث یونس بن ابی اسحاق

(31) محدث اسرائیل بن یونس

(32) محدث فقیہ نضر بن ہذیل

(33) محدث عثمان البری

(34) محدث جریر بن عبدالحمید

(35) محدث ابو مقاتل حفص بن سلم

(36) محدث فقیہ مجتہد امام قاضی ابو یوسف

(37) محدث سلم بن سالم

(38) محدث یحییٰ بن آدم

(39) محدث یزید بن ہارون

(40) محدث ابن ابی رزمۃ

(41) محدث سعید بن سالم القداح

(42) محدث شداد بن حکیم

(43) محدث خارجہ بن مصعب

(44) محدث خلف بن ایوب

(45) محدث امام ابوعبدالرحمٰن المقری

(46) محدث محمد بن سائب کلبی

(47) محدث حسن بن عمارہ

(48) محدث ابونعیم فضل بن دکین

(49) محدث حکم بن ہشام

(50) محدث یزید بن زریع

(51) محدث عبداللہ بن داؤد الخریبی

(52) محدث محمد بن فضیل

(53) محدث زکریا بن ابی زائدہ

(54) محدث یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ

(55) محدث زائدہ بن قدامہ

(56) امام الجرح والتعدیل محدث امام یحییٰ بن معین

(57) محدث مالک بن مغول

(58) محدث فقیہ ابوبکر بن عیاش

(59) محدث امام ابوخالد الاحمر

(60) محدث قیس بن ربیع

(61) محدث ابوعاصم نبیل

(62) محدث عبیداللہ بن موسیٰ

(63) محدث محمد بن جابر

(64) محدث اصمعی

(65) محدث شقیق بلخی

(66) محدث علی بن عاصم

(67) محدث یحیٰی بن نصر

یہ وہ محدثین آئمہ کرام ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی ہے مختلف الفاظ میں۔ (الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثہ صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

قارئین گرامی قدر پر واضح ہو گیا ہو گا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ضعیف الحدیث نہ تھے بلکہ انتہائی ثقہ، سچے، مامون، مقتداء، پیشوا، آئمہ اسلام میں سے ایک ایسے امام ہیں جنہیں اُمت کی اکثریت امام اعظم کے لقب سے یاد کرتی ہے اور کیسے کیسے عظیم محدثین امام کی مدح کرنے والے ہیں جیسا کہ ابھی فہرست گزری ہے جو کہ علامہ ابن عبدالبر محدث مالکی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقاء میں درج کی ہے۔ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر تو کئی آئمہ نے مستقل کتابیں رسائل تصنیف کئے ہیں اور کئی آئمہ نے ضمناً آپ کا ذکر کیا ہے، مثلاً

امام ابن عبدالبر کی	الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثہ
امام محدث صیمری کی	اخبار ابی حنیفہ واصحابہ
امام علامہ ذہبی کی	مناقب الامام وصاحبیہ
امام جلال الدین سیوطی کی	تبییض الصحیفہ
امام محدث ابن حجر مکی کی	الخیرات الحسان
امام محدث فقیہ کردری کی	مناقب امام اعظم

امام محدث فقیہ موفق کی   مناقب امام اعظم ابوحنیفہ

امام محدث محمد بن احمد عبدالہادی مقدسی کی، مناقب الائمۃ الاربعۃ

علامہ کوثری کی   تانیب الخطیب

علامہ محدث ابن عبدالبر کی   جامع بیان العلم وفضلہ

علامہ محمد عبدالرشید نعمانی کی   مکانۃ الامام ابی حنیفہ فی الحدیث

محدث علامہ فقیہ نور بخش توکلی کی امام اعظم پر اعتراضات اور انکے جوابات

اور کئی کثیر کتب۔ ان مذکورہ کتب کو پڑھیے اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پڑھیے اور اپنے ایمان کو جلاء بخشیے۔

سند نمبر 10

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابن ابی داؤد نے کہا بیان کیا ہم سے ربیع بن سلیمان الجیزی نے حارث بن مسکین سے انہوں نے ابن القاسم سے انہوں نے کہا کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ عاجز کر دینے والی بیماری دین میں ہلاکت ہے اور ابوحنیفہ عاجز کر دینے والی بیماری ہے۔ (کامل ابن عدی صہ ۲۳۶، ۲۳۷)

جواب:

یہ سند بھی انتہائی کمزور ہے اور نا قابل قبول ہے اس کی سند میں ایک راوی ربیع بن سلیمان الجیزی ہے، حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لسان المیزان میں فرماتے ہیں کہ مسلمہ بن قاسم نے کہا کہ میں نے اس راوی سے لکھا ہے اور یہ ضعیف ہے اور جو کچھ یہ روایت کرتا ہے اُسے اچھے طریقے سے ادا نہیں کر سکتا۔ (لسان المیزان صہ ۲/۴۴۵)

دوسرا جواب:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زبردست مداح تھے اور حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ کئی مرتبہ کئی مسائل میں مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ ملاحظہ فرمائیں:

امام محدث فقیہ مؤرخ علامہ صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ (محدث) دراوردی نے کہا کہ میں نے مسجد نبوی شریف میں دیکھا کہ امام مالک اور امام ابوحنیفہ عشاء کے بعد دونوں بزرگ مذاکرہ کر رہے ہیں، حتیٰ کہ صبح ہوگئی اور دونوں نے اسی جگہ صبح کی نماز ادا کی۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ۷۳-۷۴ مناقب موفق صہ۴۲۱، تبییض الصحیفہ صہ۱۲۷ از امام سیوطی علیہ الرحمہ)

محدث صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کادح بن رحمہ نے کہا کہ ایک آدمی نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا، پھر میں نے اسی مسئلہ کے متعلق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ سنایا تو حضرت امام مالک نے اپنے مسئلہ سے رجوع کیا اور امام ابوحنیفہ کے قول کے مطابق فتویٰ دیا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ۷۴)

محدث صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا، امام مالک نے اس کو (اچھی جگہ) پر بٹھایا اور پھر حاضرین سے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں؟ حاضرین نے کہا کہ نہیں، ابن مبارک نے کہا کہ میں انہیں پہچانتا ہوں، پھر امام مالک نے فرمایا یہ ابوحنیفہ عراقی ہیں اگر یہ اس ستون کو

سونے کا کہہ دیں تو اس پر اپنے دلائل قائم کر دیں گے کہ ماننا پڑے گا کہ یہ واقعی سونے کا ہے، پھر امام مالک نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کو فقہ میں توفیق دی گئی ہے (یعنی تائید الٰہی ان کے شامل حال ہے) (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۴)

حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن حجر ہیتمی مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں کہ خطیب (بغدادی) نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ امام مالک کو کہا گیا کیا آپ نے (امام) ابوحنیفہ کو دیکھا ہے تو امام مالک نے فرمایا ہاں دیکھا ہے پھر فرمایا اگر وہ تیرے ساتھ اس ستون کے بارے میں گفتگو کریں کہ یہ سونے کا ہے تو ضرور اس پر دلیل قائم کر دیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ امام مالک نے فرمایا کہ سبحان اللہ، میں نے تو ابوحنیفہ کی مثل دیکھا ہی نہیں۔

(الخیرات الحسان صہ ۴۴، مطبوعہ بیروت لبنان)

قارئین گرامی قدر! محدث صیمری، موفق مکی، امام سیوطی، ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالہ جات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ امام مالک علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ کے زبردست مداح تھے، اور ضعیف راویوں نے امام مالک کی طرف امام ابوحنیفہ پر جرح منسوب کر دی ہے۔

محدث فقیہہ علامہ کردری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مقاماتِ امام اعظم میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے سامنے بے شمار مسائل آتے آپ ان کا حل پیش کرتے، ایک اندازے کے مطابق آپ نے ساٹھ ہزار مسائل پر بڑی تفصیلی گفتگو کی ہے اور انہیں ضبطِ تحریر میں بھی لایا گیا۔

(مناقب امام اعظم صہ ۲۶۸)

سند نمبر 11

علامہ ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابن حماد نے کہا بیان کیا مجھے عبداللہ بن احمد نے کہا بیان کیا مجھ سے ابو معمر نے ولید بن مسلم سے اس نے کہا کہ مجھے امام مالک نے فرمایا کیا تمہارے شہروں میں ابوحنیفہ کا ذکر کیا جاتا ہے میں نے کہا ہاں کیا جاتا ہے تو امام مالک نے فرمایا کہ تمہارے شہروں کے لائق نہیں کہ ابوحنیفہ اس میں رہیں۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)

جواب:

گزشتہ مذکورہ اسناد کی طرح یہ سند بھی مجروح بجرح مفسر ہے اور نا قابل احتجاج، اس کی سند میں ایک راوی ولید بن مسلم ہے جو کہ مجروح ہے اس کی تفصیل حاضر ہے، ملاحظہ فرمائیں:

مروزی نے امام احمد سے روایت کی ہے کہ ولید بن مسلم کثیر الخطاء ہے۔

اور جناب حنبل نے ابن معین سے روایت کی ہے ابن معین نے کہا کہ میں نے ابو مسہر سے سنا ہے وہ کہتے تھے کہ ولید ابوالسفر سے اوازاعی کی روایات لیتا ہے اور ابوالسفر کذاب ہے۔

مومل بن اھاب نے ابومسہر سے روایت کی ہے کہ ولید بن مسلم اوزاعی کی حدیث جھوٹے لوگوں سے روایت کرتا، پھر تدلیس کرتا، اسے اوزاعی کی طرف منسوب کر دیتا ہے۔ اور ولید نے امام مالک علیہ الرحمہ سے دس احادیث ایسی روایت کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (یعنی وہ جھوٹی روایات ہیں)

امام احمد نے فرمایا کہ جو احادیث اس نے سنی تھیں اور جو نہیں سنیں تھیں سب اس پر مخلوط ہو گئیں تھیں اور اس کی کئی روایات منکر ہیں۔ (تہذیب التہذیب صہ ۶/۹۹)

قارئین! آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ جس سند کے ذریعے امام مالک کی طرف سے امام ابو حنیفہ پر جرح قدح کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ سند مجروح اور نا قابل قبول ہے ایسا شخص جو روایات بیان کرنے میں کثیر غلطیاں کرتا ہے اور تدلیس بھی کرتا ہے اور کذاب لوگوں سے روایات بھی لیتا ہے اور ایسی روایات بھی روایت کرتا ہے جن کی کوئی اصل ہی نہیں تو ایسے شخص کی روایات کیسے معتبر ہو سکتی ہیں، اصولِ حدیث کی روشنی میں ایسی روایات ساقط الاعتبار ہیں۔

سند نمبر 12

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن سعید نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ بن سلیمان نے کہا بیان کیا ہم سے سلمۃ بن شمیب نے کہا بیان کیا ہم سے المقری عبداللہ بن یزید، ابو عبدالرحمٰن نے کہا سنا میں نے (امام) ابو حنیفہ سے وہ فرماتے تھے کہ جو عام احادیث میں نے تمہیں بیان کی ہیں وہ غلط ہیں۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)

جواب:

اس روایت میں ضعیف اور متعصب راوی نے یہ کوشش کی ہے کہ معاذ اللہ امام ابو حنیفہ اپنی روایات کو خود ہی غلط کہتے تھے، یہ بات کتنی غلط ہے اس پر کسی تبصرے کی ضرورت تو نہیں کیونکہ اس کا بطلان خود اس کلام سے واضح ہے تاہم سند کے حوالے

سے کچھ نہ کچھ عرض کیا جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں:

اس کی سند میں ایک راوی احمد بن محمد بن سعید ہے جو کہ خود ضعیف ہے جو بیچارا خود مجروح ہے، اس کی بات کا کیا اعتبار ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ لسان المیزان میں فرماتے ہیں کہ

''کثیر لوگوں نے اس کو ضعیف کہا ہے اور کئی حضرات نے اس کو قوی جانا ہے''

دار قطنی نے کہا کہ یہ بُرا آدمی ہے، دار قطنی اس کے رافضی ہونے کی طرف اشارہ کرتے تھے، دار قطنی نے کہا کہ یہ راوی دین میں قوی نہیں ہے۔

(لسان المیزان صہ ۱/۲۶۴)

پس واضح ہو گیا کہ یہ سند مجروح ضعیف ساقط الاعتبار اور نا قابلِ احتجاج ہے

سند نمبر 13

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز نے کہا بیان کیا مجھ سے محمود بن غیلان نے کہا بیان کیا ہم سے مقریٔ نے کہا سنا میں نے (امام) ابوحنیفہ سے آپ کہتے تھے کہ میں نے جناب عطا سے افضل نہیں دیکھا اور جو عام احادیث میں نے تمہیں بیان کی ہیں وہ غلط ہیں۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)

اس سند میں بھی سند نمبر 12 والی بات ہے کہ متعصب راوی نے یہ کوشش کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اپنی روایت کردہ روایات کو خود ہی غلط قرار دیتے تھے، اس کی سند میں ایک راوی۔ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز ہے، یہ راوی خود ابن عدی کے اپنے نزدیک ضعیف ہے، ابن عدی کہتے ہیں کہ، اہل علم لوگ اور مشائخ اس راوی کے

ضعیف ہونے پر متفق ہیں۔

(کامل ابن عدی صہ ۵/ ۲۳۷، کتاب الضعفاء والمتروکین لابن الجوزی صہ ۲/ ۱۳۹)

پس واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی قابل احتجاج نہیں بلکہ مجروح بجرح مفسر ہے۔

سند نمبر 14

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن حفص نے عمرو بن علی سے کہا بیان کیا مجھ سے ابو غادر الفلسطینی نے کہا خبر دی مجھ کو ایک آدمی نے کہ اس نے خواب میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا اس نے کہا کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) آپ کی حدیث ہم کس سے اخذ کریں تو آپ نے فرمایا کہ سفیان ثوری سے میں نے عرض کی، کیا ابو حنیفہ سے بھی تو آپ نے فرمایا کہ نہیں، یعنی ابو حنیفہ لائق اخذِ حدیث نہیں ہے۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)

اس مذکورہ سند میں متعصب اور جھوٹے راوی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں نبی پاک ﷺ پر بھی جھوٹ بول دیا ہے (معاذ اللہ)۔ سند مذکورہ میں خواب دیکھنے والے کو ابن عدی نے رجل بیان کیا ہے کہ کوئی ایک آدمی نہ اس کا نام لیا نہ اس کا کوئی اتہ پتہ، نہ جانے یہ شخص مذکور کون تھا کیسا تھا کچھ ابن عدی کو معلوم نہیں۔ ایسے مجہول شخص کی بناء پر اتنے بڑے امام کے خلاف پھر بھی جرح کر ڈالی (العیاذ باللہ تعالیٰ) اگر ایسے مجہول راویوں کی بناء پر جلیل القدر اماموں پر نقد و جرح شروع کر دیں تو معاملہ کہاں تک پہنچے گا، شاید کوئی محدث، امام بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر سند میں مذکورہ مجہول آدمی، معروف ہوتا اور ثقہ بھی ہوتا تو پھر بھی یہ بات حجت نہ تھی۔

میں منکرین سے پوچھتا ہوں کیا اُمتیوں کے خواب حجت ہیں اگر خود تمہارے نزدیک ہی حجت نہیں تو پھر ایسی باتوں کی بناء پر اتنے جلیل القدر امام پر جرح کیوں۔

داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کا خواب

ایک ولی کامل کا خواب پڑھیئے اور جھوم جایئے، ولی بھی ایسے کہ جنہیں اُمت میں سلطان العارفین، فخر الاصفیاء، امام الاولیاء جیسے القابات سے یاد کیا جاتا ہے یعنی حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ العزیز آپ اپنی مبارک کتاب کشف المحجوب شریف میں فرماتے ہیں کہ

میں ایک دفعہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ موذن رسول ﷺ کے مزار پر سو رہا تھا، خواب میں دیکھا کہ مکہ معظمہ میں ہوں حضور ﷺ باب شیبہ سے تشریف لائے اور ایک بوڑھے آدمی کو اس طرح گود میں لیے ہوئے تھے جیسے لوگ شفقت سے بچوں کو اُٹھا لیتے ہیں میں نے آگے بڑھ کر قدم بوسی کی، حیران تھا کہ یہ پیرانہ سال آدمی کون ہے؟ حضور ﷺ نے میرے دل کی بات سمجھ لی اور فرمایا یہ تیرا امام اور تیرے اپنے دیار کا رہنے والا ابو حنیفہ ہے، مجھے اس خواب سے بڑی تسلی ہوئی اور اپنے اہل شہر سے ارادت پیدا ہوئی۔ (کشف المحجوب مترجم صہ ۱۷۰)

حضور داتا گنج بخش علی ہجویری قدس سرہٗ العزیز ایک اور ولی کامل حضرت معاذ رازی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب بھی نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

معاذ الرازی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ''این اطلبك قال عند علم ابی حنیفه'' میں آپ کو کہاں

طلب کروں فرمایا ابوحنیفہ کے علم میں ۔(کشف المحجوب صہ ۱۷۰)

امام علامہ فقیہہ محدث مجتہد احمد بن حجر مکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں کہ ابومعافی فضل بن خالد نے کہا کہ میں نے خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی میں نے عرض کی یارسول اللہ (ﷺ) آپ ابوحنیفہ کے علم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کا علم ایسا علم ہے کہ لوگ اس کی طرف محتاج ہیں۔ (الخیرات الحسان صہ ۹۷ مطبوعہ بیروت لبنان)

علامہ محدث ابن حجر مکی علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں کہ:

مسدد بن عبدالرحمٰن بصیر مکۃ المکرمہ میں رکن و مقام کے درمیان سوئے ہوئے تھے کہ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی تو انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کوفہ میں رہنے والے نعمان بن ثابت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں کیا میں اس سے علم حاصل کروں تو آپ ﷺ نے فرمایا اس سے علم حاصل کر اور اس پر عمل بھی کر کیونکہ وہ اچھا آدمی ہے، مسدد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں بیدار ہوا اس سے پہلے میں لوگوں کو آپ سے دور کرتا تھا میں اپنے عمل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے استغفار کرنے لگا۔ (الخیرات الحسان صہ ۹۷ مطبوعہ بیروت لبنان)

اگر ایسے خوابوں کا استیعاب کیا جائے جو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کرتے ہیں تو ایک مستقل کتاب بن جائے۔

سند نمبر 15

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن یوسف فربری نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن حشرم نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن اسحاق نے کہا سنا میں نے (امام) ابن المبارک سے آپ فرماتے تھے کہ'' کان ابو حنیفة فی الحدیث یقیم ''(امام) ابوحنیفہ حدیث میں مضبوط تھے۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)۔

یہ تو امام کی مدح پر مشتمل ہے یقیناً امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حدیث کی روایت میں مضبوط تھے جیسا کہ کثیر آئمہ حدیث نے بھی ایسا ہی کیا ہے۔

سند نمبر 16

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابن ابی عصمہ نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن فرات نے کہا سنا میں نے حسن بن زیاد لولوی سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے (امام) ابوحنیفہ سے آپ فرماتے تھے کہ نماز کو فارسی میں شروع کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)

جواب:

صحیح روایات سے ثابت ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اس مسئلہ سے رجوع کرلیا تھا جیسا کہ ہدایہ شریف صہ ۱/۱۰۲ پر موجود ہے کہ'' ویروی رجوعه فی اصل المسألة الی قولهما و علیه الاعتماد '' صاحب ہدایہ لکھتے ہیں کہ اسی پر اعتماد ہے یعنی مفتیٰ بہ قول یہی ہے کہ امام صاحب علیہ الرحمہ نے اس مسئلہ سے رجوع

کرلیا تھا۔ یعنی امام محمد علیہ الرحمہ اور امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کے قول کی طرف اور اس پر ہی اعتماد ہے۔

پھر یہ مذکورہ سند بھی مجروح ہے اس کی سند میں احمد بن فرات ہے اس کیلئے امام ذہبی فرماتے ہیں کہ ابن خراش نے کہا کہ یہ راوی رافضی ہے اور یہ عمداً جھوٹ بولتا تھا۔ (المغنی فی الضعفاء للذہبی صہ ۱/۸۵)

خود ابن عدی نے کامل میں کہا کہ ابن خراش اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر کہتے تھے کہ احمد بن فرات قصداً جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے۔ (کامل ابن عدی صہ ۱/۳۱۲)

پھر اس کی سند میں امام حسن بن زیاد لؤلؤی ہیں، یہ امام اگرچہ ہمارے نزدیک تو ثقہ، فقیہ، مجتہد ہیں لیکن ابن عدی کے نزدیک ضعیف ہیں۔ (کامل ابن عدی صہ ۴/۱۶۰)

تعجب ہے ابن عدی اور ان جیسے دوسرے حضرات پر کہ جن راویوں کو خود ضعیف کہتے ہیں پھر انہیں سے اپنے مخالفین کے خلاف دلیل پکڑتے ہیں۔

سند نمبر 17

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابن حماد نے کہا بیان کیا مجھ سے صالح نے کہا بیان کیا مجھ سے علی نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے وہ فرماتے تھے کہ ابوحنیفہ (علیہ الرحمہ) میرے پاس سے گزرے جبکہ میں کوفہ کے ایک بازار میں تھا تو مجھے کہا گیا کہ یہ ابوحنیفہ ہیں، میں نے آپ سے کوئی سوال نہیں کیا، یحییٰ بن سعید کو کہا گیا کہ ابوحنیفہ کی حدیث کیسی ہے تو آپ نے کہا کہ ابوحنیفہ حدیث والا نہیں ہے۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷ مطبوعہ بیروت لبنان)

مفصل جواب:

یہ ہے کہ اس کی سند مجروح ہے پہلا راوی ہے ابن حماد، مکمل نام اس طرح ہے، محمد بن احمد بن حماد الحافظ ابوبشر الدولابی، وعنہ ابن عدی قال حمزۃ السہمی سألت الدار قطنی عن الدولابی فقال تکلموا فیہ قال ابن یونس و کان یضعف۔ (لسان المیزان صہ ۴۲/۵)

دار قطنی نے کہا کہ محدثین نے اس میں کلام کیا ہے ابن یونس نے کہا کہ اس راوی کو ضعیف کہا گیا ہے اس سند کا دوسرا راوی ہے صالح، صالح نام کے کئی راوی ہیں یہاں پر یہ راوی بغیر کسی نسبت کے مذکور ہے، تو جب تک اس کا تعین نہ ہو اس وقت تک اس میں کلام کیسا۔

اس سند میں تیسرا راوی علی ہے، علی نام کے بھی بے شمار راوی ہیں یہ بھی اس سند میں بغیر کسی کنیت اور نسبت کے مذکور ہے جب تک تعین نہ ہو اس کو ثقہ کیسے کہا جا سکتا ہے۔

اس سند کے چوتھے راوی یحییٰ بن سعید ہیں، ضعیف راویوں نے جو آپ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے اس کا رد خود جناب یحییٰ بن سعید کے اپنے قول و عمل سے بھی ہوتا ہے چنانچہ ابن عدی ہی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں (بحذف سند) کہ جناب یحییٰ بن سعید القطان نے کہا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولتے کئی بار ہم نے ابوحنیفہ کی رائے سنی ہے ہم نے اس کو اچھا جانا اور اس کو اختیار کر لیا۔

(کامل ابن عدی صہ ۲۴۰/۸)

ابن عدی ہی کہتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ یحییٰ بن سعید یذہب فی الفتوی الی مذہب الکوفیین ۔ یحییٰ بن سعید اہل کوفہ کے قول کے مطابق فتوی دیتے تھے
(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۴۰، الانتقاء صہ ۲/ ۱۴۹، تاریخ بغداد صہ ۱۳)

مذکورہ سطور سے یہ بات واضح ہے کہ امام یحییٰ بن سعید، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے اور آپ کے قول مبارک کے مطابق فتویٰ بھی دیتے تھے، تو جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے قول پر فتویٰ دے آپ کی رائے کو اچھا جانے وہ ایسی غلط بات اس امام کے بارے میں کیسے کہہ سکتا ہے، الحمد للہ سند بھی ضعیف ہے اور خود یحییٰ بن سعید کے اپنے عمل سے ابن عدی کی عبارت کا رد بھی ہو گیا، پھر علامہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمہ نے یحییٰ بن سعید القطان کو ان محدثین میں شمار کیا ہے، جو امام حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرنے والے ہیں دیکھئے ابن عبد البر کی (الانتقاء فی فضائل الائمۃ الثلاثۃ صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

سند نمبر 18

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن علی المدائنی نے کہا بیان کیا ہم سے موسیٰ بن نعمان نے کہا بیان کیا ہم سے سعید بن راشد نے کہا ابوحنیفہ ایوب کے پاس بیٹھے، ابوحنیفہ نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے سالم الافطس نے کہ بے شک سعید بن جبیر مرجئی تھے، تو ایوب نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تو نے جھوٹ کہا ہے مجھے سعید بن جبیر نے خود کہا ہے کہ کلبی میرے قریب نہ آئے کیونکہ وہ مرجئی ہے۔

اس مذکورہ عبارت میں ابن عدی نے جناب محدث ایوب کی زبانی امام ابوحنفیہ رضی اللہ عنہ کو جھوٹا کہا ہے (العیاذ باللہ تعالیٰ)

مفصل جواب:

گزشتہ مجروح سندوں کی طرح یہ سند بھی مجروح ہے، مجروح ضعیف راویوں نے یہ امام ایوب پر بہتان لگایا ہے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کو جھوٹا کہا ہے اس کی سند میں پہلا راوی ہے ''احمد بن علی المدائنی''۔ اس راوی کے متعلق ابن یونس نے کہا، ''لم یکن بذاك'' یہ راوی ضعیف ہے۔ (لسان المیز ان، صہ ا/۲۲۶)

اس کی سند میں دوسرا راوی ہے، موسیٰ بن نعمان

علامہ ذہبی فرماتے ہیں'' نکرۃ لا یعرف'' (میزان الاعتدال صہ ۴/ ۲۲۵)

یہ راوی منکر مجہول ہے۔

تو جب اس کی سند میں مجہول، ضعیف راوی موجود ہیں تو پھر یہ قابل احتجاج کیونکر ہو گئی اور ضعیف مجہول راویوں کی بناء پر اس بات کو کیسے تسلیم کر لیں کہ محدث ایوب نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو جھوٹا کہا ہے۔

بلکہ امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے محدث ایوب سختیانی کو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والوں میں شمار کیا ہے، دیکھئے (الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

ابن عبدالبر کی عبارت سے واضح ہے کہ محدث ایوب، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق بہتر رائے رکھتے تھے اور ان کی تعریف کرتے تھے، یہ تو کمال ہے مجہول اور ضعیف راویوں کا کہ امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے کو بھی امام کا مخالف دکھاتے ہیں۔

سند نمبر 19

ابن عدی نے کہا کہ سنا میں نے ابن حماد سے وہ کہتے تھے کہ کہا سعدی نے کہ ابو حنیفہ کی حدیث اور رائے پر قناعت نہ کی جائے اور نسائی نے کہا کہ نعمان بن ثابت ابو حنیفہ کوئی قوی نہیں ہے۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۷)

مفصل جواب:

اس کی سند میں ایک راوی ہے ''السعدی'' یہ خود بہت بڑا جھوٹا تھا اتنا بڑا جھوٹا تھا کہ خود ہی حدیثیں بنالیا کرتا تھا۔ علامہ ذہبی میزان میں فرماتے ہیں کہ ''یضع الحدیث'' یہ راوی خود حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔ (میزان الاعتدال صہ ۳/ ۴۴۸)

اب آپ خود غور و فکر کریں کہ ایسا شخص جو رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولنے سے باز نہیں آتا تھا وہ امام ابو حنیفہ پر کیونکر جھوٹ نہیں بول سکتا، تو ایسے جھوٹے کی بات کا کیا اعتبار ہے، الحمد للہ یہ جرح بھی امام پر کی گئی جھوٹی ثابت ہوئی۔

رہا امام نسائی علیہ الرحمہ کا امام ابو حنیفہ کو فرمانا ''لیس بالقوی'' کہ امام ابو حنیفہ قوی نہیں ہیں۔ اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ کسی راوی کو یہ کہنا کہ یہ قوی نہیں ہے اس سے صرف درجہ کاملہ کی نفی ہے جیسا کہ غیر مقلد وہابی مولوی ارشاد الحق اثری نے اپنی کتاب توضیح الکلام کے صہ ۱/ ۳۱۴ پر کہا کہ ''لیس بالقوی'' جس میں درجہ کاملہ کی نفی ہے جو اس کے صدوق ہونے کے منافی نہیں۔

یہی علامہ موصوف توضیح الکلام صہ ۱/ ۲۷۲ پر لکھتے ہیں کہ علامہ محمد قائم سندھی نے الفوز الکرام میں علامہ سیوطی علیہ الرحمہ کی التعقبات اور النکت البدیعات کے

حوالہ سے نقل کیا ہے، جس راوی کے متعلق ''لیس بالقوی '' کہا جاتا ہے اس کی روایت متابعت کی صورت میں درجہ حسن سے کم نہیں۔

یہی علامہ موصوف غیر مقلد، توضیح الکلام کے صہ ۱۶۸ پر لکھتے ہیں کہ ''یطلق لیس بالقوی علی الصدوق '' کہ لیس بالقوی کا لفظ صدوق کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

یہی علامہ موصوف غیر مقلد صاحب توضیح الکلام کے صہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں بحوالہ التنکیل، وکلمة لیس بالقوی انما تنفی الدرجه الکاملة من القوة ، کہ لیس بالقوی کے کلمہ سے راوی کی توثیق میں درجہ کاملہ کی نفی مراد ہوتی ہے۔

یہی غیر مقلد علامہ اثری صاحب پھر لکھتے ہیں بحوالہ مولانا لکھنوی علیہ الرحمہ کہ راوی پر صرف لیس بالقوی کی جرح کا ہونا اس کی حدیث کے حسن ہونے کے منافی نہیں ہے۔ بقدر الحاجہ۔ (توضیح الکلام، صہ ۱/ ۱۶۹)

مذکورہ عبارات سے روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہے کہ امام نسائی علیہ الرحمہ کے قول ''لیس بالقوی '' جو انہوں نے امام صاحب کے متعلق کہا ہے اس سے امام صاحب علیہ الرحمہ کی ثقاہت وصدق پر کوئی حرف نہیں آتا کیونکہ ایسے راوی کی حدیث حسن سے کم درجہ کی نہیں ہوتی اور وہ راوی صدوق یعنی سچا ہوتا ہے اس سے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام نسائی علیہ الرحمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو سچا جانتے ہیں اور ان کی حدیث کو لائق استناد مانتے ہیں کیونکہ درجہ حسن کی حدیث بھی لائق استناد ہوتی ہے۔

دوسرا جواب:

پھر اگر کوئی یہ اعتراض ہی کرے کہ یہ امام اعظم رضی اللہ عنہ پر بڑی سخت جرح ہے اور اس سے آپ کی ثقاہت متاثر ہوئی ہے تو پھر عرض یہ ہے کہ امام نسائی علیہ الرحمہ جرح کرنے میں متشدد ہیں جیسا کہ خود غیر مقلد علامہ ارشاد الحق اثری اپنی کتاب توضیح الکلام میں ایک حدیث پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ امام نسائی متعنت ہیں ان کی جرح کا اعتبار نہیں۔ (توضیح الکلام صہ ا/ ۲۲۸)

تو غیر مقلدین جو کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بے ادب اور گستاخ ہیں وہ ہماری طرف سے بھی امام نسائی کی جرح کا یہی جواب سمجھ لیں۔ (فافہم وتدبر)

ایک اور غیر مقلد علامہ عبدالرحمٰن مبارک پوری بھی اپنی کتاب البکار المنن صہ ۸۰ پر امام نسائی کو متعنت یعنی جرح کرنے میں متشدد قرار دیتے ہیں۔

تو جب خود بھی تم اے غیر مقلدو! امام نسائی کو جرح کرنے میں متشدد سمجھتے ہو تو پھر ان کی جرح امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر کیوں قابل اعتبار سمجھتے ہو۔

سند نمبر 20

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن حفص نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن سعید الدارمی نے کہا سنا میں نے نضر بن شمیل سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ متروک الحدیث ہیں ثقہ نہیں ہیں۔

مذکورہ عبارت میں ضعیف مجروح راویوں نے نضر بن شمیل کی طرف یہ جھوٹی بات منسوب کی ہے کہ وہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو متروک الحدیث اور

ضعیف سمجھتے تھے۔

مفصل جواب:

یہ ہے کہ اس سند کا پہلا راوی ہے احمد بن حفص السعدی اس کے متعلق ابن حجر علیہ الرحمہ لسان المیزان میں لکھتے ہیں، صاحب مناکیر قال فی المغنی واہ لیس بشی (لسان المیزان صہ ۱/۱۶۲) یہ راوی منکر روایات بیان کرتا ہے اور مغنی میں کہا کہ یہ کمزور ہے اور یہ راوی کوئی شے نہیں ہے)

واضح ہوگیا کہ یہ راوی خود مجروح، ضعیف ہے۔

علامہ ذہبی مغنی میں فرماتے ہیں، قال شیخ ابن عدی ذو مناکیر۔ (المغنی صہ ۶۴)

تو جب یہ سند ہی مجروح ہے اور اس میں ضعیف راوی ہیں جو اس جرح کو محدث نضر بن شمیل کی طرف منسوب کرتے ہیں تو پھر یہ جرح کیونکر ثابت ہوگی، بنظر انصاف دیکھیں تو یہ جرح بھی امام صاحب پر باطل ہے۔

پھر امام محدث ناقد، علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے تو محدث نضر بن شمیل کو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔

(دیکھئے الانتقاء لابن عبدالبر صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

یہ مجروح راویوں کا ہی کرشمہ ہے امام کی مدح کرنے والے محدث کو بھی امام کے مخالف دکھاتے ہیں۔

سند نمبر 21

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن یوسف نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن المهلب البخاری نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن اشعث نے کہا سنا میں نے فضل سے وہ کہتے تھے کہ مشرق و مغرب میں جو بھی فقیہہ ہے اس کا ذکر خیر سے ہی کیا جاتا ہے مگر ابوحنیفہ اور اس کی مجلس کو معیوب سمجھا جاتا ہے۔

مفصل جواب

اس عبارت میں کتنا بغض وحسد ہے یہ خود عبارت ہی ظاہر کر رہی ہے مگر اس کا مفصل جواب بھی حاضر خدمت ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

سابقہ سندوں کی طرح یہ سند بھی مجروح بجرح مفسر ہے اور نا قابل احتجاج ہے تو پھر یہ جرح کیونکر ثابت ہوگی۔ اس کی سند میں ایک راوی ہے محمد بن المهلب البخاری۔ علامہ ابن حجر علیہ الرحمہ لسان میں لکھتے ہیں کہ ''كان يضع الحديث''

(لسان المیزان صہ ۵/ ۳۹۸)

کہ یہ راوی خود حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔

قارئین محترم! خود غور وفکر فرمائیں یہ شخص اتنا جھوٹا ہے نبی پاک ﷺ کی طرف بھی جھوٹی باتوں کو منسوب کر دیتا تھا تو پھر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بھی تو نبی کریم ﷺ کے سچے پکے غلام ہیں ان کی طرف یہ جھوٹا جھوٹی باتوں کو کیوں منسوب نہ کرے گا۔

مذکورہ سند میں ایک راوی ابراہیم بن اشعث بھی ہے، اس کے متعلق علامہ ابن الجوزی لکھتے ہیں کہ یہ شخص باطل روایات بیان کرتا ہے۔ (کتاب الضعفا لابن الجوزی صہ ۱/ ۲۳،۲۴)

توجب سند مذکورہ میں ایسے راوی موجود ہیں جو جھوٹے اور باطل روایات بیان کرنے والے ہیں تو پھر یہ امام صاحب پر جرح والی سند بھی جھوٹی باطل ثابت ہوئی۔

سند نمبر 22

ابن عدی نے کہا کہ سنا میں نے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز سے وہ کہتے تھے سنا میں نے منصور بن ابی مزاحم سے وہ کہتے تھے سنا میں نے شریک سے وہ کہتے تھے ''لان یکون فی کل ربع من رباع الکوفۃ خمار یبیع الخمر خیر من ان یکون فیھا من یقول بقول ابی حنیفہ ،(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۸)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ شراب فروخت کرنے والا، اس شخص سے بہتر ہے جو ابوحنیفہ کے قول کو اپنائے۔

جواب

یہ سند بھی اُصولی اعتبار سے قابل احتجاج نہیں، مذکورہ سند کا پہلا راوی ہے عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز اس کے متعلق خود ابن عدی کا ہی فیصلہ سنیں، ابن عدی کامل میں ہی کہتے ہیں۔'' والناس اھل العلم والمشائخ معھم مجتمعین علی ضعفہ '' (کامل ابن عدی، صہ ۵/ ۴۳۷)

یعنی لوگوں میں سے اہل علم اور مشائخ کا ایک ساتھ اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ راوی ضعیف ہے پھر اس کی سند میں شریک راوی ہے وہ تو خود غیر مقلدین کے نزدیک متکلم فیہ ہے پھر اس کی سند میں منصور بن ابی مزاحم ہے اگر چہ یہ ثقہ ہے تاہم تہذیب میں ہے کہ عبداللہ بن احمد نے کہا کہ بیان کیا ہم سے منصور بن بشیر۔ (ابن ابی

مزاحم) نے کہا بیان کیا ہم سے ابن عُلَیّہ علیہ الرحمہ نے ایوب سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ ۔سے روایت بیان کی نماز کو الحمد سے شروع کرنے کے متعلق۔

عبداللہ بن احمد ۔نے کہا کہ یہ حدیث میں نے اپنے باپ امام احمد کو بیان کی تو انہوں نے کہا بیان کیا ہم سے اسماعیل ابن علیہ نے سعید سے یہ روایت ایوب سے نہیں ہے۔

تو امام احمد نے اس روایت کا اس طرح بیان کی ہوئی کا انکار کیا۔ بقدر الحاجہ

(تہذیب التہذیب صہ ۵/۵۴۳)

یعنی منصور بن ابی مزاحم ۔نے سند میں ایوب کو داخل کیا ہے جبکہ ایوب اس سند میں نہیں بلکہ ایوب کی جگہ سعید ہے۔

تو معلوم ہوا کہ منصور بن ابی مزاحم سند میں ایسے راوی داخل کر دیتا ہے جو اصل سند میں موجو نہیں ہوتے ،تو اسی بناء پر امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے اس طرح بیان کی ہوئی روایت، کا انکار کیا تو پھر ایسے راوی کی وہ سند جس میں امام الائمہ سراج اُمت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح ہو وہ کیسے قابل اعتبار ہے۔

اس بات، کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ امام محدث اندلس ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے قاضی شریک کو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرنے والوں میں شمار کیا ہے۔(الانتقاء لابن عبدالبر صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

سند نمبر 23

ابن عدی نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن عبیدہ نے کہا بیان کیا ہم سے المزنی اسماعیل بن یحییٰ نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن معبد نے عبیداللہ بن عمرو الجزری سے انہوں نے کہا کہ اعمش نے کہا اے نعمان یعنی ابوحنیفہ آپ اس مسئلہ میں کیا کہتے ہیں تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا میں اس مسئلہ میں یہ بات کہتا ہوں تو اعمش نے کہا یہ مسئلہ آپ نے کہاں سے لیا ہے تو امام ابوحنیفہ نے فرمایا اے اعمش آپ ہی نے تو مجھے فلاں سے حدیث بیان کی ہے۔ (اسی سے میں نے یہ مسئلہ لیا ہے) تو اعمش نے کہا اے فقہاء کی جماعت تم طبیب ہو اور ہم محدثین صرف پنساری ہیں۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۸)

یہ روایت تو امام اعظم رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دال ہے کہ امام اعمش جیسے امام المحدثین نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اے ابوحنیفہ تم طبیب ہو اور ہم پنساری۔ یعنی جس طرح پنساری کی دکان میں مختلف قسم کی دوائین، جڑی بوٹیاں موجود ہوتی ہیں وہ ان جڑی بوٹیوں کو آگے تو پہنچاتا ہے لیکن وہ خود نہیں جانتا کس جڑی بوٹی کا کیا فائدہ ہے اس میں کتنے امراض کی شفا پوشیدہ رکھی گئی ہے لیکن ایک طبیب ماہر ہو جانتا ہے کہ فلاں جڑی بوٹی میں قدرت نے کیا کیا خاصیتیں رکھی ہیں۔ فلاں جڑی بوٹی کا کیا فائدہ ہے اس کا استعمال کیسے ہوگا۔ بالکل اسی طرح ہی امام اعمش کھلے دل سے اس بات کو تسلیم کیا کہ اے ابوحنیفہ تم طبیب ہو یعنی یہ جانتے ہو کہ فلاں حدیث میں کون سا مسئلہ چھپا ہے، فلاں حدیث سے کون کون سے مسائل اخذ ہوتے

ہیں اور ہم تو پنساری ہیں کہ ہر قسم کی حدیثیں بھی موجود ہیں ہمارے پاس لیکن ان سے استخراج واستنباط نہیں کر سکتے۔

اتنے بڑے امام کی اتنی بڑی گواہی کے بعد بھی جو شخص امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر دین کے بارے میں اعتراض کرے تو وہ تعصب نہیں تو اور کیا ہے۔

سند نمبر 24

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے حاجب بن مالک نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ بن سعید الکندی نے کہا بیان کیا ہم سے یونس بن بکیر نے (امام) ابوحنیفہ سے کہ ابوحنیفہ نے فرمایا" لو اعطیت فی صدقة الفطر هليلج اجزأك " اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر تو صدقہ فطر میں " هليلج " دے دے تو تجھے کافی ہے۔

مفصل جواب

اس کی سند میں ایک راوی یونس بن بکیر ہے جو سخت ضعیف ہے امام ابوداؤد نے فرمایا" ليس بحجة عندی " کہ یہ میرے نزدیک حجت نہیں ہے۔ قال ابن معین انه مرجی ،ابن معین نے کہا کہ یہ مرجی عقیدے والا ہے، قال النسائی لیس بالقوی ،نسائی نے کہا یہ قوی نہیں ہے، قال العجلی ضعيف ،امام عجلی نے کہا یہ راوی ضعیف ہے۔ قال ابن المدینی کتبت عنه و لست احدث عنه ،ابن المدینی نے کہا کہ میں نے اس سے لکھا تو ہے لیکن میں اسے بیان کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

(میزان الاعتدال صہ ۴/ ۴۷۷، ۴۷۸)

اور جب یہ قابل احتجاج نہیں ہے تو پھر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر اس سند کے ساتھ کیا گیا اعتراض بھی باطل ہے،اور صدقہ فطر کے مسائل فقہ حنفی میں مفصل و مدلل مذکور ہیں

سند نمبر 25

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے حسن بن سفیان نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن صباح نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے وہ کہتے تھے کہ مساور الوراق نے کہا۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مساور الوراق نے کچھ اشعار امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق کہے جس میں آپ کو اچھے الفاظ میں یاد نہیں کیا گیا۔

کہا سفیان نے ابوحنیفہ جب مساور کو دیکھتے تو فرماتے کہ اس جگہ بیٹھو اس کیلئے جگہ کشادہ کر دیتے تھے۔(کامل ابن عدی،صہ ۸/ ۲۳۸)

جواب:

اس کی سند میں ایک راوی حسن بن سفیان ہے،ابن حجر نے لسان میں فرمایا کہ حسن بن سفیان ''کان من رجال الشیعہ'' کہ یہ راوی شیعہ ہے۔

(لسان المیزان صہ ۲/ ۲۱۱)

اس کی سند میں ایک راوی محمد بن صباح ہے۔یہ راوی اگر چہ ثقہ ہے تاہم وہمی ہے

(تہذیب التہذیب صہ ۵/ ۱۶۹)

سند نمبر 26

ابن عدی نے کہا بیان کیا ہم سے اسحاق بن احمد بن حفص نے کہا بیان کیا ہم سے یعقوب بن ابراہیم دورقی نے کہا بیان کیا مجھ سے ابوخالد ہزیمہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابوعبدالرحمٰن سروجی نے حماد بن زید وغیرہ سے کہا خبر دی مجھے وکیع نے کہ بے شک وہ کوفہ کے ایک گھر میں ابن ابی لیلیٰ، شریک، ثوری، حسن بن صالح اور ابوحنیفہ کے ساتھ جمع ہوئے تو ابوحنیفہ نے کہا کہ اس کا ایمان جبریل علیہ السلام کے ایمان کی مانند ہے اگرچہ وہ آدمی اپنی ماں سے نکاح ہی کر لے، شریک تو ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کی شہادت کو قبول نہیں کرتے تھے، اور ثوری نے آپ سے آخری دم تک کلام نہیں کیا۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۸)

مفصل جواب

یہ ہے کہ قطع نظر سند کے یہ سارا افسانہ گھڑا ہوا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ قطعا اس سے بری ہیں۔

سند میں واقع جناب وکیع تو وہ وکیع بن جراح ہیں جو حضرت امام کے تلامذہ میں سے بھی ہیں اور حضرت امام کے قول پر فتویٰ دینے والے بھی۔

(تذکرۃ الحفاظ للذہبی صہ ۱/۲۲۴)

اور حضرت امام کے مداح بھی (الانتقاء لابن عبدالبر صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

اور شریک قاضی کا ذکر ہے کہ وہ امام کی شہادت یعنی گواہی قبول نہیں کرتے تھے جبکہ قاضی شریک تو حضرت امام کے مداح ہیں (الانتقاء لابن عبدالبر صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

تو قاضی شریک کا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہونا قاضی شریک کی طرف منسوب جرح کو باطل کر دیتا ہے اور حضرت امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے وصال تک حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے گفتگو نہیں کی جبکہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ تو حضرت امام ابوحنیفہ کے مداحین میں سے ہیں۔

(الانتقاء لابن عبدالبر صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

اور حضرت امام ابوحنیفہ کی اقتدا کرنے والے ہیں جیسا کہ حضرت امام قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سفیان مجھ سے زیادہ امام ابوحنیفہ کی پیروی کرنے والے ہیں۔

(الانتقاء لابن عبدالبر صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ حضرت امام کے کتنے بڑے مداح تھے، اس کے شروع میں ابن عدی کی سند نمبر ا کے تحت دیکھیں وہاں مفصل بیان ہے۔تو امام سفیان کا آپ کے مداحین میں سے ہونا اس جرح کو باطل کر دیتا ہے جو حضرت امام کے بارے میں ان کی طرف منسوب ہے۔

نیز سند میں واقع ابو خالد یزید بن حکیم العسکری کا ترجمہ نیز اسحاق بن احمد بن حفص کا ترجمہ مشہور اور متداول کتب رجال میں نہیں ملا۔ جس سے ان کے مجہول ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا سند لائق استناد نہ رہی۔

سند نمبر 27

ابن عدی نے کہا کہ خبر دی ہم کو قاسم بن زکریا نے کہا کہ میں نے عباد بن یعقوب کو کہا کیا تو نے شریک سے یہ بات سنی ہے کہ وہ کہتے تھے کہ میں نے دیکھا مسجد

کے حلقوں میں امام ابوحنیفہ سے توبہ کا مطالبہ کیا جاتا تھا تو انہوں نے کہا کہ ہاں میں نے شریک کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔

جواب:

اللہ کی بارگاہ میں تو ہر وقت ہی انسان کو توبہ کرتے رہنا چاہئے اور قرآن و حدیث میں جو بندوں کو توبہ کرنے کا حکم ہے وہ اہل علم وفہم پر پوشیدہ نہیں ہے تو توبہ کرنا تو باعثِ فضیلت ہے نہ کہ کوئی عیب ہے۔ دوسری بات یہ ہے اگر پھر بھی اس میں کسی کو صرف اعتراض ہی نظر آئے تو پھر عرض یہ ہے کہ اس کی سند بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی عباد بن یعقوب بھی ہے اس کے متعلق امام بخاری علیہ الرحمہ کی تاریخ صغیر کے حاشیہ میں صہ۲/۳۶۱ اس طرح ہے "عباد بن يعقوب الاسدی الكوفی من غلاة الشيعة و رؤس البدع فی روايته المتهم فی دينه ۔ کہ یہ راوی کوفہ کے غالی شیعوں میں سے ہے اور اہل بدعت کا سردار ہے اور دین میں متہم ہے۔

علامہ ذہبی نے میزان میں فرمایا: "كان يشتم السلف قال ابن عدی روی احاديث فی الفضائل انكرت عليه ۔ و قال صالح جزرة كان عباد بن يعقوب يشتم عثمان ۔ قال ابن حبان كان داعيه الی الرفض يروی المناكير المشاهير فاستحق الله (میزان الاعتدال صہ۲/۳۷۹،۳۸۰)

یہ شخص سلف کو گالیاں دیتا تھا، ابن عدی نے کہا اس نے فضائل میں ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کا انکار کیا گیا ہے، صالح جزرہ نے کہا کہ یہ راوی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا تھا، ابن حبان نے کہا یہ رفض کی طرف داعی تھا اور

مشاہیر سے منکر روایات بیان کرتا پس حق یہ ہے کہ یہ راوی مستحق ترک ہے۔

ایسے مجروح رواۃ کی بناء پر امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسی عظیم القدر شخصیت پر جرح کرنا انصاف کا خون نہیں تو اور کیا ہے۔

سند نمبر 28

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالحمید الواسطی نے کہا بیان کیا ہم سے ابن ابی برہ نے کہا سنا میں نے مومل سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے حماد بن سلمہ سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ شیطان ہے اس نے رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں کو اپنی رائے کے ساتھ رد کیا ہے۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

مفصل جواب:

یہ سراسر بہتان اور جھوٹ ہے اور اس کی بنیاد بھی جھوٹی سند پر ہے اس کی سند میں ایک راوی مؤمل ہے یہ مؤمل بن اسماعیل ہے اس کے متعلق علامہ ذہبی نے فرمایا مؤمل بن اسماعیل کثیر الخطأ قال البخاری منکر الحدیث و قال ابو زرعة فی حدیثه خطأ کثیر ۔ (میزان الاعتدال صہ ۴/ ۲۲۸)

یہ راوی بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے امام بخاری نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہے ، ابوزرعہ نے فرمایا اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں ہیں۔ اس کی سند میں ابن ابی برہ ہے کے متعلق اللآلی المصنوعہ صہ ۲/ ۱۹۳ میں ہے احمد بن ابی برہ منکر الحدیث ہے۔ اللآلی المصنوعہ میں ہے صہ ۲/ ۱۹۴ فیہ ضعف ہے۔

پس ثابت ہو گیا کہ یہ سند مجروح بجرح مفسر ہے اور اس کی ساری عبارت جھوٹ پر مبنی ہے۔

نوٹ: بعض آئمہ کا مؤمل بن اسماعیل کو ثقہ صدوق کہنا، جرح مفسر کے مقابلے میں کارآمد نہیں ہے کیونکہ جرح مفسر تعدیل پر مقدم ہوتی ہے۔تاہم ایسا راوی متابعات و شواہد میں پیش ہو سکتا ہے۔

سند نمبر 29

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبدالملک نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰی بن عبدک نے کہا سنا میں نے المقری سے وہ کہتے تھے کہ بیان کیا ہم سے ابوحنیفہ نے اور وہ مرجی تھے الخ۔۔

اس مذکورہ عبارت میں مقری کی زبان سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو مرجی کہا گیا ہے۔

جواب:

یہ سند بھی سابقہ سندوں کی طرح مجروح ہے اور کھلا ہوا جھوٹ۔اس کی سند میں المقریٔ ہے پورا نام اس طرح ہے، عبداللہ بن یزید المقریٔ ابوعبدالرحمٰن۔اگرچہ یہ راوی ثقہ ہے تاہم ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے باپ سے سوال کیا گیا اس کے متعلق تو کہا ہے تو ثقہ، کہا گیا کیا حجت بھی ہے تو کہا کہ جب اس سے مالک اور یحییٰ بن ابی کثیر اور اسامہ روایت کریں تو یہ حجت ہے۔

مذکورہ سند میں ان تینوں میں سے کسی نے بھی اس سے روایت نہیں کی تو ثابت ہوا کہ اس سند میں یہ حجت نہیں ہے۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر مرجی ہونے کا الزام یہ سراسر بہتان ہے اس کا مفصل جواب علامہ محدث فقیہہ زاہد الکوثری علیہ الرحمہ کی تانیب الخطیب دیکھئے اور غیر مقلد عالم میر ابراہیم سیالکوٹی کی تاریخ اہل حدیث دیکھئے۔ کہ خود غیر مقلد میر ابراہیم سیالکوٹی نے امام پر کیئے گئے اعتراضات کے کتنے بہتر جواب دے ہیں اور خصوصا مرجی ہونے کا جواب۔

سند نمبر 30

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن عبدالحمید نے کہا بیان کیا ہم سے ابن ابی برہ نے کہا سنا میں نے المقری سے وہ کہتے تھے کہ بیان کیا ہم سے ابوحنیفہ نے اور وہ مرجی تھے اور مجھے بھی ارجاء کی طرف بلایا تو میں نے انکار کیا۔

جواب:

اس کی سند میں بھی اوپر والی سند کا راوی عبداللہ بن یزید المقری ہے جس کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا کہ اس کے متعلق میرے باپ سے سوال کیا گیا تو کہا کہ جب اس سے مالک اور یحییٰ بن ابی کثیر اور اسامہ روایت کریں تو یہ حجت ہے۔ مذکورہ سند میں بھی ان تینوں میں سے کسی ایک نے بھی اس سے یہ روایت نہیں کی، معلوم ہو گیا کہ اس سند میں بھی یہ راوی حجت نہیں ہے۔

اس قسم کے جتنے اعتراضات ہیں ان سب کا جھوٹ اس سے بھی کھل جاتا ہے کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب فقہ اکبر میں اپنے عقائد درج فرمائے ہیں، الحمدللہ وہ سب عقائد قرآن وحدیث کے مطابق ہیں۔ نیز اس کی سند میں ابن ابی برہ ہے، اللالی المصنوعہ صہ ۲/ ۱۹۳ پر ہے یہ راوی منکر الحدیث ہے۔

سند نمبر 31

ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے اسحاق بن احمد بن حفص نے کہا بیان کیا ہم سے زیاد بن ایوب نے کہا بیان کیا مجھ سے ابراہیم بن منذر الخزامی نے مدینہ میں کہا سنا میں نے ابوعبدالرحمٰن مقریٔ سے وہ کہتے تھے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ سے کہا، اے ابوحنیفہ! آپ کن سے ہیں تو میں نے کہا (یعنی ابوحنیفہ نے) اہل دورق سے کہا کہ کون سی چیز مانع ہے کہ آپ اپنے کو عرب کے بعض قبیلہ کی طرف منسوب کریں تو کہا کہ پہلے میں اسی طرح تھا حتی کہ میں نے بکر بن وائل کے قبیلہ کی طرف اپنے آپ کو منسوب کیا تو میں نے ان کو سچا پایا۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۳۹)

جواب:

اس کی سند میں بھی وہی مذکورہ راوی ابوعبدالرحمٰن المقریٔ ہے جو کہ اس سند میں بھی حجت نہیں ہے اور اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن منذر ہے، علامہ ابن حجر نے تہذیب میں فرمایا کہ "انه خلط فی القرآن جاء الی احمد بن حنبل فاستأذن علیه فلم یأذن له و جلس حتی خرج فسلم علیه فلم یرد علیه

احمد السلام و قال الساجی بلغنی ان احمد کان یتکلم فیہ و یذمہ و عندہ مناکیر ''(تہذیب التہذیب صہ۱/ ۱۰۸،۱۰۹)

اس نے قرآن میں خلط کیا ہے یہ راوی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس آیا اور اجازت طلب کی تو آپ نے اس کو اجازت نہیں دی، اس نے سلام کہا تو آپ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، ساجی نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ امام احمد اس میں کلام کرتے تھے اور اس کی مذمت کرتے تھے اور اس راوی کے پاس منکر روایات ہیں۔ واضح ہو گیا کہ مذکورہ سند بھی مجروح ہے اور نا قابل احتجاج۔

سند نمبر 32

امام ابن عدی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے جنیدی نے کہا بیان کیا ہم سے بخاری نے کہا بیان کیا مجھ سے نعیم بن حماد نے کہا کہ میں سفیان کے پاس تھا اور ابوحنیفہ کی وفات کی خبر آئی تو سفیان نے کہا الحمد للہ، پھر کہا کہ ابوحنیفہ نے اسلام کو آہستہ آہستہ بہت نقصان پہنچایا ہے اور ابوحنیفہ سے بڑھ کر اسلام میں کوئی منحوس پیدا نہیں ہوا۔ (کامل ابن عدی صہ۸/ ۲۳۹)

مفصل جواب:

اس بات میں کتنا تعصب اور بغض عناد بھرا ہوا ہے وہ بالکل واضح ہے ایسی باتوں کے جواب کی ضرورت تو نہ تھی لیکن معاندین سب حدیں تجاوز کر جاتے ہیں تو ان کا رد ضروری ہے۔

اس کی سند میں نعیم بن حماد ہے اگر چہ یہ راوی روایت حدیث میں ثقہ ہے

تاہم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے اس کا کوئی اعتراض قابل شنید نہیں کیونکہ امام کے ساتھ اس کا بغض بڑا مشہور ہے۔ اسی لئے فن رجال کا ناقد علامہ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے بارے اس کی تمام روایات جھوٹی ہیں۔

(میزان الاعتدال صہ ۴/۲۶۹)

واضح ہوگیا کہ یہ روایت بھی جھوٹی ہے جس کا حقیقت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

سند نمبر 33

ابن عدی نے کہا کہ سنا میں نے خلف بن فضل بلخی سے وہ کہتے تھے سنا میں نے محمد بن ابراہیم بن سعید سے وہ کہتے تھے سنا میں نے ابوصالح فراء سے وہ کہتے تھے سنا میں نے یوسف بن اسباط سے وہ کہتے تھے سنا میں نے ابوحنیفہ سے وہ کہتے تھے اگر پالیتے مجھ کو رسول اللہ ﷺ اور میں پالیتا رسول اللہ ﷺ کو تو رسول اللہ ﷺ میرے بہت سے اقوال کو لے لیتے اور دین تو اچھی رائے کا نام ہے۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/۲۴۰)

مفصل جواب:

اس کی سند مجروح بھی ہے اور یہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر بہت بڑا جھوٹ ہے چنانچہ فقہ حنفی کے اصول کی کتابوں میں یہ بات بڑی واضح طور پر درج ہے

فقہ حنفی کے ماخذ چار ہیں۔

اول: کتاب اللہ

دوم: سنت رسول اللہ ﷺ

سوم: اجماعِ اُمت

چہارم: قیاس شرعی

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اولاً دلیل کتاب اللہ سے لیتا ہوں اگر نہ ملے تو حضور ﷺ کی سنت کے ساتھ اگر نہ ملے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال و افعال سے تو جب بات تابعین تک آتی ہے تو جیسے وہ ہیں ویسے ہی ہم یعنی پھر میں اجتہاد کرتا ہوں۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳)

حافظ الحدیث فقیہ مجتہد اصولی امام ابن حجر ہیتمی شافعی علیہ الرحمہ اپنی کتاب الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے کہ اولاً میں کتاب اللہ سے دلیل پکڑتا ہوں اگر نہ ملے تو سنت کے ساتھ، اگر نہ ملے تو صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے قول سے۔۔ (الخیرات الحسان صہ ۱۴۱ فصل نمبر ۱۱)

علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی علیہ الرحمہ ہی نقل کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مبارک نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "اذا جاء الحدیث عن رسول اللہ ﷺ فعلی الرأس والعین و اذا جاء عن الصحابۃ اخترنا ولم نخرج عن اقوالہم واذا جاء عن التابعین زاحمناہم"
یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث آجائے تو وہ تو ہمارے سر اور آنکھوں پر ہے یعنی ہم اولاً حدیث پر ہی عمل کرتے ہیں۔

اور جب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال ہوں تو ان میں سے ہم چن لیتے ہیں اور جب تابعین کی باری آئے تو ہم مزاحمت کرتے ہیں۔

(الخیرات الحسان صہ ۱۴۱ فصل ۱۱)

علامہ ابن حجر ہیتمی شافعی علیہ الرحمہ ہی ناقل ہیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''عجباً للناس یقولون أفتی بالرأی ما أفتی الا بالاثر ''لوگوں پر تعجب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ نے اپنی رائے سے فتویٰ دیا ہے حالانکہ میں نے کوئی فتویٰ بغیر اثر کے نہیں دیا۔ (الخیرات الحسان صہ ۱۴۱ فصل ۱۱)

نوٹ: اثر کا لفظ عموماً صحابہ کے اقوال وافعال پر استعمال ہوتا ہے اور کبھی حدیث رسول ﷺ پر بھی اس کا اطلاق ہوتا ہے، علامہ ابن حجر ہیتمی علیہ الرحمہ ابن حزم غیر مقلد کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ ''قال ابن حزم جمیع اصحاب ابی حنیفہ مجمعون علی ان مذھبہ ان ضعیف الحدیث اولیٰ عندہ من القیاس''

(الخیرات الحسان صہ ۱۴۲ فصل ۱۱)

ابن حزم نے کہا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے تمام شاگرد اس بات پر متفق ہیں کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے نزدیک ضعیف حدیث بھی قیاس سے بہتر ہے۔

قارئین کرام! مذکورہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح اور عیاں ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اولاً دلیل کتاب اللہ سے لیتے ہیں، پھر سنت رسول اللہ ﷺ سے پھر اقوال صحابہ سے پھر اجتہاد فرماتے ہیں۔

اور غیر مقلد ابن حزم کے حوالہ سے یہ بات بھی واضح ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ حدیث کا اتنا زیادہ احترام کرتے ہیں کہ اپنی رائے وقیاس کے مقابلہ میں بھی ضعیف حدیث کو ترجیح دیتے ہیں، جب امام کے دل میں حدیث کا اتنا زیادہ احترام ہو وہ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں کہ اگر رسول اللہ ﷺ مجھے پا لیتے تو

میرے اکثر اقوال کو اپنا لیتے ۔ یہ بات تو کوئی عام مسلمان بھی نہیں کر سکتا چہ جائیکہ امام المسلمین حجۃ الاسلام سراج اُمت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ یہ بات کہیں ۔ چنانچہ سابقہ سندوں کی طرح یہ سند بھی مجروح ہے جو خود مجروح کمزور نا قابل اعتبار راوی ہیں ان کی بناء پر اتنے عظیم القدر امام پر جرح کرنا (یاللعجب)

اس کی سند میں یوسف بن اسباط ہے۔

علامہ ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: قال ابو حاتم لا یحتج به قال البخاری کان قد دفن کتبه ،میزان الاعتدال صہ ۴۶۲) ابو حاتم نے کہا کہ اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے امام بخاری نے کہا کہ اس کی کتابیں دفن ہو گئیں تھیں ۔ (یعنی ضائع ہو گئیں تھیں)

علامہ ذہبی ہی مغنی میں کہتے ہیں کہ قال ابو حاتم لا یحتج به یغلط کثیرا۔

(المغنی فی الضعفاء صہ ۲/ ۵۵۶)

ابو حاتم نے کہا اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے ۔ تو واضح ہو گیا کہ یہ سند مجروح ہے اور قابل احتجاج نہیں ہے، تو پھر امام پر کی گئی جرح خود بخود باطل ہو گئی (الحمد للہ رب العالمین)

سند نمبر 34

امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے کہا کہ سنا میں نے عمر بن محمد ابو حفص الباب شامی الوکیل سے وہ کہتے تھے سنا میں نے جعفر طیالسی سے وہ کہتے تھے کہ میں نے یحیٰی بن معین سے (امام) ابو حنیفہ کے متعلق پوچھا تو یحیٰی بن معین نے کہا کہ (امام) ابو حنیفہ

اس سے بہت بلند ہیں کہ وہ جھوٹ بولیں۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۴۰)

مذکورہ روایت میں امام جرح وتعدل حضرت امام یحیٰی بن معین علیہ الرحمہ نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو سچا مانا ہے اور اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ ملیہ الرحمہ جھوٹ بولنے والے نہیں تھے۔ (الحمد للہ رب العالمین)

سند نمبر 35

امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سنا میں نے ابن حماد سے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن منصور الرمادی نے کہا سنا میں نے یحیٰی بن معین سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے یحیٰی بن سعید قطان سے وہ کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولتے کئی چیزیں ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے سنی ہیں پس ہم نے ان کو اچھا جانا اور اس کے ساتھ دلیل پکڑی ہے۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۴۰)

مذکورہ روایت میں بھی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مدح ہے کہ جرح و تعدیل کے امام یحیٰی بن معین علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے یحیٰی بن سعید قطان علیہ الرحمہ سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے کئی اقوال کے ساتھ ہم نے دلیل پکڑی ہے۔ یہ بھی یاد رہے کہ یحیٰی بن سعید قطان بھی جرح وتعدیل کے مسلمہ امام ہیں، تو اگر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ ثقہ صدوق عالم شریعت حدیث و فقہ کے امام نہ تھے تو اتنے بڑے امام یحیٰی بن سعید قطان علیہ الرحمہ جیسی شخصیت آپ کے اقوال سے کیوں دلیل پکڑتے۔ اس سے یہ بات واضح ہے کہ ان کے نزدیک امام اعظم رضی اللہ عنہ امام مسلم ہیں۔

پھر مذکورہ روایت کے نیچے ہی امام ابن عدی فرماتے ہیں کہ یحیٰی بن معین نے کہا کہ یحیٰی بن سعید جب فتویٰ دیتے تھے تو اہل کوفہ کے فتویٰ کے مطابق فتویٰ دیتے تھے۔

سند نمبر 36

امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سنا میں نے ابن حماد سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے ابوبکر اعین نے کہا بیان کیا مجھ سے یعقوب بن شیبہ نے حسن حلوانی سے کہا سنا میں نے شبابہ سے وہ کہتے تھے کہ شعبہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ (کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۴۱)

مذکورہ روایت میں بھی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی ہے کہ امام شعبہ علیہ الرحمہ حدیث اور جرح وتعدیل کے امام مسلّم ہیں کہ وہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اچھی رائے رکھنے والے تھے۔

سند نمبر 37

امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سنا میں نے ابوعروبہ سے وہ کہتے تھے سنا میں نے مالک بن خلیل سے وہ کہتے تھے کہ میں نے عبداللہ بن داؤد سے کہا کہ آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جو علم میں ابوحنیفہ کی مثل ہو تو انہوں نے کہا کہ نہیں۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۴۱)

مذکورہ روایت میں بھی امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کی ہے امام عبداللہ بن داؤد علیہ الرحمہ سے جب امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا جاتا ہے تو فرماتے ہیں کہ میرے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں جو علم میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ

عنہ کی مثل ہو۔

حالانکہ وہ اپنے دور کے بڑے جلیل القدر اکابر کو جاننے والے تھے، بڑے بڑے محدثین کو پہچانتے تھے لیکن فرماتے ہیں کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسا علم میں کوئی نہیں ہے۔

سند نمبر 38

امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سنا میں نے ابن ابی داؤد سے وہ کہتے تھے کہ علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امام ابوحنیفہ مجروح راوی تھے اس لیے کہ بصرہ کے امام ایوب سختیانی نے ابوحنیفہ پر کلام کیا ہے کوفہ کے امام ثوری نے کلام کیا ہے، حجاز کے امام مالک نے ابوحنیفہ پر کلام کیا ہے اور مصر کے امام لیث نے ان پر کلام کیا ہے۔ شام کے امام اوزاعی نے ان پر کلام کیا ہے اور خراسان کے امام عبداللہ بن مبارک نے ان پر کلام کیا ہے پس یہ جرح ابوحنیفہ پر اتفاق ہے علماء کی طرف سے تمام آفاق میں۔

(کامل ابن عدی صہ ۸/ ۲۴۱)

مفصل جواب:

یہ ہے کہ یہ بات بالکل نادرست ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مجروح ہونے پر سب کا اتفاق ہے بلکہ یہ بات بالکل حقیقت کے خلاف ہے۔ اسی کامل ابن عدی کی سند نمبر ۳۵۔ ۳۶۔ ۳۷ دیکھیں کہ یحیٰی بن سعید قطان امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

یحیٰی بن معین ان کو سچا مانتے ہیں امام شعبہ ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔ عبداللہ بن داؤد کہتے تھے کہ امام ابو حنیفہ جیسا علم میں اور کوئی نہیں ہے۔

نیز اسی کتاب کی سند نمبر ۹ کے تحت دیکھیں کہ وہاں پر 67 محدثین کے نام درج ہیں بحوالہ امام ابن عبدالبر کی الانتقاء کے صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ جو کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف کرتے تھے۔ اوران میں حضرت عبداللہ بن مبارک کا نام بھی ہے، حضرت ایوب سختیانی کا نام بھی ہے، امام سفیان ثوری کا نام بھی ہے، یہ حضرات تو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین سے تھے نہ کہ جارحین سے، جیسا کہ ابن ابی داؤد نے ان کی طرف غلط بات بے دلیل منسوب کی ہے۔

مذکورہ روایت میں ابن عدی نے بحوالہ ابن ابی داؤد، حضرت امام مالک علیہ الرحمہ کو بھی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے جارحین سے شمار کیا ہے جبکہ یہ بھی خلاف واقعہ بات ہے کیونکہ امام مالک رضی اللہ عنہ تو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی بڑی تعریف کرتے تھے۔ دیکھئے امام حافظ الحدیث حضرت سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب تبییض الصحیفہ کا صفحہ ۱۰۱ پر ہے کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ سے کہا گیا کہ آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا تو آپ نے فرمایا ہاں دیکھا ہے میں نے ایسے آدمی کو دیکھا ہے اگر وہ اس ستون کے بارے میں کلام کرے کہ یہ سونے کا ہے تو وہ اس پر ایسے دلائل قائم کر دے گا تو اس سے واضح ہو گیا کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ تو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم وفضل کے قائل تھے اور آپ کے مداح تھے۔

پھر لطف کی بات یہ ہے کہ خود ابن ابی داؤد بھی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین سے تھے بلکہ جو کوئی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلط کہتا تو

ابن ابی داؤد تو اس کو کہتے تھے کہ یا تو جاہل ہے یا پھر حسد کرنے والا۔ ملاحظہ فرمائیں

کہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی کتاب تبییض الصحیفہ میں فرماتے ہیں کہ بشر بن حارث نے کہا کہ میں نے ابن ابی داؤد سے سنا وہ کہتے تھے کہ امام ابو حنیفہ کے بارے میں وہی شخص کلام کرے گا جو جاہل ہوگا یا حاسد ہوگا۔

(تبییض الصحیفہ صہ ۱۱۳)

یہی بات تبییض الصحیفہ کے صہ ۱۱۰ پر بحوالہ تاریخ بغداد موجود ہے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۶۷)

تو مذکورہ عبارت سے یہ بات واضح ہے کہ ابن ابی داؤد تو خود امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے اتنے بڑے مداح تھے کہ ان کے خلاف بات سننے کو تیار نہ تھے اگر کوئی امام اعظم علیہ الرحمہ کے خلاف کوئی بات کہتا تو اس کو جاہل یا حاسد لکھتے تھے، تو اس سے واضح ہو گیا کہ ابن عدی کی جرح امام ابو حنیفہ پر باطل اور نا قابل اعتبار ہے اور حقیقت کے خلاف ہے۔ اگر ابن ابی داؤد کی پہلی جرح کو کوئی صحیح ماننے پر مُصرّ ہو تو پھر ابن ابی داؤد کے اس بیان کو جرح سے رجوع پر محمول کیا جائے گا۔

خلاصہ:

امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے جن سندوں سے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کی ہے مضبوط دلائل کے ساتھ ان سندوں کا مجروح ہونا، ضعیف ہونا، نا قابل اعتبار ہونا مذکورہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔ اور ان جروح میں سے کوئی جرح بھی امام صاحب علیہ الرحمہ کے حق میں بدلائل صحیحہ ثابت نہیں ہے۔

تو جب یہ اسناد ہی مجروح ہیں تو پھر ان کی بناء پر ایسے عظیم القدر عالی مرتبت سراج اُمت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کرنا ظلم نہیں تو اور کیا ہے جو جروحات میری نظر میں ہیں ان کے مکمل جوابات دینے کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ آخر میں ایک خصوصی باب امام اعظم رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب پر ہوگا۔

امام ابن عدی علیہ الرحمہ کی جرح کا جواب مکمل ہوا۔

اب امام عقیلی علیہ الرحمہ کی جرح کے جوابات شروع ہوتے ہیں۔

امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسیٰ بن حماد العقیلی المکی علیہ الرحمہ

کی تصنیف

"کتاب الضعفاء الکبیر"

میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر کی گئی جرح کے مکمل مدلل جوابات

جن حضرات نے حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر باسند جرح کی ہے ان میں ایک نام امام عقیلی کا بھی ہے، آپ بھی باسند جرح ذکر کرتے ہیں تا کہ جرح کرنے والوں کی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ پڑھیں گے کہ جن سندوں کے ذریعہ سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کی گئی ہے وہ سب کی سب ضعیف اور مجروح سندیں ہیں اور نا قابلِ احتجاج۔ تو پھر ان مجروح سندوں کی بناء پر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر جرح بھی باطل ہوگی۔

امام عقیلی کی سند نمبر 1

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے سلیمان بن داؤد القطان نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن حسین ترمذی نے کہا بیان کیا ہم سے ابونعیم ضرار بن صرد نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان المقری نے کہا سنا میں نے ثوری سے وہ کہتے تھے کہ ہم کو حماد نے کہا کیا تم میں کوئی ایسا ہے جو ابوحنیفہ کے پاس جائے اور ابوحنیفہ کو میری طرف سے یہ بات پہنچا دو کہ میں ابوحنیفہ سے بری ہوں۔ (عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ۴/۲۸۰)

جواب:

اگر بالفرض یہ سند صحیح بھی مان لی جائے تو پھر بھی کوئی جرح ثابت نہیں ہوتی اس لیئے کہ اگر امام صاحب علیہ الرحمہ سے کوئی نیچے درجے والا امام صاحب کو ایسا کہہ دے تو ان کی شان میں کیا فرق ہے، لیکن الحمدللہ یہ سند بھی انتہائی مجروح ہے۔اس کی سند ایک راوی ضرار بن صرد ابونعیم الکوفی ہے یہ انتہائی مجروح بلکہ متروک الحدیث ہے ابن جوزی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: متروك الحديث و كان يكذب و قال النسائى متروك الحديث و قال الدار قطنى ضعيف۔

(کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ۲/۱۲)

یہ شخص متروک الحدیث اور جھوٹا ہے نسائی نے کہا اس کی حدیث ترک کی گئی ہے دار قطنی نے کہا ضعیف ہے، واضح ہو گیا کہ یہ سند مجروح نا قابل احتجاج ہے۔

سند نمبر 2

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا، بیان کیا ہم سے عبدالعزیز بن احمد بن فرج نے کہا بیان کیا ہم سے ابوبکر بن خلاد نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے حماد بن زید سے وہ کہتے تھے سنا میں نے ایوب سے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کا ذکر کیا ایوب نے۔ ”یریدون ان یطفئوا نور اللہ بأفواھھم و یأبی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون ۔ یہ آیت پڑھ دی کہ وہ ارادہ رکھتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں لیکن اللہ انکار کرتا ہے مگر یہ کہ اپنے نور کو پورا کرے گا اگرچہ کافروں کو بُرا لگے۔

اس میں تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی مدح ہے نہ کہ برائی، لیکن دیکھئے کہ امام عقیلی نے اس کو بھی جرح میں داخل کر دیا ہے، ایوب کا اس آیت کو پڑھنا اس کا صاف مقصد یہ تھا کہ چاہئے کوئی امام ابوحنیفہ کی کتنی ہی مخالفت کرے لیکن اللہ تعالیٰ ان کے علم کو پھیلائے گا ان کے فیض کو عام کرے گا پھر دنیا نے دیکھا کہ اطرافِ عالم میں امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا فیض پہنچا ہے۔

سند نمبر 3

عقیلی نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن السامی نے اور بیان کیا ہم سے سعید بن یعقوب الطالقانی سے کہا بیان کیا ہم سے مؤمل نے عمر بن اسحاق سے کہا سنا میں نے ابن عون سے وہ کہتے تھے کہ اسلام میں ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی منحوس پیدا نہیں ہوا، اور تم ایسے شخص سے کیسے دین حاصل کرتے ہو۔ (عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ ۴/ ۲۸۰)

جواب:

اس سند میں امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو ابن عون کی زبان سے سب سے بڑا منحوس کہلوایا گیا ہے جبکہ یہ بات کتنی غلط ہے اور حقیقت کے خلاف ہے، اس کی سند بھی انتہائی مجروح ہے اس میں ایک راوی ہے سعید بن یعقوب طالقانی، اس کے متعلق ابن حبان نے کہا کئی بار غلطی کر جاتا ہے۔ (تہذیب التہذیب صہ ۲/ ۳۴۷)

اس کی سند میں ایک راوی ہے مؤمل، اس کے متعلق میزان الاعتدال میں ہے، مؤمل بن اسماعیل یخطئ کثیر الخطأ، قال البخاری منکر الحدیث و قال ابوزرعة فی حدیثه خطأ کثیر (میزان الاعتدال صہ ۴/ ۲۲۸)

بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے امام بخاری نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہے اور ابوزرعہ نے کہا اس کی حدیث میں بہت غلطی ہے۔

مذکورہ حوالہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ سند مجروح سخت ضعیف نا قابل احتجاج ہے، تو ابن عون جن کی زبان سے امام پر جرح کی گئی ہے وہ تو اس سے بری نکلے، البتہ یہ ثابت ہوگیا کہ ضعیف راویوں نے اپنی بات مضبوط بنانے کیلئے اس کو ایک عظیم محدث کی طرف منسوب کردیا۔ (العیاذ باللہ تعالیٰ)

سند نمبر 4

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن احمد الانطاکی نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن کثیر نے اوازعی سے کہا کہ جب ابوحنیفہ کا وصال ہوگیا تو سلمہ بن حکیم نے کہا کہ ابوحنیفہ آہستہ آہستہ اسلام کو توڑ رہا تھا۔ (عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ ۴/ ۲۸۰)

جواب:

یہ سند بھی انتہائی مجروح ہے اور سخت ضعیف ہے۔اس کی سند میں ایک راوی ہے محمد بن کثیر، اس کے متعلق لسان المیزان میں ہے، محمد بن کثیر اسلمی البصری قال ابن المدینی ذاهب الحدیث و قال الدارقطنی وغیرہ ضعیف و قال الساجی منکر الحدیث و ذکرہ العقیلی و ابن الجارود فی الضعفاء۔

(لسان المیزان صہ۵/۳۵۱)

ابن المدینی نے کہا ذاہب الحدیث، دارقطنی اور اس کے غیر نے بھی کہا یہ ضعیف ہے، ساجی نے کہا منکر الحدیث ہے اور عقیلی اور ابن الجارود نے اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے اس سے واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی مجروح نا قابل احتجاج ہے کیونکہ اس کی سند میں منکر الحدیث اور سخت ضعیف راوی موجود ہے، اور خود عقیلی نے بھی اس کو ضعیف راویوں میں شمار کیا ہے، تو جب سند مجروح ثابت ہو گئی تو جرح بھی خود بخود باطل ثابت ہو گئی۔(الحمد للہ)

سند نمبر 5

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے فضل بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے کہا بیان کیا ہم سے مؤمل نے کہا کہ ہم سفیان ثوری کے پاس تھے کہ ابوحنیفہ کا ذکر آ گیا تو سفیان ثوری کھڑے ہو گئے اور کہا کہ ابوحنیفہ نہ تو ثقہ تھے اور نہ ہی مامون۔(عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ۴/۲۸۱)

جواب:

مذکورہ سند میں امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی زبان سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ضعیف ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اس کی سند مجروح اور نا قابل احتجاج ہے کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی مؤمل ہے۔ یہ راوی کثیر الخطاء اور منکر الحدیث ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۴/ ۲۲۸) نیز اس کا ترجمہ عقیلی کی سند نمبر ۳ کے تحت اور ابن عدی کی سند نمبر ا کے تحت مفصل دیکھیں۔

اس کی سند میں ایک راوی سعید بن یعقوب طالقانی ہے، یہ بھی کئی بار غلطی کر جاتا۔ (تہذیب التہزیب ص ۳۴۷)

سند نمبر 6

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے حاتم بن منصور نے کہا بیان کیا ہم سے حمیدی نے کہا سنا میں نے سفیان سے وہ کہتے تھے کہ اسلام میں ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی اسلام کیلئے زیادہ مضر پیدا نہیں ہوا۔ (عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر ص ۴/۲۸۱)

جواب:

اس سند میں مذکور امام حمیدی علیہ الرحمہ کا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں تعصب مشہور ہے، اور جو جرح تعصب پر مبنی ہو وہ جرح ہی قابل رد ہے، سند میں مذکور امام سفیان ثوری ہیں۔ ان کی طرف اس جرح کا منسوب ہونا درست نہیں کیونکہ وہ تو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زبردست مداحین میں سے ہیں۔ اسی کتاب کے شروع میں کامل ابن عدی کی سند نمبر 1 کے تحت اس پر لکھا جا چکا ہے۔

لہذا ابوجہ معارضہ بھی یہ جرح ساقط ہوئی۔ ضعفاء کبیر عقیلی کے محشی نے بھی
اس کو حاشیہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔ (حاشیہ ضعفاء کبیر صہ ۴/۲۸۱، حاشیہ ۶۵۸)
امام محدث فقیہ ناقد فن رجال ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ پر
(۶۷) محدثین کے نام بیان فرمائے ہیں جنہوں نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی
تعریف کی ہے اور آپ کو ثقہ کہا ہے ان میں جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ کا نام بھی شامل ہے
اس کی سند میں واقع حاتم بن منصور ہے جو کہ الشاشی ہے اور حمیدی کا شاگرد
ہے اس کے بارے میں غیر مقلدین کے محقق ناصر الدین البانی نے سلسلۃ الصحیحہ
حدیث نمبر ۴۹۰ صہ ۱/۴۸۹ پر لکھا ہے کہ اب تک مجھے اس کا ترجمہ نہیں ملا۔
واضح ہو گیا کہ یہ راوی مجہول ہے، تو سند ضعیف اور نا قابل احتجاج ٹھہری۔

سند نمبر 7

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہا
بیان کیا ہم سے منصور بن ابی مزاحم نے کہا بیان کیا ہم سے مالک بن انس نے وہ کہتے
تھے" ان ابا حنیفه کاد (الدین ، و من کاد الدین فلیس له دین) "
(عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ ۴/۲۸۱)
(بے شک ابوحنیفہ قلیل الدین ہیں اور جو قلیل الدین ہو اس کا دین ہی نہیں ہوتا)

جواب:

یہ ہے کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں
سے ہیں، دیکھئے اسی کتاب کے شروع میں کامل ابن عدی کی سند نمبر ۱۰ کے تحت وہاں

مفصل بیان موجود ہے، تکرار سے بچنے کیلئے یہاں دوبارہ اس عبارت کو ذکر نہیں کیا۔

یعنی حضرت امام مالک علیہ الرحمہ، حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ تو بوجہ معارفن ہونے کے بھی یہ جرح ساقط ہوئی۔

اور حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا امام اعظم ہونا آپ کا مجتہد مطلق ہونا مُسلّم ہے جیسا کہ آئندہ اوراق میں بعض سندوں کے جوابات میں اس چیز کا مفصل بیان ہوگا۔ (ان شاء اللہ العزیز)

نوٹ: خصوصیت سے یہ بھی یاد رہے کہ عقیلی ضعفاء کبیر کی سند بھی مجہول ہے یعنی جس سند سے کتاب مروی ہے اس سند میں تین راوی مجہول ہیں جب کتاب کی سند ہی مجہول ہے تو پھر آگے کیا ثابت ہوگا۔ سند میں مجہول راوی یہ ہیں۔ (۱) محمد بن قاسم (۲) عبدالمنعم بن حیان (۳) ابوالحسن الخزاعی تو ایسے مجہول رواۃ کی بناء پر ایسی جلیل القدر عظیم المناقب شخصیت پر جرح کیونکر روا ہوگی۔

اس کتاب کا محقق ہے ڈاکٹر عبدالمعطی ابن قلعجی کتاب کے محقق نے بھی ان تین راویوں کے بارے میں خاموشی ہی اختیار کی ہے ظاہر ہے ان کا ترجمہ محقق کو بھی نہیں ملا اگر ہوتا تو ضرور محقق ان کی توثیق بیان کرتا)

سند نمبر 8

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن عبدالرحیم نے کہا بیان کیا ہم سے ابومعمر نے کہا بیان کیا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا کہ مجھ کو مالک بن انس نے کہا تھا کہ تمہارے شہر میں ایک شخص ابو حنیفہ کا ذکر

کیا جاتا ہے میں نے کہاہاں، تو مالک بن انس نے کہا تمہارے شہر کے لائق نہیں کہ ابوحنیفہ اس میں رہے۔ (عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ۴/۲۸۱)

جواب:

حضرت امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ پر بہتان ہے حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں، حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین میں سے تھے، جیسا کہ عنقریب بیان ہوگا۔ ان شاءاللہ العزیز۔

پھر یہ سند بھی انتہائی مجروح نا قابل احتجاج ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی ہے ولید بن مسلم یہ راوی سخت ضعیف ہے۔ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ تہذیب التہذیب میں کہتے ہیں کہ امام احمد نے کہا یہ راوی کثیر الخطاء ہے۔ اس ولید نے امام مالک سے دس احادیث ایسی بیان کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے۔

(تہذیب التہذیب، صہ۶/۹۹)

غور فرمائیں کہ یہ راوی امام مالک رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایسی دس احادیث بیان کرتا ہے جن کی کوئی اصل نہ تھی تو جب یہ حدیث بیان کرنے میں اتنا بڑا جھوٹا ہے تو کسی اور پر یہ کیوں نہ جھوٹ بولے گا۔ یہ باطل روایت بھی اس نے امام مالک رضی اللہ عنہ سے ہی بیان کی ہے۔

واضح ہو گیا کہ یہ روایت باطل جھوٹی من گھڑت ہے، امام مالک رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں۔

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ

تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداح تھے

امام محدث فقیہ مورخ ابوعبداللہ حسین بن علی صمیری علیہ الرحمہ اپنی کتاب اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ میں اپنی سند سے ابن دراوری سے بیان کرتے ہیں کہ ابن دراوری نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد مبارک میں دیکھا کہ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ دونوں بزرگ دینی مسائل میں مذاکرہ کر رہے تھے۔۔۔۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی وہیں پر فجر کی نماز ادا کی۔

(اخبار ابی حنفیہ و اصحابہ صہ ۷۴، تبییض الصحیفہ صہ ۱۲۷)

امام صمیری علیہ الرحمہ ہی اپنی سند سے کادح بن رحمہ سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے امام مالک علیہ الرحمہ سے پوچھا ایک آدمی کے پاس دو کپڑے ہیں ایک نجس اور ایک پاک اور وہ نہیں جانتا کہ پاک کون سا ہے، نماز کا وقت ہو گیا ہے کیا کرے؟ تو حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ تحری کرے (یعنی سوچ و بچار کرے کہ کون سا کپڑا پاک ہے اور کون سا نجس ہے پھر دل جس کے پاک ہونے پر جم جائے) اس میں نماز پڑھے، کادح راوی نے کہا کہ میں نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس طرح فرماتے تھے کہ وہ آدمی دونوں میں ایک ایک بار نماز پڑھے تو امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو پھر امام ابوحنیفہ کے قول پر فتویٰ دیا۔

(اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ صہ ۷۴، مناقب امام اعظم صہ ۳۶۲)

محدث صمیری علیہ الرحمہ ہی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ ابن المبارک نے فرمایا کہ میں امام مالک کے پاس تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا تو امام مالک نے اس کو بلند جگہ پر بٹھایا، پھر فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون ہیں ان کے جانے کے بعد، انہوں نے کہا نہیں تو فرمایا یہ ابوحنیفہ عراقی ہے، اگر یہ اس ستون کے بارے میں کہہ دے کہ یہ سونے کا ہے تو اس پر دلائل قائم کر دے گا اور اس کو ثابت کر دے گا۔ اس کیلئے فقہ کو آسان کر دیا گیا۔ (اخبار ابی حنیفہ و اصحابہ صہ ۷۴)

حضرت صدر الائمہ امام موفق بن مکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مناقب امام اعظم میں فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا آپ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے؟ فرمایا ہاں دیکھا ہے وہ ایسے ذہین شخص تھے کہ اگر وہ سامنے والے ستون کو کہہ دیں کہ یہ سونے کا بنا ہوا ہے تو وہ اپنے دلائل سے ثابت کر دیں گے کہ واقعۃً یہ سونے کا ہے۔

(مناقب اعظم مترجم صہ ۱۶۹۔ الخیرات الحسان لابن حجر مکی صہ ۴۴)

ابن حجر مکی علیہ الرحمہ خیرات الحسان میں فرماتے ہیں کہ

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سبحان اللہ لم ارمثلہ تاللہ۔۔۔) اللہ عزوجل کی پاکی ہے اللہ کی قسم میں نے ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا۔ (الخیرات الحسان صہ ۴۴)

مذکورہ تمام گفتگو سے واضح ہو گیا کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زبردست مداح تھے آپ کی عزت کرتے تھے آپ کے ساتھ ساری ساری رات علمی مذاکرہ کرتے تھے آپ کے علم وفضل کے قائل تھے۔

(الحمد للہ رب العالمین)

سند نمبر 9

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابوبکر الاعین نے کہا بیان کیا ہم سے منصور بن سلمہ ابوسلمہ الخزاعی نے کہا سنا میں نے حماد بن سلمہ سے ۔۔۔ کہا سنا میں نے شعبہ سے وہ ابوحنیفہ پر لعنت کرتے تھے۔

(عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ۴/۲۸۱)

جواب:

یہ سند بھی مجروح اور نا قابل احتجاج ہے اور یہ امام شعبہ علیہ الرحمہ پر صرف بہتان ہے، آپ آئندہ سطور میں ان شاء اللہ دیکھیں گے کہ امام شعبہ علیہ الرحمہ تو امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداح تھے، پہلے مذکورہ سند کا حال بیان کیا جاتا ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی ہے منصور بن سلمہ

اس کے متعلق میزان الاعتدال میں ہے،شیخ مدنی معاصر المالك لا یکاد یعرف

(میزان الاعتدال صہ۴/۱۸۴)

کہ یہ شیخ مدنی ہے اور امام مالک کا ہم عصر ہے اور مجہول ہے۔

اس کی سند میں ایک راوی حماد بن سلمہ ہے اگر چہ ثقہ ہے تا ہم میزان میں ہے ''لہ اوھام '' یہ وہمی آدمی ہے۔ (میزان الاعتدال صہ۱/۵۹۰)

تو جب سند میں ہی مجہول اور اوہام لہ راوی ہیں تو پھر ان سے احتجاج کیسا۔

امام شعبہ امام صاحب کے مداح تھے

امام شعبہ علیہ الرحمہ تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے بڑی اچھی رائے

رکھنے والے تھے، امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقاء میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداح محدثین کی فہرست بیان کی ہے، جس میں 67 محدثین کے نام ہیں اوران میں ابن عبدالبر نے امام شعبہ کا ذکر بھی کیا ہے۔ (الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ الخیرات الحسان مین فرماتے ہیں:

کہ امام شعبہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم ابوحنیفہ اچھی سمجھ والا اور عمدہ حفظ والا آدمی ہے۔ جس چیز کے بارے میں بعض لوگوں نے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کیا ہے وہ ان سے اس چیز کو بہتر جانتے ہیں اور وہ عنقریب اللہ تعالیٰ کے ہاں ملاقات کریں گے اور امام شعبہ کثرت سے امام ابوحنیفہ کیلئے دعاء رحمت کرتے تھے۔ (الخیرات الحسان صہ ۴۸)

محدث فقیہ مؤرخ امام صمیری علیہ الرحمہ اپنی سند سے ابوالولید سے بیان کرتے ہیں کہ " کان شعبة حسن الذکر لابی حنیفه کثیر الدعا له ما سمعته قط یذکر بین یدیه الا دعا له) (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۲)

ابوالولید بیان کرتے ہیں کہ امام شعبہ امام ابوحنیفہ کا ذکر اچھے طریقے سے کرتے تھے اوران کیلئے بہت دعا کیا کرتے تھے، میں نے جب بھی شعبہ کے پاس ابوحنیفہ کا ذکر سنا ہے تو انہوں نے ان کیلئے ضرور دُعا کی ہے۔

امام محدث فقیہ صیمری علیہ الرحمہ خود ہی اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ نصر بن علی نے کہا کہ ہم شعبہ کے پاس تھے تو ان کو کہا گیا کہ ابوحنیفہ کا وصال ہو گیا ہے تو انہوں نے پڑھا " انا للہ وانا الیہ راجعون " اس کے بعد شعبہ نے کہا کہ اہل کوفہ کے علم کے نور کی روشنی چلی گئی ہے، خبردار بیشک وہ ابوحنیفہ کی مثل کبھی نہیں دیکھیں گے (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۳)

امام حافظ الدین کردری علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب مقاماتِ امام اعظم میں فرمایا کہ یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شعبہ جب حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تو انتہائے شوق میں آپ کا ذکر کرتے جاتے اور بے پناہ تعریف کرتے ہر سال آپ کی خدمت میں تحائف بھیجا کرتے۔ (مقاماتِ امام اعظم مترجم صہ ۲۰۴)

مذکورہ حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ امام شعبہ علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں بڑی اچھی رائے رکھنے والے تھے ان کا ذکر جب بھی کرتے تو ان کیلئے دعا مغفرت ضرور فرماتے اور یہ کہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کو آپ نے اہل کوفہ کے علم کے نور کی روشنی قرار دیا۔ پس واضح ہے کہ آپ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداح تھے۔

سند نمبر 10

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن لیث مروزی نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن یونس جمال سے کہا سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے شعبہ سے وہ کہتے تھے کہ مٹی کی ایک مٹھی ابوحنیفہ سے بہتر ہے۔

(عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ ۲۸۲/۴)

اس روایت میں بھی جھوٹے راوی نے امام شعبہ کی طرف غلط بات منسوب کی ہے، امام شعبہ رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں، اس کی سند بھی مخدوش ہے اور ناقابل قبول ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی محمد بن یونس الجمال ہے، یہ راوی ناقابل اعتبار ہے، امام ابن جوزی اپنی کتاب الضعفاء والمتروکین میں اس راوی کے بارے میں لکھتے

ہیں ''قال ابن عدی یسرق الحدیث وھو قال محمد بن جھم عندی متھم''

(کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ۲/۱۰۹، میزان الاعتدال صہ۴/۷۳)

ابن عدی نے کہا کہ یہ حدیث چوری کر لیتا تھا اور محمد بن جہم نے کہا کہ میرے نزدیک یہ متہم ہے (یعنی اس پر کذب کی تہمت ہے)۔

واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی انتہائی مجروح، مخدوش، نا قابل احتجاج ہے تو جب سند کا ابطال واضح ہو گیا تو امام شعبہ کی زبان سے امام اعظم رضی اللہ عنہ پر کی گئی جرح بھی باطل ہو گی۔ امام شعبہ علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بڑی اچھی رائے رکھنے والے تھے۔ اس سے پہلی سند کے تحت دیکھیں وہاں پر امام شعبہ کے اقوالِ مدح درج ہیں۔

سند نمبر 11

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہم سے حسن بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ نے کہا سنا میں نے شریک سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ صاحب خصومات ہے اس کی پہچان ہی جھگڑا ہے، اور سنا میں نے ابو بکر بن عیاش سے، وہ بھی کہتے تھے کہ ابوحنیفہ جھگڑالو ہے یہی اس کی پہچان ہے۔

(عقیلی کتاب الضعفاء الکبیر صہ۴/۲۸۲)

اس کا جواب

یہ ہے کہ یہ روایت بھی سنداً مجروح ہے، نا قابل اعتبار ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی حسن بن علی ہے، جو کہ سخت مجروح ہے۔ تہذیب التھذیب میں ہے کہ التھمہ ابن

عدی بسرقة الحدیث ۔ (تھذیب التھذیب، ص 499/1)

کہ ابن عدی نے اس کو حدیث چوری کرنے کے ساتھ متہم کیا ہے، پس واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی مجروح بجرح مفسر ہے، لہذا نا قابل اعتبار ہے تو جو اعتراض کیا گیا وہ بھی باطل ہے۔

سند نمبر 12

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن نعیم بن حماد نے کہا بیان کیا ہم سے ابوبکر اعین نے کہا سنا میں نے ابراہیم بن شماس سے کہا سنا میں نے ابن مبارک سے وہ کہتے ہیں کہ ''اضربوا علی حدیث ابی حنیفة '' کہ لوگوں کو ابوحنیفہ کی حدیث سے منع کرو۔

<u>اس کا جواب</u>

یہ ہے کہ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کی طرف اس جرح کا منسوب ہونا درست نہیں، کیونکہ حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ (الانتقا الابن عبدالبر، ص 193)

اس سند میں مذکور محمد بن نعیم بن حماد کا ترجمہ مجھے نہیں ملا، مشہور متداولہ کتب رجال میں اس کا کہیں ترجمہ نہیں ملا، اس لیے خیال ہے کہ شاید یہ راوی بھی مجہول ہے ،تو مجہول کی بنا پر جرح غلط ثابت ہوئی۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ '' کتاب الضعفاء عقیلی'' جس سند سے مروی ہے اس سند میں تین راوی مجہول ہیں جن کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔ وہ تین درجہ ذیل ہیں:

(1) ابوحسن محمد بن نافع الغزالی

(2) عبدالمنعم بن عمر بن حیان

(3) ابوبکر بن محمد بن قاسم بن حسنو یہ بن یوسف بن حجاج المقری

توجس سند سے ساری کتاب مروی ہے اس سند کا ہی یہ حال ہے کہ اس میں تین مجہول راوی ہیں تو پھر ایسے امام پر ان کی جرح کا کیا اعتبار رہ گیا۔

سند نمبر 13

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ نے کہا بیان کیا ہم سے ابو عامر عبداللہ بن براد اشعری نے کہا سنا میں نے عبداللہ بن ادریس سے کہا سنا میں نے ابو حنیفہ سے اور وہ کھڑے ہوئے تھے اپنی منزل پر اور دو آدمی آپ سے (سلطان) پر خروج کے لیے سوال کر رہے تھے اور وہ دونوں کو کہہ رہے تھے کہ اس پر خروج کرو۔ (عقیلی کتاب الضعفآ الکبیر، ص282/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ یہ سند بھی مجروح ہے، اس میں محمد بن عثمان بن ابی شیبہ راوی سخت ضعیف ہے۔ عبداللہ بن احمد بن حنبل نے کہا یہ راوی جھوٹا ہے، ابن خراش نے کہا یہ حدیثیں گھڑتا تھا۔ (لسان المیزان، ص280/5، کتاب الضعفآ ءلابن الجوزی، ص815/3)

واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی انتہائی مخدوش اور مجروح بجرح مفسر ہے جو کہ کسی طرح بھی قابل اعتماد نہیں ہے۔

سند نمبر 14

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن عیسٰی نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعید نے کہا سنا میں نے معاذ بن معاذ العنبری سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ سے دو مرتبہ کفر سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا۔ (عقیلی ضعفآ الکبیر، ص 282/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ حضرت امام شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں:

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بعض حاسدوں نے جو آپ پر وہ عیب لگائے ہیں جن سے آپ بری ہیں آپ کے عیبوں میں سے یہ ذکر کیا ہے کہ آپ سے دو دفعہ کفر سرزد ہوا اور دو دفعہ آپ سے توبہ کرائی گئی اور یہ تو صرف آپ کو خوارج کے ساتھ پیش آیا تھا انکا ارادہ اس سے آپ کی تنقیص تھا حالانکہ یہ کوئی نقص نہیں بلکہ آپ کی کمال رفعت ہے کیونکہ آپ کے سوا کوئی اور خوارج پر حجت نہ لاتا تھا۔

(الخیرات الحسان، ص 57، بحوالہ الاقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علی ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ)

علامہ امام موفق علیہ الرحمہ

مناقب ابوحنیفہ میں فرماتے ہیں:

خبر دی ہم کو امام اجل رکن الدین ابوالفضل عبدالرحمٰن بن محمد کرمانی نے کہ خبر دی ہم کو قاضی امام ابوبکر عتیق داؤد یمانی نے کہا حکایت ہے کہ جب خوارج کوفہ پر غالب آئے تو انہوں نے امام ابوحنیفہ کو گرفتار کرلیا ان سے کہا گیا کہ یہ انکے شیخ ہیں اور خارجیوں کا عقیدہ ہے کہ جو شخص ان کا مخالف ہو وہ کافر ہے لہذا انہوں نے کہا اے شیخ تو کفر سے

توبہ کرامام صاحب نے فرمایا میں اللہ کے آگے ہر ایک کفر سے توبہ کرتا ہوں پس انہوں نے امام صاحب کو چھوڑ دیا جب امام صاحب واپس ہوئے توان سے کہا گیا کہ اس شیخ نے تو کفر سے توبہ کی ہے جس سے اس کی مراد وہ عقیدہ ہے جس پر تم ہو پس انہوں نے امام صاحب کو واپس بلایا اور انکے سردار نے کہا اے شیخ تو نے تو کفر سے توبہ کی جس سے تیری مراد وہ عقیدہ ہے جس پر ہم ہیں امام ابوحنیفہ نے فرمایا کیا تو گمان سے کہتا ہے یا علم سے اس نے کہا بلکہ گمان سے پس امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بعض گمان گناہ ہیں اور یہ تیرا گناہ ہے اور تیرے نزدیک ہر ایک گناہ کفر ہے ۔لہذا ایسے کفر سے توبہ کر اس نے کہا اے شیخ تو نے سچ کہا میں کفر سے تائب ہوں تو بھی کفر سے توبہ کرامام ابوحنیفہ نے فرمایا میں اللہ تعالیٰ کے آگے ہر ایک کفر سے توبہ کرتا ہوں پس انہوں نے امام صاحب کو چھوڑ دیا، اسی وجہ سے امام صاحب کے دشمنوں نے کہا کہ ابوحنیفہ دو دفعہ کفر سے توبہ کرائے گئے ہیں انہوں نے لوگوں کو دھوکا دیا ہے حالانکہ اس سے ان کی مراد صرف خوارج کا توبہ کروانا ہے۔

(مناقب ابوحنیفہ، ص 177، بحوالہ الاقوال الصحیحہ فی جواب الجرح علی ابی حنیفہ رضی اللہ عنہ)

سند نمبر 15

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے زکریا بن یحییٰ الحلوانی نے کہا سنا میں نے محمد بن بشار العبد بن بندار سے وہ کہتے تھے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی جب ابوحنیفہ کا ذکر کرتے تو کہتے تھے کہ ابوحنیفہ اور حق کے درمیان حجاب ہے۔

(عقیلی ضعفآ الکبیر، ص 282/4)

جواب:

یہ سند بھی بجرح مفسر مجروح ہے اس کی سند میں محمد بن بشار العبد بن بُندار کو فلاس نے کہا یہ راوی کذاب ہے یعنی جھوٹا ہے۔ (المغنی فی الضعفاء للذہبی صہ 270/2)

اس مذکورہ سند کا ابطال بھی واضح ہو گیا تو امام پر کئی گی جرح بھی خود بخود باطل ہو گی۔

سند نمبر 16

عقیلی نے کہا بیان کیا ہم سے زکریا بن یحیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن مثنی نے کہا میں نے کبھی نہیں سنا کہ عبد الرحمٰن نے کبھی بھی ابو حنیفہ سے کوئی روایت بیان کی ہو۔

(المغنی فی الضعفا الکبیر، ص 282/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ یہ سند بھی مجروح ہے اس کی سند میں محمد بن مثنی سخت ضعیف ہے تہذیب التھذیب اور میزان میں ہے کہ و کان فی عقلہ شئی و کان یغیر فی کتابہ

(تہذیب التھذیب، ص 272/5، میزان الاعتدال، ص 24/4)

کہ اس کی عقل میں کچھ خرابی تھی اور یہ اپنی کتاب میں تبدیلی کر دیتا تھا۔ پس واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی قابل اعتماد نہیں ہے تو امام پر کیا گیا اعتراض بھی غلط ثابت ہو گیا۔

سند نمبر 17

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا ہم سے صالح نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن مدینی نے کہا سنا میں نے یحیٰ بن سعید سے وہ کہتے تھے کہ

میرے پاس ابوحنیفہ گزرے اور میں اس وقت کوفہ کے بازار میں تھا پس مجھ کو کہا نیس

القیاس ھذا ابو حنیفۃ قلم اسالہ عن شئی قال یحییٰ وکان جاری بالکوفۃ فما

قربتہ ولا سالتہ عن شئی قیل لیحی کیف کان حدیثہ ؟قال لم یکن صاحب

الحدیث (عقیلی ضعفآء الکبیر، ص 283/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ امام یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں دیکھیے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی الانتقاء، ص 229-193 پر امام کے مداحین کی فہرست ہے جن میں حضرت امام یحییٰ بن سعید قطان بھی ہیں۔

بلکہ امام یحییٰ بن سعید تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو مُسلَّم امام، معتمد اور ایسا قابل وثوق جانتے تھے کہ خود بھی جب فتویٰ دیتے تھے تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے قول پر فتوی دیتے تھے، امام ذہبی علیہ الرحمہ تذکرۃ الحفاظ ص 224/1 پر فرماتے ہیں یحییٰ بن سعید کان یفتی بقول ابی حنیفۃ کہ یحییٰ بن سعید امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہو گیا کہ یحییٰ بن سعید کا امام ابوحنیفہ پر اعتراض نقل کرنا یہ سب ضعیف اور نا قابل اعتماد راویوں کا کارنامہ ہے، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ آپ کی نظر میں قابل اعتماد اور لائق استناد نہ ہوئے تو پھر آپ حضرت امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی کیوں دیتے۔

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے بھی یہ قول نقل کیا کہ امام یحییٰ بن سعید القطان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر رائے کسی کی

نہیں سنی اور ہم نے ابو حنیفہ کے اکثر اقوال اپنا لیے ہیں۔

(تاریخ بغداد، ص 345/13)

امام علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں۔

یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے جب امام ابوحنیفہ کو دیکھا تو سمجھا کہ یہ خدا سے ڈرنے والا شخص ہے ایک رات صرف اسی آیہ کریمہ کو پڑھتے رہے اور روتے رہے،

بل الساعة موعدهم والساعة ادهى وامر اوس جب الهكم التائر پر پہنچے تو اسی کو بار بار پڑھتے رہے یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ (الخیرات الحسان، فصل 15)

مذکورہ بالا سطور سے یہ بات واضح ہو گئی کہ امام یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں اور آپ کو معتمد لائق احتجاج جاننے والے ہیں اور آپ کی طرف جرح کی نسبت محض حاسدین کا اور ضعیف راویوں کا کارنامہ ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)

سند نمبر 18

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے فضل بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن ابی خالد المصیصی نے کہا سنا میں نے وکیع بن جراح سے ان سے ابوحنیفہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا کان مرجئا یری السیف مرجی تھے اور (سلطان) کے خلاف خروج کو جائز سمجھتے تھے۔

اس کا جواب

مذکورہ سند میں وکیع بن جراح کی زبان سے امام اعظم رضی اللہ عنہ پر مرجی ہونے کا الزام لگایا گیا ہے، جب کہ آپ آئندہ سطور سے دیکھیں گے کہ وکیع بن جراح تو حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے بڑے زبردست حمایتی اور مداح تھے یہ صرف وکیع بن جراح پر بہتان ہے جو کہ مجروح ضعیف راوی نے ان پر لگایا ہے، پہلے سند کا حال ملاحظہ کریں، اس کی سند میں واقع راوی فضل بن عبداللہ بن مسعود الیشکری الھروی ہے۔

ابن حبان نے کہا "لا یجوز الاحتجاج به بحال (میزان الاعتدال، ص353/3)

اس کے ساتھ کسی حال میں بھی دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے۔

یہ تو تھا سند کا حال جن کا باطل ہونا آپ دیکھ چکے ہیں اب ملاحظہ فرمائیں کہ وکیع بن جراح امام صاحب علیہ الرحمہ کے کیسے مداح تھے۔

جناب وکیع بن جراح حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کے مداح تھے

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ ابن کرامہ سے روایت کی ہے کہ ہم ایک دن جناب وکیع کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک آدمی نے کہا اے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فلاں مسئلہ میں خطا کی ہے تو جناب امام وکیع علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فلاں مسئلے میں خطا کی ہے جب کہ امام ابو یوسف اور امام زفر جیسے صاحب قیاس صحیح اور یحییٰ بن زائدہ، حفص بن غیاث، حبان، اور مندل جیسے حدیث کے حافظ اور قاسم بن معن جیسے لغت اور عربی میں مہارت رکھنے والے اور داؤد طائی اور فضیل بن عیاض علیہم الرحمہ جیسے زاہد متقی ان کی موجودگی میں اگر وہ خطا کرتے تو وہ ان کو راہ

صواب کی طرف پھیر دیتے۔ (تاریخ بغداد، ص 247/14)

اسی روایت کو امام ابو المؤید خوارزمی علیہ الرحمہ نے جامع المسانید جلد اول ص 33 پر نقل فرمایا ہے اور آخر میں یہ الفاظ بھی نقل فرمائے کہ پھر امام وکیع نے فرمایا کہ جو شخص امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ کہتا ہے وہ جانوروں کی مانند ہے یا ان سے بھی زیادہ گیا گزرا۔ مذکورہ روایت سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت امام وکیع علیہ الرحمہ کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر مکمل اعتماد تھا اور آپ کے علم کی تعریف کرتے تھے جیسا کہ مذکورہ بالا روایت میں مذکور ہے۔

دوسری روایت

امام صدر الائمہ موفق بن احمد مکی علیہ الرحمہ اپنی کتاب مناقب امام اعظم ابوحنیفہ میں فرماتے ہیں ملیح بن وکیع اپنے والد کے متعلق فرماتے ہیں کہ انہوں نے بتایا تھا کہ میں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی فقیہ نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ سے بڑھ کر عبادت گزار دیکھا ہے۔ (مناقب امام اعظم مترجم، ص 367)

تیسری روایت

امام صدر الائمہ موفق بن احمد مکی علیہ الرحمہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جناب وکیع بن جراح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں جتنے لوگوں سے ملا ہوں مجھے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے فیصلے بھاری نظر آئے۔ (مناقب امام اعظم مترجم، ص 367)

امام ذھبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

امام ذہبی علیہ الرحمہ اپنی کتاب تذکرۃ الحفاظ میں امام وکیع کے ترجمہ میں فرماتے ہیں

،ويفتى بقول ابى حنيفة'' کہ امام وکیع علیہ الرحمہ امام اعظم علیہ الرحمہ کے قول پر فتوی دیتے تھے۔ (تذکرۃ الحفاظ، ص 224/1)

دیکھا آپ نے کہ امام وکیع علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے کتنے زبردست معتقد تھے حتی کہ فتوی بھی حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے قول پر دیتے تھے، تو اگر امام وکیع علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف ہوتے تو آپ کے قول پر فتوی کیوں دیتے۔ (فافهم و تدبر ولا تكن من المتعصبين)

حضرت امام حافظ الدین کردری علیہ الرحمہ

اپنی کتاب مقام امام اعظم میں فرماتے ہیں، جناب علی بن حکیم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے وکیع سے سنا وہ کہہ رہے تھے لوگو تم حدیث کو یاد کرتے ہو مگر اس کے اسرار و معانی سے واقفیت حاصل نہیں کرتے اور اسی طرح تم سب کچھ جانتے ہوئے بھی بے خبر رہتے ہو، اس طرح تمہاری عمر ضائع ہوتی ہے اور دین سے بھی ناواقفیت رہتی ہے میں دلی آرزو رکھتا ہوں کہ کاش مجھے امام اعظم علیہ الرحمہ کے علم کا دسواں حصہ ہی مل جاتا۔ (مقامات امام اعظم ص 199)

جناب ابو یوسف الصفار

جناب ابو یوسف الصفار نے فرمایا کہ ہم امام وکیع کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث سنائی جب اس کی وضاحت فرمائی تو بہت سے علم سامنے آئے۔ (مقامات امام اعظم، ص 199)

علامہ امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ

اپنی کتاب الانتقآ میں فرماتے ہیں کہ وہ علماء جنہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی تعریف کی ہے پھر 67 علماء ومحدثین گرامی کے اسماء درج فرمائے اوران میں حضرت امام وکیع بن جراح کا نام بھی شامل ہے۔ (الانتقآ دلابن عبدالبر، ص193)

تو قارئین محترم پھر یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ حضرت امام وکیع علیہ الرحمہ ہرگز حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے خلاف نہ تھے نہ ہی آپ پر طعن کرنے والے تھے بلکہ آپ تو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے زبردست مداح تھے جیسا کہ مذکورہ بالا حوالہ جات سے روزروشن کی طرح عیاں ہے۔

سند نمبر 19

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن ایوب نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے کہا کہ میں نے سنا اپنے باپ سے کہ انہوں نے کہا میں نے لوگوں کو پایا جو (امام) ابوحنیفہ سے حدیث نہیں لکھتے تھے تو پھر ان کی رائے کیسی ہوگی۔ (ضعفآ الکبیر عقیلی، ص283/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ یہ بات بھی بالکل خلاف واقعہ ہے اور حقیقت کے منافی ہے بلکہ بے شمار جلیل القدر محدثین حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جو عبداللہ بن نمیر نے کہی ہے کہ میں نے کچھ لوگوں کو پایا ہے جو کہ ابوحنیفہ سے حدیث نہیں لکھتے تھے، عبداللہ بن نمیر علیہ الرحمہ نے ان کے نام درج نہیں

کیے ہیں وہ کون لوگ تھے کیسے تھے کس پایہ کے تھے کوئی معلوم نہیں، اگر نام درج ہوتے کہ وہ فلاں فلاں محدثین ہیں تو دیکھا جاتا وہ خود کس درجہ میں ہیں، یہاں پر تو نامعلوم افراد کا ذکر ہے تو پھر اس کا کیا اعتبار ہے۔ بلاشبہ یہ روایت بھی خطا پر مبنی ہے اور حقیقت کے خلاف ہے۔

حضرت امام ذھبی علیہ الرحمہ جو کہ فن رجال کے مسلمہ امام ہیں

وہ تذکرۃ الحفاظ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں زفر بن ھزیل، داؤد طائی، قاضی ابو یوسف، محمد بن حسن اسد بن عمرو، حسن بن زیاد لولؤی، نوح الجامع، ابو مطیع بلخی اور کئی لوگ یہ وہ ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے (خاص) طور پر فقہ حاصل کی ہے۔

اور وہ حضرات جنہوں نے امام سے خاص طور پر حدیث روایت کی ہے وہ یہ ہیں وکیع، یزید بن ہارون، سعد بن صلت، ابو عاصم، عبدالرزاق، عبیداللہ بن موسیٰ، ابو نعیم، ابوعبدالرحمٰن مقری اور بشر (تذکرۃ الحفاظ، ص 127/1)

امام علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

اپنی کتاب تھذیب التھذیب میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں، آپ نے جن سے روایت کی ہے پھر ان کے اسماء گرامی درج فرمائے اس کے بعد فرماتے ہیں وعنہ یعنی آپ سے روایت کرنے والے لوگ پھر ان کے اسماء گرامی بیان فرماتے وہ یہ ہیں، آپ کے بیٹے جناب حماد، ابراھیم بن طھمان، حمزۃ بن حبیب زیات، زفر بن ھزیل، ابو یوسف قاضی، ابویحییٰ بجلی، حکام

بن یعلی سلم رازی، خارجہ بن مصعب، عبدالمجید بن ابی رواد، علی بن مسہر، محمد بن بشر عبدی، عبدالرزاق، محمد بن حسن شیبانی، مصعب بن مقدام، یحیٰی بن یمان، ابوعصمہ نوح بن ابی مریم، ابوعبدالرحمٰن مقری، ابونعیم، ابوعاصم اور کئی لوگ۔

(تھذیب التھذیب، ص629/5)

مذکورہ بالا سطور سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عبداللہ بن نمیر نے جو بات کہی ہے کہ لوگ امام ابوحنیفہ سے روایت نہیں کرتے تھے یہ بات خلاف حقیقت ہے امام ذھبی علیہ الرحمہ اور امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کے ارشاد سے واضح ہے کہ کثیر محدثین امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرنے والے ہیں۔

محدث فقیہ امام حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ

اپنی تصنیف تبیض الصحیفہ کے صفحہ نمبر 64 سے لے کر 93 تک ان محدثین گرامی کے اسماء درج کیے ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے، 95 محدثین درج فرمائے ہیں۔

روز روشن کی طرح واضح ہوگیا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کثیر محدثین فقہا گرامی روایت کرنے والے ہیں اور عبداللہ بن نمیر کی بات خلاف واقعہ ہے۔

سند نمبر 20

امام عقیلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے محمد بن سعد شاشی نے کہا بیان کیا ہم سے شیبانی نے کہا بیان کیا مجھ سے یحیٰی بن کثیر ابونضر نے کہا جناب ایوب سختیانی جب ایسی حدیث سنتے جو انہیں پسند ہوتی، تو کہتے یہ کس سے روایت ہے، تو

اگر کہا جاتا کہ ابو حنیفہ سے روایت ہے تو کہتے کہ اس کو چھوڑ دو۔

(ضعفآء کبیر عقیلی، ص 283/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ سند نمبر 19 میں جو بات مذکور تھی تقریبا وہی یہاں سے ملتی جلتی بات ہے اس کا بطلان اس سے پہلے سند میں واضح ہو چکا ہے، پھر اس کی سند بھی مجروح بجرح مفسر ہے اس لیے نا قابل قبول ہے۔ اس کی سند میں ایک مجروح راوی یحییٰ بن کثیر ابو نضر ہے۔ امام ابن معین نے کہا یہ ضعیف ہے، عمرو بن علی نے کہا کثیر الغلط والوھم ہے، امام ابو حاتم نے کہا اس کی حدیث ضعیف ہے۔ امام ابو زرعہ امام دراقطنی نے کہا ضعیف ہے۔ خود عقیلی نے کہا منکر الحدیث ہے۔ ابن حبان نے کہا ثقات سے ایسی باتیں روایت کرتا ہے جو ان کی روایت میں نہیں تھیں، اس کے ساتھ دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے۔ ساجی نے کہا متروک الحدیث ہے۔

(تھذیب التھذیب، ص 170/6)

واضح ہو گیا کہ مذکورہ بالا سند بھی انتہائی مجروح ہے تو پھر یہی کہنا اقرب الی الصواب ہے کہ خطا کار راوی نے حضرت امام ایوب سختیانی علیہ الرحمہ کی طرف غلط بات منسوب کر کے آپ کو امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مخالفین میں شامل کرنے کی نا کام کوشش کی ہے پس حضرت امام ایوب سختیانی علیہ الرحمہ اس سے بری ہیں ، بلکہ آپ تو حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مداحین میں سے ہے۔ امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقآء کے صفحہ نمبر 193 پر امام صاحب علیہ الرحمہ

کے جن مداحین کا ذکر کیا گیا ہے ان میں محدث امام ایوب سختیانی علیہ الرحمہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

سند نمبر 21

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ نے خبر دی مجھ کو میرے باپ نے کہا بیان کیا ہم سے مسکین نے کہا بیان کیا ہم سے اوزاعی نے، کہا پوچھا گیا اوزاعی سے امام ابوحنیفہ کے متعلق تو کہا کہ اوزاعی نے نہیں سنا ابوحنیفہ سے، اور اوزاعی نے ابوحنیفہ پر طعن کیا۔ (ضعفآ کبیر عقیلی، ص 283/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ مذکورہ بالا سند بھی مجروح ہے اس لیے نا قابل اعتبار ہے، اس کی سند میں واقع، مسکین ہے، یہ مسکین بن کبیر ہے، اس کے متعلق تھذیب التھذیب میں ہے۔ فی حدیثہ خطأ کہ اس کی حدیث میں غلطی ہوتی ہے، ابن حجر نے کہا میں کہتا ہوں قال ابو احمد الحاکم لہ مناکیر کثیرہ، کہ امام حاکم نے فرمایا کہ اس کی روایت میں کثیر مناکیر ہیں، اور ابواحمد نے الکنی میں فرمایا کہ ''کان کثیر الوھم والخطأ'' کہ یہ راوی بہت زیادہ وہمی اور خطا کرنے والا ہے۔

(تھذیب التھذیب، ص 423/5)

مذکورہ بالا سطور سے سند کا بطلان واضح ہے تو پھر اس کی نسبت بھی امام اوزاعی علیہ الرحمہ کی طرف غلط ثابت ہوگئی۔ امام محدث فقیہ حافظ الدین کردری علیہ الرحمہ اپنی کتاب مقامات امام اعظم میں حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کی امام

اوزاعی علیہ الرحمہ سے ایک ملاقات کا ذکر کرتے ہیں جس کے آخر میں امام اوزاعی سے یہ کلمات منقول ہیں کہ وہ (یعنی ابو حنیفہ) علم کا سمندر ہے میں ان کی عقل و بصیرت پر رشک کرتا ہوں سابقہ باتوں سے استغفار کرتا ہوں میں آپ کے خلاف الزامات پر بدظن تھا مگر لوگوں کے الزامات غلط ثابت ہوئے۔ (مقامات امام اعظم مترجم، ص 112، مناقب امام اعظم از موفق الدین مکی علیہ الرحمہ، ص 319)

خطیب بغدادی نے بھی یہ واقعہ بالفاظ متقاربہ تاریخ بغداد میں بیان کیا ہے، جس کے آخر میں امام اوزاعی علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک کو یہ فرمایا ''ھذا نبیل من المشائخ اذھب فاستکثر منہ'' یہ (ابوحنیفہ) مشائخ میں عمدہ نفیس ہیں جاؤ ان سے علم حاصل کرو۔ (تاریخ بغداد، ص 338/13)

امام المحدثین عاشق رسول شیخ الاسلام والمسلمین حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف تبیض الصحیفہ کے صفحہ نمبر 118 پر فرماتے ہیں کہ اسماعیل بن عیاش نے کہا میں نے امام اوزاعی اور عمری سے سنا وہ دونوں فرماتے تھے کہ ابو حنیفہ اعلم الناس بمعضلات المسائل ''امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مشکل اور دقیق مسائل کو سب لوگوں سے زیادہ جاننے والے ہیں، تو قارئین محترم پر یہ واضح ہو گیا ہوگا کہ امام اوزاعی علیہ الرحمہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مداحین سے ہیں اگر کوئی غلط فہمی انہیں تھی بھی تو وہ بھی بعد میں دور ہو گئی۔ الحمد للہ اور سند کا ضعف تو آپ پہلے ہی ملاحظہ کر چکے ہیں۔

سند نمبر 22

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن سھل بن عسکر نے کہا بیان کیا ہم سے ابو صالح فراء نے کہا سنا میں نے ابو اسحاق فزاری سے وہ کہتے تھے کہ ابو حنیفہ مرجئ تھے اور خلیفہ وقت کے خلاف خروج کو جائز سمجھتے تھے۔ (ضعفآ کبیر عقیلی، ص 283/4)

اس کا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سند بھی ضعیف ہے اس لیے نا قابل احتجاج ہے اس کی سند میں واقع راوی ابو اسحاق فزاری پر جرح موجود ہے۔ ابن سعد نے کہا ثقہ فاضل ہے لیکن اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے۔ (تھذیب التھذیب ص 99/1) کثیر الخطا ہونا یہ جرح مفسر ہے لہذا یہ سند بھی قابل احتجاج نہیں۔

نوٹ:

ارجآء پر گفتگو انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کے آخر میں مفصل ہوگی۔

سند نمبر 23

امام عقیلی نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے احمد بن اصرم مدنی نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن ہارون نے کہا بیان کیا ہم سے ابو صالح فراء نے انہوں نے یوسف بن اسباط سے انہوں نے کہا کہ ابو حنیفہ مرجئ تھے اور خلیفہ وقت کے خلاف خروج کو جائز جانتے تھے اور غیر فطرت پر پیدا ہوئے ہیں۔ (ضعفآ کبیر عقیلی ص 283/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ یہ سند بھی انتہائی ضعیف مجروح ہے اس لیے لائق التفات نہیں اس کی سند میں یوسف بن اسباط ہے، انتہائی ضعیف ہے، ملاحظہ کریں، حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لسان المیزان میں فرماتے ہیں۔

قال ابو حاتم لا یحتج به

امام ابوحاتم نے فرمایا اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے

قال البخاری کان قددفن کتبه

امام بخاری نے فرمایا کہ اس کی کتابیں ضائع ہوگئی تھیں

قال ابن عدی فیغلط بما اخطاء

یہ روایت میں غلطی کرتا ہے اور کئی بار اس نے خطا کی ہے

(لسان المیزان، ص317/6)

واضح ہوگیا کہ یہ راوی لا یحتج به فیغلط ،بما اخطاء ہے، لہذا لائق استدلال نہیں ،تو پھر حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پر کی گئی جرح بھی باطل ہے۔

سند نمبر 24

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا، بیان کیا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن حمید نے جریر سے انہوں نے محمد بن جابر سے ،محمد بن جابر نے کہا کہ میرے پاس ابوحنیفہ آئے اور مجھ سے حماد کی کتاب مانگی تو میں نے ان کو کتاب نہ دی پھر آپ کے بیٹے نے مجھ سے کتاب مانگی تو میں نے

آپ کے بیٹے کو کتاب دے دی اور اس نے اپنے باپ کو کتاب دے دی تو ابو حنیفہ
نے اس کو میری کتاب سے بروایت حماد بیان کردیا۔

(ضعفآء کبیر عقیلی، ص 283-284/4)

اس کا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ سند بھی مجروح ہے اس لیے درجہ احتجاج سے ساقط
ہے، اس سند میں محمد بن حمید ہے جو کہ ابو عبداللہ رازی ہے یہ راوی انتہائی سخت مجروح
ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

قال یعقوب بن شیبة، کثیر المناکیر، وقال البخاری فی حدیثہ نظر
قال النسائی لیس بثقة، قال الجوزجانی ردی المذھب غیر ثقة، عن ابی زرعة
کان یکذب فاجمعوا علی انه ضعیف فی الحدیث جدا

یعقوب بن شیبہ نے کہا بکثرت منکر روایات بیان کرتا ہے، امام بخاری نے
فرمایا کہ اس حدیث میں نظر ہے، امام نسائی نے فرمایا یہ ثقہ نہیں ہے، جوزجانی نے کہا یہ
ردی مذہب والا اور غیر ثقہ ہے، امام ابوزرعہ نے کہا یہ جھوٹا ہے، پس انہوں نے اس
بات پر اتفاق کرلیا کہ یہ راوی محمد بن حمید انتہائی ضعیف ہے۔

(تہذیب التھذیب، ص 85/5)

مذکورہ بالا سطور سے سند کا مجروح ہونا اور نا قابل احتجاج ہونا بالکل ظاہر ہے
تو امام پر لگایا گیا الزام بھی یقیناً غلط ہے۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کو کسی
اور سے امام حماد کی کتاب مانگنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ آپ تو اپنے استاذ محترم

حضرت امام حماد علیہ الرحمہ کی خدمت میں اٹھارہ سال تک رہے حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا۔

خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں صالح بن احمد بن عبداللہ العجلی سے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔۔۔کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، کہ میں اپنے استاد حضرت حماد کے پاس اٹھارہ سال تک رہا حتیٰ کہ ان کا وصال ہو گیا۔ (تاریخ بغداد، ص333/13)

پس واضح ہو گیا کہ ضعیف مجروح نا قابل اعتبار راوی نے محمد بن جابر کے ذریعے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف ایک غلط بات منسوب کی ہے ،جس کا بطلان واضح ہو چکا ہے۔

سند نمبر 25

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا، بیان کیا ہم سے ہیثم بن خالد نے کہا سنا میں نے احمد بن عثمان بن حکیم سے وہ کہتے تھے سنا میں نے ابونعیم سے وہ کہتے تھے کہ ہم ابو حنیفہ سے صرف اس لیے (حدیث) سنتے ہیں تا کہ وہ خوش ہو جائیں۔

(ضعفآء کبیر عقیلی، ص284/4)

اس کا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ امام ابونعیم جو کہ فضل بن دکین میں ان پر محض افترا ہے۔امام ابونعیم فضل بن دکین علیہ الرحمہ تو حضرت امام اعظم ابوحنفیہ رضی اللہ عنہ کے مداح ہیں، دیکھیے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقآء ص193 تا 229 پر

اور امام الحدیث والفقہ والاصول سیدی جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے تبیض الصحیفہ کے صفحہ نمبر 79 پر امام ابونعیم فضل بن دکین علیہ الرحمہ کو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔ حافظ الدین علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ تہذیب التھذیب میں حضرت امام الائمہ سراج امت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ترجمہ میں پہلے آپ کے اساتذہ کا ذکر کرتے ہیں، بعد چند سطور امام ابونعیم کا یہی قول ذکر کرتے ہیں کہ آپ نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

کان ابو حنیفۃ صاحب غوص فی المسائل

کہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ دقیق مسائل میں خوب غور وفکر کرنے والے تھے

دیکھیے تہذیب التھذیب، ص 630/5

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہو کہ ابونعیم فضل بن دکین علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین میں سے ہیں، اور آپ کے شاگرد ہیں وہ ایسی بات آپ کے متعلق کیسے کہہ سکتے ہیں۔

سند میں مذکور راوی ہیثم بن خالد کا ترجمہ مجھے ان کتب میں نہیں ملا۔

تھذیب التھذیب، تقریب التھذیب، میزان الاعتدال، تذکرۃ الحفاظ کامل ابن عدی، ثقات ابن حبان، کتاب المجروحین ابن حبان، ثقات العجلی، کتاب الضعفاء للبخاری، تاریخ صغیر للبخاری، کتاب الضعفاء کبیر عقیلی، تاریخ بغداد، لسان المیزان، تذکرۃ الموضوعات الفہرست ابن ندیم کتاب الکنی والاسماء، المدخل الی الصحیح وغیرہ

(ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب) اور امام ابو نعیم علیہ الرحمہ کا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین میں ہونا واضح ہے۔

سند نمبر 26

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن علی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو حماد حسین بن حریث نے کہا بیان کیا ہم سے فضل بن موسیٰ نے کہا کہ ابو حنیفہ ابو العطوف سے روایت کرتے تھے حالانکہ اس سے روایت نہیں کی جاتی تھی کہا کہ گمان کیا حماد نے فضل نے کہا کہ محدثین اس ابی العطوف کو کثیر الکذب خیال کرتے ہیں۔ (ضعفاء کبیر عقیلی، ص284/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ اس کی سند مجروح ہے سند میں واقع راوی فضل بن موسیٰ اگرچہ ثقہ ہے، تاہم امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس فضل بن موسی نے منکر روایات بیان کی ہیں۔ (تھذیب التھذیب، ص499/4)

پھر اس میں ہے کہ حماد نے گمان کیا، کیا کسی کے صرف گمان سے ایسے مسائل ثابت ہو جاتے ہیں؟ پھر فضل بن موسیٰ نے بھی یہی کہا ہے کہ انہوں نے اس راوی ابی العطوف کو کثیر الکذب گمان کیا ہے، وہ کون تھے کیسے لوگ کیا وہ خود اس پایہ کے تھے کہ ان کے ارشادات سے کسی کے حق میں جرح ثابت ہو سکے، جب یہ سب کچھ یہاں مذکور نہیں ہے تو پھر روایت لائق احتجاج بھی نہیں ہے، جبکہ سند میں فضل بن موسیٰ بھی ہے جو کہ منکر روایات بیان کرتا ہے۔

سند نمبر 27

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا بیان کیا ہم سے حاتم بن منصور نے کہا بیان کیا ہم سے حمیدی نے کہا سنا میں نے سفیان سے وہ کہتے تھے کہ میں رقبہ بن مصقل کے پاس بیٹھا تھا اس نے کچھ لوگوں کو دیکھا جو بیٹھے تھے کہا تم کہاں سے آئے ہو تو انہوں نے کہا ابوحنیفہ کے پاس سے کہا کہ وہ یعنی ابوحنیفہ لوگوں کو اپنی رائے پر پختہ کرتا ہے اور جب وہ اپنے گھروں کو لوٹتے ہیں تو بغیر فقہ کے لوٹتے ہیں۔

(عقیلی ضعفا آالکبیر، ص 284/4)

اس کا جواب

یہ ہے کہ اس کی سند میں واقع حمیدی ہیں جن کا تعصب حنفیہ کے ساتھ مشہور ہے، اور تعصب کی بنا پر جرح کی گئی جرح قبول نہیں ہوتی، اس کی سند میں واقع حاتم بن منصور کا ترجمہ، جو کتب الاسماء الرجال میرے پاس ہیں ان میں سے کسی میں بھی نہیں ملا۔

رقبہ بن مصقل نے یہ بات خلاف واقع کہی ہے اور بغیر دلیل کے کہی ہے جو کہ قابل قبول نہیں اس کی سند میں سفیان ہیں جو کہ حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زبردست مداح ہیں، دیکھیے اسی کتاب میں ابن عدی کی سند نمبر 1 کے تحت کہ جناب سفیان امام اعظم رضی اللہ عنہ کی کس طرح تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے، اور کتنے آپ کے قائل تھے۔ اور پھر رقبہ بن مصقل کا یہ کہنا کہ امام ابوحنیفہ ان کو اپنی رائے پر پختہ کرتے ہیں اور آپ کے پاس بیٹھنے والے بغیر فقہ کے ہی اپنے

گھروں کو واپس ہوتے ہیں۔ یہ بات بالکل خلاف حقیقت ہے

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن ضریس سے روایت کی ہے کہ میں نے ۔۔۔۔ابو حنیفہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ

آخذ بکتاب اللہ فما لم اجد فبسنة رسول اللہ ﷺ فان لم اجد فی کتاب اللہ ولا سنة رسول اللہ ﷺ اخذت بقول اصحابہ آخذ بقول من شئت منهم ولا اخرج من قولهم الی قول غیرهم فأما اذا انتهی الامر اوجاء الی ابراهیم ،والشعبی ،وابن سیرین ،والحسن ،وعطأ ،وسعید بن المسیب ،وعدد رجالا ،فقوم فاجتهدوا فاجتهد کما اجتهدوا۔۔۔

(تاریخ بغداد ،ص368/13)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یحییٰ بن ضریس نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے میں اپنی دلیل قرآن شریف سے لیتا ہوں اگر قرآن شریف سے نہ ملے تو پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے دلیل پکڑتا ہوں اگر کتاب وسنت سے دلیل نہ ملے تو پھر نبی پاک ﷺ کے اصحاب میں سے جن کی دلیل چاہتا ہوں لے لیتا ہوں اور جس کی چاہتا ہوں چھوڑ دیتا ہوں میں اصحاب رسول کے اقوال پر کسی اور کو ترجیح نہیں دیتا تو جب معاملہ آتا ہے، ابراہیم نخعی، شعبی ۔۔۔وغیرہ پر جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا ہے اسی طرح میں نے بھی اجتہاد کیا ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ خلف بن ایوب سے روایت کی ہے کہ جناب خلف بن ایوب نے فرمایا:

صار العلم من الله تعالیٰ الی محمد ﷺ ثم صار الی اصحابہ ثم صار الی التابعین ثم صار الی ابی حنیفۃ واصحابہ فمن شآء فلیرض ومن شآء فلیسخط ۔(تاریخ بغداد،ص236/13)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو عطا ہوا اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ سے علم آپ کے مقدس اصحاب کو ملا اور آپ کے اصحاب سے علم تابعین کو ملا اور تابعین میں سے علم جناب ابو حنیفہ کو ملا ہے جس کا دل چاہے ناراض ہو جس کا دل چاہے خوش ہو۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ روح بن عبادہ سے روایت کی ہے کہ میں جناب ابن جریج کے پاس تھا تو ان کے پاس امام ابو حنیفہ کی وفات کی خبر آئی تو جناب ابن جریج نے پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر کہا کہ علم رخصت ہو گیا۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جناب محدث اسرائیل نے فرمایا کہ جناب ابو حنیفہ کتنے اچھے آدمی ہیں اور یہ اس حدیث کے حافظ ہیں جس میں بھی فقہ ہوتی ہے۔(تاریخ بغداد،ص239/13)

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ جناب فضیل بن عیاض نے فرمایا:

کان ابو حنیفۃ رجلا فقیہا معروفا بالفقہ(تاریخ بغداد ،ص340/13)

کہ امام ابو حنیفہ ایسے مرد ہیں جو کہ فقیہ ہیں اور فقہ کے ساتھ مشہور ہیں۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جناب قاضی ابو یوسف نے فرمایا:

مارایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث مواضع النکت التی فیہ من الفقہ من ابی حنیفۃ (تاریخ بغداد،ص340/13)

کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر حدیث کی تشریح جاننے والا نہیں دیکھا۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ فرمایا کہ جناب ابو یوسف قاضی نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کی بصیرت رکھنے والے ہیں۔

(تاریخ بغداد، ص340/3)

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ بیان فرمایا کہ جناب ایوب نے فرمایا کہ ابو حنیفہ صالح مرد اور اہل کوفہ کے فقیہ ہیں۔ (تاریخ بغداد، ص341/3)

خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ روایت کی ہے کہ جناب حسن بن علی نے کہا کہ میں نے سنا ایک آدمی نے یزید بن ہارون سے پوچھا کہ جن حضرات کو آپ نے دیکھا ہے ان میں سے زیادہ بڑا فقیہ کون ہیں جناب یزید بن ہارون نے فرمایا ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں۔ (تاریخ بغداد، ص342/13)

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ جناب ابو عاصم نبیل سے جب پوچھا گیا کہ کہ ابوحنیفہ اور سفیان سے زیادہ فقیہ کون ہے تو فرمایا کہ جناب ابوحنیفہ کے شاگرد بھی جناب سفیان سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (تاریخ بغداد، ص342/13)

خطیب بغدادی اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ جناب عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے فرمایا

واما افقه الناس فابو حنيفة ،ثم قال مارايت فى الفقه مثله

(تاریخ بغداد ،ص342/13)

کہ امام اعظم ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں پھر فرمایا کہ فقہ میں ان کی مثال نہیں ملتی

خطیب بغدادی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ جناب محمد بن بشیر نے فرمایا

۔۔۔کہ جب میں حضرت سفیان کے پاس حاضر ہوتا تو فرماتے تو کہاں سے آرہا ہے؟ میں عرض کرتا کہ امام ابوحنیفہ کے پاس سے تو جناب سفیان فرماتے تو اس شخص کے پاس سے آرہا ہے جو روئے زمین کا سب سے بڑا فقیہ ہے۔

(تاریخ بغداد، ص 344/13)

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے روایت کی ہے کہ جناب عبداللہ بن داؤد نے فرمایا کہ اہل اسلام پر واجب ہے کہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ کے لیے دعائے رحمت کیا کریں کیونکہ انہوں نے سنت وفقہ کو محفوظ کیا ہے۔ (تاریخ بغداد، ص 344/13)

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے کہ جناب ابوعبدالرحمٰن مقری جب امام ابوحنیفہ سے حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے کہ ہم سے شہنشاہ نے یہ حدیث بیان کی ہے۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے ذکر کیا ہے جناب شداد بن حکیم فرماتے تھے کہ:

ما لقیت احدا افقه من ابی حنیفة ولا احسن صلاة منه

میں کسی ایسے شخص سے نہیں ملا جو امام ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ ہو اور اس کی نماز ابوحنیفہ کی نماز سے زیادہ اچھی ہو۔

خطیب بغدادی نے مع سند ذکر کیا ہے کہ جناب نضر بن شمیل نے فرمایا کہ لوگ فقہ سے سوئے ہوئے تھے کہ امام ابوحنیفہ نے ان کو بیدار کر دیا۔

خطیب بغدادی نے باسند ذکر کیا ہے کہ جناب یحییٰ بن سعید قطان نے فرمایا کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے ہم نے امام ابوحنیفہ کی بات کو سنا ہے اور ان کے اکثر اقوال کو اپنالیا ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا کہ یحییٰ بن سعید قطان امام ابوحنیفہ کے مذہب پر فتوی دیتے تھے

(تاریخ بغداد، ص 447-346)

خطیب بغدادی مع السند ذکر کیا ہے کہ جناب امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

الناس عیال علی ابی حنیفة فی الفقه

کہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

خطیب بغدادی نے باسند ذکر کیا ہے کہ جناب امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

ما رأیت احدا افقه من ابی حنیفة

کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد، ص 346/13)

تو قارئین پر واضح ہو گیا ہوگا کہ جناب رقبہ بن مصقل نے جو بات کہی ہے وہ خلاف حقیقت ہے، اور نا قابل قبول ہے۔

سند نمبر 28

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن اسماعیل نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے کہا سنا میں نے حجاج بن ارطاۃ سے آپ نے کہا کہ

ومن ابو حنیفة، ومن یأخذ عن ابی حنیفة (ضعفآء الکبیر عقیلی، ص 284/4)

کہ ابوحنیفہ کون ہے؟ اور کون اس سے روایت لیتا ہے۔

اس کا جواب

یہ ہے کہ حجاج بن ارطاۃ خود درجہ احتجاج سے ساقط ہیں، تو پھران کی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں ایسی بات کون قبول کرتا ہے خود عقیلی نے ہی ضعفآ الکبیر صفحہ نمبر 277 تا 283 پر حجاج بن ارطاۃ کا مفصل ترجمہ کیا ہے اور اس کو مجروح ثابت کیا ہے۔

محاربی نے کہا کہ زائدہ نے ہمیں اس کی حدیث ترک کرنے کا حکم کیا ہے امام احمد علیہ الرحمہ کے نزدیک یہ مضطرب الحدیث ہے۔ امام احمد ہی نے فرمایا کہ اس کی روایت حجت نہیں ہے، یحییٰ بن معین نے کہا اس کی روایت حجت نہیں ہے تو جب یہ راوی خود ہی مجروح ہے تو پھر اس کی بات امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کیسے قبول ہو سکتی ہے۔ اور امام عقیلی علیہ الرحمہ پر بھی تعجب ہے کہ اس راوی کو خود ہی ضعیف مجروح قرار دیتے ہیں اور خود ہی اس کی روایت سے امام الائمہ امام اعظم ابو حنیفہ جیسی جلیل القدر عظیم المرتبت شخصیت پر جرح کرتے ہیں۔

حجارج بن ارطاۃ کا یہ کہنا کہ ابو حنیفہ کون ہے؟ اور اس سے روایت کون لیتا ہے؟ یہ محدثین سے پوچھ لیتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کون ہیں اور ان سے روایت کرنے والے کتنے جلیل القدر محدثین ہیں۔

امام جرح وتعدیل علامہ ذھبی علیہ الرحمہ

آپ کا فرمان دیکھیے جو آپ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے متعلق فرمایا ہے ،آپ فرماتے ہیں ابو حنیفہ الامام اعظم فقیہ العراق النعمان بن ثابت بن زوطا التیمی

مولاھم الکوفی۔۔۔۔۔۔۔۔

حدث عن عطاء و نافع ۔۔۔وتفقه به زفر بن هذيل ،وداؤد الطائى ،والقاضى ابو يوسف ومحمد بن الحسن و اسد بن عمرو الحسن بن زياد اللؤوى و نوح الجامع و ابو مطيع البلخى ،وعدة ۔۔۔وحدث عنه و كيع ،ويذيد بن هارون و سعد بن الصلت ،و ابو عاصم ،عبدالرزاق ،عبيدالله بن موسىٰ و ابو نعيم و ابو عبدالرحمن المقرئ و بشر كثير ،وكان اماما و عالما عاملا متعبدا كبير الشأن لا يقبل جوائز السلطان بل يتجر و يتكسب ۔۔۔

(تذکرۃ الحفاظ،ص127-126)

کہ امام اعظم ابوحنیفہ عراق کے فقیہ ہیں۔۔۔آپ سے ان حضرات نے فقہ حاصل کی ہے۔زفر بن ھذیل،وداؤد الطائی،والقاضی ابو یوسف ومحمد بن الحسن واسد بن عمرو الحسن بن زیاد اللؤوی ونوح الجامع وابو مطیع البلخی،وغیرہ نے اور جنہوں نے حدیث بیان کی ہے ان میں سے وکیع اور یذید بن ہارون اور سعد اور ابو عاصم ،عبدالرزاق،عبیداللہ بن موسیٰ وابونعیم وابوعبدالرحمٰن المقرئ اور بشر وغیرہ شامل ہیں اور ابوحنیفہ امام متقی،عالم فاضل،باعمل،بہت زیادہ عبادت کرنے والے اور بہت بڑی شان والے ہیں،آپ بادشاہ کا ہدیہ قبول نہ کرتے بلکہ تجارت کرتے تھے اور اسی سے رزق کماتے تھے۔

حافظ الدنیا امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ آپ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے، پہلے آپ کے اساتذہ شیوخ حدیث بیان کرتے ہیں، پھر آپ کے شاگرد بیان کرتے ہیں جنہوں نے آپ سے روایت کی ہے، ان شاگردوں کے اسماء یہ ہیں:

امام اعظم ابو حنیفہ کے بیٹے حماد اور ابراہیم بن طھمان، حمزہ بن حبیب زیات ،زفر بن ھذیل، ابو یوسف قاضی، ابو یحیٰی الحمانی عیسٰی بن یونس، وکیع، یزید بن ہارون ،اسد بن عمرو البجلی، حکام بن یعلیٰ بن سلم الرازی، خارجہ بن مصعب، عبدالحمید بن ابی داؤد، علی بن مسھر، محمد بن بشیر العبدی، عبدالرزاق، محمد بن حسن شیبانی، مصعب بن مقدام یحیٰی بن یمان، ابو عصمہ نوح بن ابی مریم، ابو عبدالرحمٰن مقری، ابو نعیم، ابو عاصم اور کئی حضرات (تھذیب التھذیب، ص629/5)

حجاج بن ارطاہ نے جو کہا کہ امام اعظم ابو حنیفہ سے کون روایت کرتا ہے علامہ ذھبی علیہ الرحمہ اور علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ کے ارشادات سے واضح ہو گیا ہوگا کہ وہ کون سے محدثین ہیں جنہوں نے امام ابو حنیفہ سے روایات بیان کی ہیں اور آپ سے بیان کرنے والے محدثین کرام کی پوری ایک جماعت ہے اور وہ اپنے وقت کے جلیل القدر ائمہ محدثین شمار ہوتے ہیں۔ طوالت کے خوف سے انہیں دو حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

سند نمبر 29

عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیان کیا ہم سے علی بن حسین نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن عمر الاصبہانی نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا پوچھا میں نے سفیان سے، عاصم کی حدیث کے متعلق جو کہ رزین عن ابن عباس رضی اللہ عنہ مرتدہ عورت کے بارے میں مروی ہے کہ اسے قید کیا جائے، قتل نہ کیا جائے میں نے کہا کیا آپ نے اس کو سنا ہے تو سفیان نے کہا کسی ثقہ راوی سے اس حدیث کو میں نے نہیں سنا کہا عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو سفیان ابوحنیفہ عن عاصم سے روایت کرتے تھے۔

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ گویا کہ سفیان علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ کو ثقہ نہیں جانتے تھے

اس کا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ اس کی سند بھی ضعیف ہے اس کی سند میں واقع راوی ،عبدالرحمٰن بن عمر الاصبھانی ،اگرچہ ثقہ ہے ،تاہم اس کے بارے میں تھذیب التھذیب میں منقول ہے یہ بہت سی احادیث میں منفرد ہے اور کثرت سے غریب روایات بیان کرتے ہیں اگرچہ فی نفسہ یہ دونوں عیب نہیں ہیں ،لیکن حافظ ابوموسیٰ مدینی نے فرمایا کہ اس راوی میں ابومسعود نے کچھ کلام کیا ہے۔

(تھذیب التھذیب،ص398/3)

عقیلی کے استاد علی بن حسین کا ترجمہ مجھے نہیں ملا۔

جناب سفیان کی طرف سے جو یہ بات بیان کی گئی ہے کہ امام ابوحنیفہ ثقہ نہیں

ہے قابل توجہ نہیں ہے کیونکہ یہ بات بھی حقائق کے خلاف ہے اور جناب سفیان تو حضرت امام الائمہ ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بڑے زبردست مداح ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیں اسی کتاب کے شروع میں کامل بن عدی کی پہلی سند کے جواب میں کہ جناب سفیان، امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں کتنے پاکیزہ خیالات کے حامل ہیں۔

سند نمبر 30

عقیلی نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان بن داؤد العقیلی نے کہا سنا میں نے احمد بن حسن الترمذی سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ جھوٹ بولتے تھے۔ (ضعفآء کبیر عقیلی، ص 284/4)

<u>اس کا جواب</u>

یہ ہے کہ یہ سب کچھ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ پر بہتان ہے اور غلط کار روایوں نے آپ کی طرف ایسی غلط بات منسوب کردی ہے جس سے یقیناً آپ بری الذمہ ہیں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی پیدائش 80 ہجری میں ہے اور وصال 150 ہجری میں ہے جبکہ سیدنا احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی پیدائش 12 ربیع الاول 164 ہجری کو بغداد شریف میں ہوئی اور وصال 241 ہجری اسی عروس البلاد میں بعمر 77 سال ہوا۔ (سیرت الائمہ، ص 28، مؤلف غیر مقلد عبدالمجید سوہدروی) یعنی امام احمد بن حنبل حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے وصال کے 14 سال بعد پیدا ہوئے یعنی آپ نے امام ابوحنیفہ کی زیارت تک نہیں کی نہ ہی آپ سے

ملاقات ہے نہ ہی آپ کے ہمعصر تو جس کو امام احمد بن حنبل نے دیکھا تک نہیں بلکہ ان کے وصال کے وقت بھی ابھی دنیا میں تشریف نہ لائے تھے تو بھلا امام احمد بن حنبل بلا کسی دلیل اور بغیر کسی تحقیق اتنی بڑی بات کیسے فرما سکتے ہیں، یقیناً امام احمد بن حنبل سے کسی اور نے یہ بات کہی ہوگی یا کسی اور سے سنا ہوگا جس کا یہاں پر ذکر نہیں ہے اور درمیان سے یعنی امام احمد بن حنبل اور امام اعظم کے درمیان سے واسطہ غائب ہے ،اس لیے یہ روایت بھی احتجاج سے ساقط ہے اور لائق التفات نہیں ہے۔ عقیلی کے استاد سلیمان بن داود العقیلی کا اور احمد بن الترمذی کا ترجمہ مجھے ان کتب رجال میں نہیں ملا۔ میزان الاعتدال، تذکرۃ الحفاظ، المغنی فی الضعفاء، تھذیب التھذیب، لسان المیزان، کتاب المجروحین ابن حبان، کتاب الضعفآ الابن جوزی، ثقات الابن حبان ،تاریخ صغیر للبخاری، کتاب الضعفا للبخاری، تاریخ بغداد، الانساب سمعانی، الفہرست ابن ندیم، المدخل الی الصحیح للحاکم، ثقات العجلی وغیرہ

تو جب تک ان کا ترجمہ مع ثقاہت علل قادحہ سے خالی نہ مل جائے اس وقت تک ان کو ثقہ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ امام الائمہ ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ذکر کے وقت روتے اور آپ کے لیے دعائے رحمت کیا کرتے تھے۔

خطیب بغدادی نے مع السند بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن سالم بغدادی کہتے تھے کہ امام ابو حنیفہ کو اس لیے اذیت دی گئی کہ آپ نے حکومتی عہدہ قبول نہیں کیا اور

جب یہ بات امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے سامنے آئی تو آپ روتے اور امام اعظم ابو حنیفہ کے لیے دعائے مغفرت کیا کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد، ص 327/13، اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص 57)

علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ

علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ جناب مسلمہ بن شبیب فرماتے تھے کہ میں نے امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے رأی الاوزاعی، ورأی مالك و رأی ابی حنیفة کله رأی وهو عندی سوآء انما الحجة فی الآثار (جامع بیان العلم لابن عبدالبر، ص 149/2)

امام اوزاعی امام مالک، امام ابوحنیفہ کی رائے میرے نزدیک برابر ہے۔ اور حجت آثار میں ہے۔ دیکھیے حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا کتنا احترام کرتے ہیں کہ آپ کی رائے کو امام اوزاعی ،امام مالک رضی اللہ عنہ کی رائے کے برابر تسلیم کرتے ہیں، معلوم ہوا کہ عقیلی نے جو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے بارے میں جرح نقل کی ہے وہ مجہول راویوں کا کرشمہ ہے اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ یقیناً اس جرح سے بری الذمہ ہیں۔

علامہ ذھبی علیہ الرحمہ

علامہ ذھبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابن کاس نے کہا بیان کیا ہم سے ابوبکر المروزی نے کہا سنا میں نے ابوعبداللہ احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے وہ فرماتے تھے کہ

لم يصح عندنا ان ابا حنيفة رحمة الله قال القرآن مخلوق فقلت الحمد لله

يا ابا عبدالله هو من العلم بمنزلة فقال سبحان الله هو من العلم ولورع

والزهد و وايثار الدار الآخرة بمحل لايدرك فيه احمد ولقد ضرب بالسياط

على ان يلى القضاء لابي جعفر فلم يفعل ۔

(مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبیہ، لامام الذھبی، ص 27، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

یعنی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہمارے نزدیک یہ بات پایہ صحت کو نہیں پہنچی کہ امام ابوحنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہو۔ ابوبکر مروزی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوعبداللہ الحمدللہ وہ بمنزلہ نشانی کے ہیں، تو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا ،سبحان اللہ، علم، پرہیزگاری، زھد اور ایثار کے اس بلند مقام پر ابوحنیفہ فائز ہیں کہ احمد بن حنبل اس کو کبھی نہیں پاسکتا۔

دیکھیے ناظرین گرامی قدر! یہ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی شہادت ہے امام ابوحنیفہ کے متعلق جو کہ فن رجال کے امام، امام ذھبی علیہ الرحمہ نے نقل کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل تو امام ابوحنیفہ کو علم، تقوی، زہد اور ایثار میں اپنے سے بھی افضل جانتے تھے تو واضح ہوگیا کہ عقیلی علیہ الرحمہ نے جو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ کے متعلق کذاب کے الفاظ نقل کیے ہیں وہ مجہول خطاکار راویوں کی غلطی ہے اور حضرت امام احمد بن حنبل یقیناً اس جرح سے بری الذمہ ہیں اور آپ علیہ الرحمہ تو یقیناً حضرت امام الائمہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین میں سے ہیں۔

سند نمبر 31

عقیلی نے کہا بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد نے کہا بیان کیا ہم سے سریج بن یونس نے کہا بیان کیا ہم سے ابوقطن نے ابوحنیفہ سے ''وکان زمنا فی الحدیث'' کہ ابوحنیفہ حدیث میں لنجنے تھے (معاذ اللہ) (عقیلی ضعفاء کبیر، ص 285/4)

اس روایت میں ابوقطن کی زبان سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو حدیث میں ناقص ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اس کا جواب

یہ ہے کہ امام الائمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو حدیث میں کمزور کہنا بالکل غلط اور حقیقت کے خلاف ہے، یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی دوپہر کے وقت سورج کا انکار کردے اس میں ذرا تفصیل ہے۔

اسنادی حیثیت، ابوقطن، عمر بن ہیثم کو اگرچہ تھذیب التھذیب میں ثقہ کہا گیا ہے اگرچہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں داخل کیا ہے، تاریخ بغداد میں بھی اس کی کافی ثقاہت بیان کی گئی ہے تاہم، تاریخ بغداد کے صفحہ نمبر 200/2 پر ہے ابن برداد نے کہا ابوقطن قدری ہے۔ تاریخ بغداد کے مذکورہ صفحہ پر ہی یہ بھی درج ہے کہ اس نے قدری مذہب کی حمایت میں مناظرے بھی کیے ہیں، تو مذکورہ سطور سے یہ بات واضح ہے کہ یہ ابوقطن قدری تھا اور اس کا داعی تھا اس پر مناظرے کرتا تھا تو ایک بدمذہب کی جرح امام الائمہ حضرت سیدنا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر کسی طرح بھی درست نہیں اور نہ ہی قابل قبول ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ قدریہ، معتزلہ، جبریہ وغیرہ بد مذاہب سے اسلام کی حمایت میں مناظرے کیے انہیں شکست دے کرانہیں ذلت ورسوائی سے دوچار ہونا پڑااور آپ کی طرف غلط باتیں منسوب کیں، ثقہ راویوں کے نام لیکر گویا کہ ان کی زبانوں سے ہی امام صاحب پر جرح نقل کی تو انہوں نے تو یہ سب کچھ کرنا تھا ،کیونکہ وہ اہل سنت و جماعت کے عقائد کے مخالف تھے، تفصیل کے لیے دیکھیے مناقب امام اعظم ،از موفق الدین تو اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ اس کی سند مخدوش ہے، بوجہ بدمذھبی کے اوراس کی طرف داعی ہونے کے

حافظ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی ایک نصیحت

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے علم حدیث میں شک کرنے والوں کے لیے امام حافظ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ کی ایک تنبیہ آپ فرماتے ہیں اس بات سے پرہیز کرنا کہ تم یہ وہم کرنے لگو کہ امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو فقہ کے بغیر اور کسی علم کی خبر تام نہ تھی ماشاء اللہ امام اعظم ابو حنیفہ علوم شرعیہ، تفسیر، حدیث اور علوم ادبیہ اور قیاسی فنون میں بحر بیکراں اور ایسے امام تھے جن کا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا اور ان کے بعض دشمنوں کا ان کے بارے میں اس کے خلاف کچھ کہنا اس کا سبب محض حسد ہے۔

اور معاصرانہ چشمک ہے اور جھوٹ اور بہتان کی الزام تراشی ہے۔

(الخیرات الحسان، ص 39)

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس احادیث کی کثرت تھی۔

امام علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی کتاب الانتقاء میں امام حماد بن زید علیہ الرحمہ کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں" وروی حماد بن زید عن ابی حنیفة احادیث کثیرہ۔ (الانتقاء ص 201/2)

حماد بن زید نے امام ابوحنیفہ سے بکثرت احادیث روایت کی ہیں۔ اگر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس بکثرت احادیث نہیں تھیں تو امام حماد بن زید علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی احادیث کیسے روایت کردیں۔ معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ کے پاس احادیث مبارکہ کی کثرت تھی۔

شیخ الاسلام علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی کتاب جامع بیان العلم میں امام وکیع علیہ الرحمہ کے ترجمہ میں فرماتے ہیں۔ و کان یفتی برأی ابی حنیفة و کان یحفظ حدیثه کله و کان قد سمع من ابی حنیفة حدیثاً کثیرا

(جامع بیان العلم، ص 149/2)

جناب وکیع علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ کی سب حدیثیں حفظ کی ہوئی تھیں اور وکیع نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی احادیث روایت کی ہیں۔

علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کے اس ارشاد سے بھی واضح ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ تھا جس کو آپ روایت فرماتے اور آپ کے شاگرد اس کو یاد کرلیتے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ لسان المیزان میں جناب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگرد، اسد بن عمرو علیہ الرحمہ کے ترجمہ میں جناب امام ابن عدی علیہ الرحمہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ" ولیس فی اصحاب الرأی بعد ابی حنیفة اکثر حدیثاً منه"

(لسان المیز ان، ص384)

یعنی اصحاب الرائی میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بعد اسد بن عمرو سے زیادہ حدیثیں اور کسی کے پاس نہ تھیں اور لسان المیز ان کے صفحہ مذکورہ پر ہی امام ابن سعد کا یہ قول بھی ہے کہ اسد بن عمرو کے پاس کثیر حدیثیں تھیں۔

اس سے واضح ہے کہ اسد بن عمرو کے پاس بہت زیادہ حدیثیں تھیں اور امام ابو حنیفہ کے پاس اس سے بھی زیادہ تھیں۔ جیسا کہ مذکورہ بالا سطور میں درج ہے۔

خطیب بغدادی اپنی سند سے روایت کرتے ہوئے جناب بشر بن موسیٰ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ بیان کیا ہم سے ابو عبدالرحمٰن مقری نے اور جب وہ ہمیں امام ابو حنیفہ سے حدیث بیان کرتے تو فرماتے تھے کہ ہم سے شہنشاہ نے حدیث بیان کی ہے۔

(تاریخ بغداد، ص345/3)

غور فرمائیں کہ امام محدث ابو عبدالرحمٰن المقری امام ابو حنیفہ کو حدیث کے معاملہ میں شہنشاہ فرماتے ہیں۔

یعنی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس علوم کے خزانے تھے۔

محدث اسرائیل علیہ الرحمہ امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں

ما کان احفظه لکل حدیث فیه فقه و اشد فحصه عنه واعلمه بما فیه من الفقه

(تاریخ بغداد، ص339/13)

کہ امام ابو حنیفہ نے ہر ایسی حدیث کو خوب اچھی طرح یاد کیا ہے جس سے بھی کوئی فقہی مسئلہ مستنبط ہو سکتا ہے اور وہ حدیث کے معاملہ میں بڑی بحث کرنے والے اور حدیث میں فقہی مسائل کو بہت زیادہ جاننے والے تھے۔

امام صدر الائمہ مکی علیہ الرحمہ امام عیسیٰ بن یونس علیہ الرحمہ کے بارے فرماتے ہیں

اکثر عن ابی حنیفة الروایة فی الحدیث والفقه (مناقب موفق، ص 197/1)

کہ انہوں نے امام بوحنیفہ علیہ الرحمہ سے حدیث اور فقہ کی بکثرت روایات بیان کیں ہیں اگر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس احادیث کی کثرت نہ تھی تو آپ کے شاگرد عیسیٰ بن یونس نے امام ابوحنیفہ سے بکثرت حدیثیں کیسے روایت کی ہیں۔

خطیب بغدادی اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن داؤد الخریبی علیہ الرحمہ نے فرمایا مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے لیے دعا کیا کریں۔ اور ذکر فرمایا کہ یہ اس لیے کہ انہوں نے سنت اور فقہ کو مسلمانوں کے لیے محفوظ کر دیا ہے۔ (تاریخ بغداد، ص 142/13)

امام صدر الائمہ مکی علیہ الرحمہ امام زفر سے روایت کرتے ہیں کہ

بڑے بڑے محدثین مثلاً زکریا بن ابی زائدہ۔ عبدالملک بن ابی سلیمان، لیث بن ابی سلیم، مطرف بن طریف، حصین بن عبدالرحمٰن، وغیرہ، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس آتے جاتے تھے اور ایسے مسائل ان سے دریافت کرتے تھے جو ان کو درپیش ہوتے تھے اور جس حدیث کے بارے میں ان کو اشتباہ ہوتا اس کے متعلق بھی وہ ان سے سوال کرتے تھے۔ (مناقب موفق، ص 149/2)

اگر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فنِ حدیث میں امام یکتا نہیں تھے تو اتنے بڑے بڑے محدثین کو آپ سے پوچھنے کی کیا ضرورت تھی۔ معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ صرف امام حدیث ہی نہ تھے بلکہ امام المحدثین تھے اور حدیث کی تحقیق میں محدثین کرام کی بھی رہنمائی فرمایا کرتے تھے، امام علامہ ذہبی علیہ الرحمہ اپنے رسالہ مناقب الامام ابی

حنیفہ میں جناب محدث مسعر بن کدام علیہ الرحمہ کا فرمان درج کرتے ہوئے آپ نے فرمایا طلبت مع ابی حنیفہ الحدیث فغلبنا واخذنا فی الذھد فبرع علینا و طلبنا معہ الفقہ فجآء منہ ما ترون۔ (مناقب الامام ابوحنیفہ، ص 27)

کہ میں نے امام ابوحنیفہ کے ساتھ حدیث کی تحصیل کی لیکن وہ ہم پر غالب رہے اور زہد میں مشغول ہوئے تو وہ اس میں بھی ہم پر فائق رہے اور ہم نے ان کے ساتھ فقہ طلب کی تو اس میں ان کا کمال تم سے مخفی نہیں ہے۔

قابل توجہ بات ہے کہ ایک عظیم محدث مسعر بن کدام اتنی بڑی شہادت دیتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ، زہد، فقہ، حدیث میں ہم سے فوقیت رکھتے ہیں، اگر امام ابو حنیفہ کے پاس علم حدیث تھا ہی نہیں یا اگر آپ قلیل الحدیث تھے تو پھر اتنے بڑے محدث کی شہادت عینی کدھر جائے گی۔

امام محدث فقیہ صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ جناب قاضی القضاۃ امام محدث ابو یوسف قاضی علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ارشاد فرمایا ''وکان ھو ابصر بالحدیث الصحیح منی۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 11)

یعنی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ مجھ سے زیادہ صحیح حدیث کو جاننے والے ہیں۔

محدث صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے جناب حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کا فرمان درج کرتے ہیں کہ جناب حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمہ انہیں آثار سے دلیل پکڑتے تھے جو نبی پاک ﷺ سے صحیح روایت سے ثابت ہوتے تھے، اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ناسخ و منسوخ احادیث کی بہت زیادہ معرفت رکھنے والے ہیں اور آپ ثقہ

احادیث اور نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کی جستجو کرتے تھے۔

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 67-66)

محدث صیمری علیہ الرحمہ باسند ذکر فرماتے ہیں کہ کان الاعمش اذا سئل عن مسالة قال علیکم بتلك الحلقة یعنی حلقة ابی حنیفة (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 69)

جب امام اعمش سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ فرماتے کہ امام ابو حنیفہ کی مجلس کو لازم پکڑو اگر امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس احادیث و آثار کا علم نہ تھا تو اتنے بڑے محدث صحاح ستہ کے راوی جناب امام اعمش نے لوگوں کو آپ کی مجلس لازم پکڑنے کے لیے کیوں فرمایا۔

محدث صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے ذکر فرماتے ہیں کہ جناب نصر بن علی نے کہا کہ ہم جناب شعبہ علیہ الرحمہ کے پاس تھے تو کسی نے کہا کہ امام ابو حنیفہ کا وصال ہوگیا ہے تو جناب محدث شعبہ علیہ الرحمہ نے پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون، پھر فرمایا اہل کوفہ کے علم کے نور کی روشنی بجھ گئی ہے پھر فرمایا یاد رکھو اہل کوفہ امام ابو حنیفہ کی مثل کبھی نہیں دیکھیں گے۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 72)

اگر امام ابو حنیفہ کے پاس احادیث و آثار کا علم نہ تھا تو امیر المومنین فی الحدیث جناب امام شعبہ علیہ الرحمہ آپ کے بارے میں یہ الفاظ کیوں فرماتے کہ امام ابو حنیفہ کے وصال سے اہل کوفہ علم سے محروم ہو گئے ہیں اور وہ کبھی بھی آپ کی مثل نہیں پائیں گے۔

محدث صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے ذکر فرماتے ہیں کہ جناب ابن جریج علیہ الرحمہ کے پاس امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر آئی تو جناب ابن جریج علیہ

الرحمہ نے پہلے تو پڑھا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر فرمایا مات معہ علم کثیر

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 75)

کہ امام ابوحنیفہ کے وصال فرمانے سے بہت بڑا علم چلا گیا ہے۔

صحاح ستہ کے مرکزی راوی جناب محدث ابن جریج علیہ الرحمہ کی یہ کتنی بڑی وزنی شہادت ہے کہ امام ابوحنیفہ کے پاس علم کثیر تھا۔

محدث صیمری علیہ الرحمہ باسند ذکر کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن داؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا من اراد ان یخرج من ذل العمی والجھل ویجد لذۃ الفقہ فلینظر فی کتب ابی حنیفۃ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 78)

کہ جو شخص جہالت اور تاریکی کی ذلت سے نکلنا چاہتا ہے اور فقہ کی لذت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا کرے۔

محدث جلیل فقیہ علامہ امام یزید بن ہارون علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

کان ابو حنیفۃ تقیاً زاھد عالماً صدوق اللسان احفظ اھل زمانہ

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 36)

کہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ متقی پرہیزگار صاحب زہد، صاحب علم، سچے انسان اور اپنے وقت کے سب سے بڑے حدیث کے حافظ ہیں۔

غور فرمائیں کہ ایک عظیم محدث جناب یزید بن ہارون علیہ الرحمہ کی کتنی واضح الفاظ میں یہ گواہی ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ دیگر صفات حسنہ کے ساتھ ساتھ حدیث شریف کے بھی سب سے بڑے حافظ ہیں۔

امام صدر الائمہ موفق مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

وانتخب ابو حنیفۃ الآثار من اربعین الف احدیث (مناقب موفق، ص 95/1)

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے کتاب آلاثار کا انتخاب چالیس ہزار احادیث سے کیا ہے۔

سطور بالا سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ دیگر علوم کے ساتھ ساتھ علم حدیث کے بھی ایک مُسلّم امام ہیں آپ کی طرف قلت حدیث کی نسبت یا آپ کو حدیث میں کمزور خیال کرنا یہ انصاف سے بعید ہے۔

عقیلی علیہ الرحمہ کی سند 31 کا بیان شروع تھا کہ جس میں یہ مذکور ہے کہ امام اعظم ابوحنیفہ حدیث میں ناقص تھے یہ بات قطعاً غلط ہے اور حقائق کے منافی ہے۔

سند نمبر 32

امام عقیلی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن محمد المروزی نے کہا سنا میں نے حسین بن حسن سے المروزی سے انہوں نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل سے پوچھا کہ آپ امام ابوحنیفہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں تو آپ نے کہا ابو حنیفہ کی رائے مذموم ہے، اور اس کی حدیث کا تو ذکر ہی نہیں کیا جاتا۔

(ضعفآء کبیر عقیلی، ص 285/4)

<u>اس کا جواب</u>

یہ ہے کہ یہ سب کچھ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ پر بہتان ہے اور یہ بات مجروح راوی نے آپ کی طرف غلط منسوب کر دی ہے، اس کی سند میں واقع راوی عبداللہ بن محمد المروزی ہے۔ یہ باطل روایات بیان کیا کرتا تھا، میزان الاعتدال میں

ہے، عبداللہ بن محمد المروزی بخبر باطل ۔(میزان الاعتدال، ص 497/2)

تو جو شخص باطل حدیثیں بیان کرسکتا ہے وہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں ایسی بات بھی کہہ سکتا ہے، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ تو آپ کی رائے کو محترم سمجھتے تھے اور آپ کی تعریف کرتے تھے۔

سند نمبر 33

عقیلی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ بن احمد نے کہا سنا میں نے اپنے باپ سے وہ کہتے تھے کہ امام ابوحنیفہ کی حدیث ضعیف ہے اور کہا کہ آپ ان کو حدیث میں ضعیف کہتے تھے۔

اس کا جواب

یہ ہے کہ اس کی نسبت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی طرف درست نہیں ہے کیونکہ آپ علیہ الرحمہ تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی بڑی تعریف فرماتے تھے، دیکھیے عقیلی کی سند نمبر 30 کے تحت۔

پھر کسی کے بارے میں یہ کہنا کہ وہ ضعیف راوی ہے یا یہ کہنا کہ اس کی حدیث ضعیف ہے یہ جرح غیر مفسر ہے جو کہ اصول حدیث کی روشنی میں مردود ہے اور ناقابل قبول ہے۔

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سچے اور ثقہ ہے

امام المحدثین امام ابوداؤد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

رحمہ اللّٰہ مالکا کان اماما رحم اللہ الشافعی کان اماما رحم اللہ ابا حنیفۃ کان اماما (کتاب الانتقاء، ص 32، جامع بیان العلم، ص 163/2)

اللہ رحمت نازل فرمائے امام مالک پر وہ امام تھے، اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرمائے امام شافعی پر بے شک وہ امام تھے اللہ تعالیٰ رحمت نازل کرے امام ابوحنیفہ پر وہ امام تھے۔

امام ابوداؤد علیہ الرحمہ جو کہ محدثین کے امام ہیں وہ حضرت امام ابوحنیفہ کو اسی طرح امام مانتے ہیں جس طرح امام مالک علیہ الرحمہ اور امام شافعی علیہ الرحمہ کو امام مانتے ہیں۔

امام علامہ ذہبی علیہ الرحمہ تذکرۃ الحفاظ میں جب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے ہیں تو آپ کو امام اعظم فقیہہ عراق بھی کہتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ ص 126/1)

غور فرمائیں کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ جو فن رجال کے مُسلَّم امام ہیں حدیث کے امام ہیں وہ کتنی ذمہ داری سے لکھتے ہیں کہ آپ امام اعظم ہیں تو اگر آپ ضعیف الحدیث ہوتے تو ذہبی علیہ الرحمہ جیسا ناقد فن رجال آپ کو امام اعظم کے لقب سے کیوں ملقب کرتا۔

پھر ذہبی علیہ الرحمہ بعد چند سطور فرمات ہیں کہ "کان اماماً ورعاً عالماً عاملاً متعبداً کبیر الشان ـــ کہ آپ امام ہیں پرہیزگار، عالم باعمل ہیں عبادت گزار اور بہت بڑی شان والے ہیں۔

پھر آپ کی شان میں، ضرار بن صرد، یزید بن ہارون، عبداللہ بن مبارک، امام شافعی، امام یحییٰ بن معین، امام ابوداؤد علیہ الرحمہ کے ارشادات نقل کرتے ہیں۔

(تذکرۃ الحفاظ، ص 127/1)

امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، لا بأس بہ لم یکن یتھم

(تذکرۃ الحفاظ، ص 127/1)

کہ آپ کی حدیث میں کوئی خوف نہیں کیونکہ آپ کو کبھی بھی تہمت نہیں لگائی گئی ۔ امام محدث خطیب ولی الدین علیہ الرحمہ صاحب مشکوٰۃ ، اکمال میں فرماتے ہیں جو مشکوٰۃ کے آخر میں رسالہ ملحق ہے۔

فانه كان عالماً عاملا و رعاً زاهداً عابداً اماماً فی علوم الشريعة

کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ صاحب علم ہے عالم باعمل ہے۔ متقی پرہیزگار ہیں عبادت گزار ہیں اور شریعت کے علوم میں امام ہیں۔

غور فرمائیں کہ خطیب ولی الدین علیہ الرحمہ آپ کو علومِ شریعت میں امام مُسَلَّم مانتے ہیں امام علی بن مدینی علیہ الرحمہ جو کہ فن رجال، حدیث و اصول کے امام ہیں وہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں فرماتے ہیں ۔ وھو ثقه لا باس به

(جامع بیان العلم ص 149/2)

وہ ثقہ ہیں اور آپ کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے۔

امام یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا ابو حنیفه كان يصدق فی الحديث ؟ قال نعم صدوق (جامع بیان العلم ص 149/2)

کیا ابوحنیفہ حدیث میں سچے ہیں تو فرمایا ہاں وہ سچے ہیں

اور مناقب کردری میں ہے کہ امام احمد بن محمد بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام یحییٰ بن معین سے امام ابوحنیفہ کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا

عدل ثقة ما ظنك بمن عدله ابن المبارك و وكيع (مناقب کردری، ص 91/1)

ہاں وہ عادل اور ثقہ تھے جن کی تعدیل امام عبداللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح کریں تم ان کے بارے میں کیا خیال کرتے ہو۔

اور مناقب موفق، ص 192/1 اور مناقب کردری، ص 220/1 میں یہ اس طرح بالفاظ متقاربہ مروی ہے کہ امام یحییٰ بن معین سے امام ابوحنیفہ کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا وہ حدیث میں ثقہ تھے؟ تو آپ نے جواب دیا، نعم ثقة، ثقة کان واللّٰه اورع من ان یکذب وھو اجل قدراً من ذالك ہاں ابوحنیفہ ثقہ تھے ثقہ تھے، خدا کی قسم ان کی شان اس سے بہت بلند ہے کہ وہ جھوٹ بولیں۔

خطیب بغدادا اپنی سند کے ساتھ امام یحییٰ بن معین سے روایت کرتے ہیں کہ کان ابو حنیفة ثقة لا یحدث بالحدیث الا ما یحفظ ولا یحدث بما لا یحفظ

(تاریخ بغداد، ص 419/13)

امام ابوحنیفہ ثقہ تھے وہ صرف وہی حدیث بیان کرتے تھے جو ان کو حفظ ہوتی تھی اور جو حدیث ان کو یاد نہ ہوتی تو وہ اس کو بیان نہ کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی صالح بن محمد اسدی کے حوالے سے امام ابن معین سے ناقل ہین کہ آپ نے فرمایا کان ابو حنیفة ثقة فی الحدیث کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ حدیث میں ثقہ تھے۔

امام محدث علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمہ امام یحییٰ بن معین سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "کان ثقة صدوقاً فی الفقه والحدیث ماموناً علی دین اللّٰه" (الخیرات الحسان)

کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فقہ اور حدیث میں ثقہ اور سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین مامون تھے۔

امام علامہ ابن عبدالبر مالکی محدث اندلس علیہ الرحمہ بطریق امام عبداللہ بن احمد الدورقی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں امام یحییٰ بن معین سے سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا تو انہوں نے فرمایا

فقال ثقة ما سمعت احدا ضعفه هذا شعبة ابن الحجاج يكتب اليه ان يحدث و يأمره و شعبه شعبة (الانتقاء، ص 127)

کہ ابوحنیفہ ثقہ تھے میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی ایک نے بھی ان کو ضعیف کہا ہو یہ شعبہ بن حجاج ہیں جو انکی طرف لکھ رہے ہیں کہ وہ حدیث بیان کیا کریں۔ اور ان کو حکم دے رہے ہیں اور شعبہ علیہ الرحمہ تو آخر شعبہ ہیں (یعنی آپ جانتے ہیں کہ امام شعبہ کتنی بڑی شان کے مالک ہیں۔)

امام محدث علی بن جعد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

ابو حنيفة اذا جآء بالحديث جآء به مثل الدُر (جامع المسانید، ص 304/2)

کہ امام ابوحنیفہ جب حدیث پیش کرتے ہیں تو وہ موتی کی طرح چمکدار ہوتی ہے۔

امام وکیع بن جراح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ امام ابوحنیفہ نے حدیث میں وہ احتیاط کی ہے جو اور کسی سے ایسی احتیاط نہیں پائی گئی (مناقب موفق، ص 197/1)

علامہ محدث القرشی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک روایت حدیث کے جائز ہونے کی یہ شرط ہے کہ راوی نے جب سے حدیث یاد کی ہو اس وقت تک درمیان میں اسے روایت بھولی نہ ہو (الجواہر المضیہ، ص 390)

امام محدث فقیہہ مجتہد اصولی عارف باللہ ولی اللہ، شیخ الاسلام والمسلمین علامہ سیدی عبدالوھاب شعرانی علیہ الرحمہ میزان الکبریٰ میں فرماتے ہیں جو حدیث

نبی پاک ﷺ سے منقول ہو اس میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ یہ شرط لگاتے ہیں کہ عمل سے پہلے یہ دیکھ لیا جائے کہ راوی حدیث سے صحابی رضی اللہ عنہ تک پرہیزگاروں کی ایک جماعت اسے نقل کرتی ہو پھر وہ قابلِ عمل ہوگی۔ (میزان الکبریٰ، ص 63/1)

امام حسن بن صالح علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

کان النعمان بن ثابت فهما عالما متثبتاً فی علمه اذا صح عنده الخبر عن رسول الله ﷺ و لم یعده الیٰ غیره ۔ (کتاب الانتقاء، ص 128)

کہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت علیہ الرحمہ فہیم جاننے والے، اور علم میں پختہ تھے ، جب انکے نزدیک نبی پاک ﷺ کی حدیث صحیح ثابت ہوتی تو اس سے غیر کی طرف وہ تجاوز نہ کرتے تھے

علامہ امام محدث ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ تہذیب التہذیب کے ص 630/5 پر محمد بن سعد عوفی سے ناقل ہیں کہ میں نے ابن معین سے سنا وہ فرماتے ہین کہ ابوحنیفہ ثقہ تھے اور وہی حدیث بیان کرتے تھے جو ان کو حفظ ہوتی تھی اور جو ان کو حفظ نہ ہوتی وہ بیان نہ کرتے تھے ابن حجر، پھر فرماتے ہیں کہ۔ صالح بن محمد اسدی علیہ الرحمہ، ابن معین علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا " کان ابو حنیفة ثقة فی الحدیث " کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ حدیث میں ثقہ تھے

غیر مقلدوں کے علامہ صدیق بن حسن قنوجی صاحب اپنی کتاب التاج المکلل مین یوں بیان کرتے ہیں کہ " و کان عالما عاملا زاهدا عابدا ورعا تقیا کثیر الخشوع دائم التضرع الی الله تعالی (التاج المکلل، ص 131)

کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ عالم باعمل ہیں، صاحب زہد ہیں عبادت گزار، متقی پرہیز گار اور بہت زیادہ عاجزی کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی یاد میں بہت آہ وزاری کرنے والے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کے آخر میں ایک پورا باب امام اعظم ابو حنیفہ کی توثیق و تعدیل میں بیان ہوگا۔ یہ تو ضمناً عرض کیا ہے۔ الغرض امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حدیث کے بھی مُسَلَّم امام ہیں اور حدیث میں ثقہ صدوق تھے جیسا کہ سطور بالا سے واضح طور پر عیاں ہے۔

سند نمبر 34

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن عثمان نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن معین سے ان سے امام ابو حنیفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے کہا کہ ابو حنیفہ کو حدیث میں ضعیف کہا گیا ہے۔ (ضعفاء کبیر عقیلی، ص 285/4)

<u>اس کا جواب:</u>

یہ ہے کہ جناب امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ کی طرف اس بات کی نسبت درست نہیں ہے کیونکہ آپ تو امام ابو حنیفہ کی توثیق کرنے والوں میں سے ہیں اس کتاب میں عقیلی کی سند نمبر 33 کے تحت دیکھیں کہ وہاں پر کتنے ہی حوالہ جات سے امام بن معین کی طرف سے امام ابو حنیفہ کی توثیق بیان کی گئی ہے۔

ضعیف اور مجروح راوی نے امام بن معین علیہ الرحمہ کی طرف یہ غلط بات منسوب کردی ہے۔ سند میں واقع راوی محمد بن عثمان ہے۔

پورا نام اس طرح ہے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ

قال عبدالله بن احمد بن حنبل کذاب قال ابن خراش ، یضع الحدیث

(لسان المیزان، ص 280/5)، (کتاب الضعفاء لابن الجوزی ص 85/3)

امام عبداللہ بن احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ جھوٹا ہے۔ ابن خراش نے کہا یہ حدیثیں گھڑ لیا کرتا تھا۔

تو جو شخص حدیث پر جھوٹ بولتا ہو وہ اگر امام ابن معین پر جھوٹ بول لے تو کیا تعجب ہے تو ابن معین پر اس کا افتراء ہونا واضح ہے۔

سند نمبر 35

عقیلی علیہ الرحمہ نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبداللہ نے کہا بیان کی مجھ سے میرے باپ نے (یعنی امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ) کہا بیان کی ہم سے عبداللہ بن عمر نے کہا پوچھا میں نے سفیان سے عاصم بن ابی النجود کی حدیث متعلق جو کہ مرتدہ کے بارے میں ہے کیا آپ نے سنی ہے۔ تو آپ نے کہا کسی ثقہ سے نہیں سنی پھر کہا کہ میرے باپ نے کا کہا کہ ابوحنیفہ اس کو روایت کرتے تھے۔

(ضعفاء کبیر عقیلی، ص 285/4)

یعنی امام سفیان کی زبان سے امام ابوحنیفہ سے ثقہ کی نفی بیان کی گئی ہے۔

اس کا جواب

یہ ہے کہ جناب امام سفیان علیہ الرحمہ پر یہ بہتان ہے امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی بڑی تعریف کرنے والے تھے۔ اسی کتاب میں کامل ابن عدی کی پہلی سند کے تحت ملاحظہ فرمائیں کہ کتنے حوالہ جات سے ثابت ہے کہ

سفیان ثوری علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی تعریف کرنے والے ہیں، ضعیف، مجروح راوی نے جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی طرف یہ غلط بات منسوب کردی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ سند میں واقع راوی عبداللہ بن عمر ہے یہ راوی انتہائی مجروح ہے۔تہذیب التھذیب میں ہے

قال ابو زرعة عن احمد كان يزيد فى الاسناد و يخالف ، قال عبدالله بن علی بن المدینی عن ابيه ضعيف قال عمر و بن علی كان يحيیٰ بن سعيد لا يحدث عنه و قال يعقوب بن شيبة فى حديثه اضطراب قال صالح جزرة لين مختلط الحديث قال النسائى ضعيف قال بو حاتم لا يحتج به قال ابن حبان فاستحق الترک۔ (تہذیب التھذیب، ص212/3)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوزرعہ امام احمد سے بیان کرتے ہیں کہ یہ راوی حدیث کی اسناد میں زیادتی کرتا ہے اور (اصل) کے مخالف بیان کرتا ہے۔

علی بن مدینی نے کہا یہ ضعیف ہے

عمرو بن علی نے کہا کہ یہ یحییٰ بن سعد اس سے حدیث بیان نہ کرتے تھے

یعقوب شیبہ نے کہا اس کی حدیث میں اضطراب ہے۔

صالح جذرہ نے کہا یہ راوی کمزور ہے، مختلط الحدیث ہے۔

امام نسائی نے کہا ضعیف الحدیث ہے۔

ابوحاتم نے کہا اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے۔

ابن حبان نے کہا یہ ترک کا مستحق ہے۔

توجب یہ راوی ضعیف، کمزور، مختلط الحدیث اور لا یحتج بہ اور ترک کا مستحق ہے تو پھر امام الائمہ امام المسلمین امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں اس نے جو جرح امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کی ہے یقیناً وہ جھوٹ اور غلط بیانی ہے۔ سند کا مجروح ہونا واضح ہے تو پھر جرح جو کی گئی ہے وہ بھی باطل ہے۔

امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ بالکل اس سے بری الذمہ ہیں۔ اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ مُسلّم امام المسلمین ہیں۔

الحمد اللہ یہاں تک امام عقیلی کی ضعفآء کبیر کے ص 285/4 to 268 تک جتنی جروحات امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر کی گئی ہیں ان سب کے جوابات مکمل ہوئے۔ آئندہ صفحات میں امام ابن حبان کی کتاب المجروحین کے جوابات ملاحظہ فرمائیں۔ جنہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر باسند جرح ذکر کی ہے ان میں ایک امام ابن حبان بھی ہیں آپ بھی فن رجال کے ناقدین میں سے شمار کیے جاتے ہیں آپ نے بھی جرح کو باسند ذکر کیا ہے تا کہ جرح کرنے والوں کی اپنی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔

اب امام ابن حبان کی کتاب المجروحین

کے جوابات شروع ہوتے ہیں ملاحظہ فرمائیں

امام ابن حبان علیہ الرحمہ کی

کتاب المجروحین کے جوابات

ناقدفن رجال امام علامہ ذہبی علیہ الرحمہ میزان الاعتدال، ص 274/1 پر اور حافظ الدنیا امام علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ، القول المسدد، ص 33 پر فرماتے ہیں کہ

والنظم من القول المسدد وابن حبان ربما جرح الثقة حتى كأنه لا يدري ما يخرج من رأسه۔

"اور ابن حبان کئی مرتبہ ثقہ راوی پر بھی جرح کر دیتا ہے حتی کہ ابن حبان یہ بھی نہیں جانتا کہ اس کے سر سے کیا نکل رہا ہے"

امام ابن حجر اور امام ذہبی علیہما الرحمہ دونوں بزرگوں نے سچ فرمایا کہ ابن حبان ثقہ راوی کو بھی ضعیف کہہ دیتا ہے۔ اس کی مزید صداقت آئندہ سطور میں واضح ہو جائے گی کہ ابن حبان نے امام الائمہ امام المسلمین سراج امت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسے عظیم القدر جلیل المرتبت شخصیت پر کیسی جرح کی ہے وہ بھی مجروح اور ضعیف روایت کے ساتھ۔

امام ابن حبان کے قول پر تبصرہ

امام ابن حبان علیہ الرحمہ نے باسند جرح ذکر کی ہے تا کہ جرح کرنے والوں کی حیثیت بھی واضح ہو جائے۔ ابن حبان نے باسند جرح ذکر کرنے سے پہلے کچھ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ

جھگڑالو تھے اور ظاہر طور پر پرہیزگار تھے اور حدیث آپ کا فن نہیں ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے ایک سو تیس حدیثیں بیان کی ہیں، جن میں سے ایک سو بیس حدیثوں میں غلطی کی ہے یا تو سند میں یا پھر متن میں تو جب آپ کی خطا، صحت پر غالب ہے تو آپ ترک کے مستحق ہیں یعنی آپ سے حدیث نہ لی جائے۔

ایک اور جہت سے بھی آپ کے ساتھ احتجاج جائز نہیں ہے کیونکہ آپ ارجاء کی طرف دعوت دیتے تھے اور بدعت کی طرف بھی دعوت دیتے تھے، آئمہ کے درمیان اس بات میں خلاف نہیں ہے کہ ابوحنیفہ کے ساتھ احتجاج جائز نہیں ہے اور آئمہ مسلمین تمام شہروں والوں نے آپ پر جرح کی ہے۔ ملخصاً، کتاب المجروحین، ص406/2۔

امام ابن حبان علیہ الرحمہ نے جو یہ سب کچھ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں کہا ہے یہ سب کچھ بے دلیل کہا ہے اور حقیقت کے خلاف کہا ہے۔

امام ابن حبان کی پیدائش 270 ہجری کے بعد ہے جبکہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی وفات 150 ہجری میں ہوئی ہے۔ اسی طرح ابن حبان اور امام ابوحنیفہ کے درمیان تقریباً120 سال کا طویل عرصہ ہے۔ تو جب ابن حبان نے امام ابوحنیفہ کو دیکھا تک نہیں ان کا زمانہ نہ پایا بلکہ امام ابوحنیفہ کے وصال کے وقت ابن حبان ابھی پیدا بھی نہ ہوئے تھے بلکہ 120 سال بعد میں پیدا ہوتے ہیں تو پھر یہ سب کچھ ابن حبان نے کیسے کہہ دیا اسی لیے یہ سب کچھ بے حقیقت ہے اور امام کی طرف غلط باتیں بے دلیل منسوب کی ہیں۔

باقی جو ابن حبان نے آپ کی طرف یہ غلط اور بے دلیل بات منسوب کی ہے کہ آپ مرجی تھے اور ارجاء کی طرف اور بدعت کی طرف دعوت دیتے تھے، یہ بھی قطعاً غلط اور بے بنیاد بات ہے۔ بے شک حضرت امام ابوحنیفہ اہل سنت و جماعت کے اماموں میں سے ایک عظیم امام ہیں۔ غیر مقلدوں کے علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب اپنی کتاب تاریخ اہل حدیث میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا کیا خوب ترجمہ لکھتے ہیں۔ اور آپ پر لگائے گئے اعتراضات کے جواب دیتے ہیں۔ ان میں ایک اعتراض یہ ارجاء والا بھی ہے۔ اس کے متعلق علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں اول یہ کہ آپ پر یہ بہتان ہے، تاریخ اہل حدیث صفحہ نمبر 77۔

پھر ابن تیمیہ سے بحوالہ منہاج السنہ ذکر کرتے ہیں کہ ابن تیمیہ نے کہا کہ

جس طرح کہ اگر چہ بہت لوگوں نے کئی مسائل میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مخالفت کی اور آپ پر ان امروں کا انکار کیا لیکن کوئی شخص بھی ان کی فقاہت اور فہم اور علم میں شک نہیں کر سکتا اور لوگوں نے آپ سے بہت سی ایسی چیزیں نقل کیں۔ جن میں سے ان کا مقصد آپ پر برائی تھوپنا تھا۔ حالانکہ وہ باتیں آپ پر قطعی طور پر جھوٹ ہیں۔ مثلاً خنزیر بری اور مثل اس کی دیگر مسائل

(ب) اسی طرح دوسرے موقع پر امام مالک علیہ الرحمہ، امام شافعی علیہ الرحمہ، امام احمد علیہ الرحمہ، امام بخاری علیہ الرحمہ، امام ابوداؤد علیہ الرحمہ، وغیرہ آئمہ اہل سنت کے ساتھ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور آپ کے شاگردوں امام ابویوسف علیہ الرحمہ، امام محمد علیہ الرحمہ، امام زفر علیہ الرحمہ اور امام حسن بن زیاد علیہ الرحمہ کا ذکر بھی ان کے ساتھ ہی کر کے سب کے علم و فضل اور اجتہاد کی تعریف کرتے ہیں حالانکہ بعض مصنفین نے

ان کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے۔

(تاریخ اہل حدیث، ص نمبر 78، بحوالہ منہاج السنہ، ص 231)

(ج) امام مالک، امام احمد، امام ابوحنیفہ وغیرھم ائمہ سلف میں سے ہیں۔

(تاریخ اہل حدیث ص 78)

الغرض ابن حبان کا تشدد ہے یا پھر غلط فہمی، اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے آمین۔

پھر جو ابن حبان نے کہا کہ حدیث امام ابوحنیفہ کا فن نہیں یہ بھی بالکل غلط ہے اور حقیقت کے خلاف ہے دیکھیے اسی کتاب میں عقیلی کی سند نمبر 33 کے تحت دیکھیں کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ امام الحدیث ہیں اور ثقہ، صدوق ہیں۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ جیسا امام حدیث اور فن رجال کا ناقد، امام ابوحنیفہ کو امام اعظم فقیہہ عراق لکھتے ہیں۔ (تذکرۃ الحفاظ، نمبر 126)

انشاء اللہ تعالیٰ کتاب کے آخر میں آئمہ مسلمین کے وہ ارشادات بیان ہوں گے جو انہوں نے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

کتاب المجروحین ابن حبان کی سند نمبر 1

ابن حبان نے کہا کہ بیان کیا ہم سے زکریا بن یحییٰ الساجی نے بصرہ میں کہا بیان کیا ہم سے بندار اور محمد بن علی المقدمی نے کہا بیان کیا ہم سے معاذ بن العنبری نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ سے دوبار کفر سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا۔

(کتاب المجروحین ابن حبان صہ نمبر 406/2)

اس کا جواب

یہ ہے کہ یہ سب کچھ جو امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی زبان سے کہلوایا گیا ہے یہ آپ پر بہتان ہے کیونکہ آپ سفیان ثوری علیہ الرحمہ تو حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بڑے زبردست مداح تھے، دیکھیے اسی کتاب میں کامل ابن عدی کی سند نمبر 1 کے تحت، اس کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اس کی سند مجروح بجرح مفسر ہے۔ اس لیے درجہ احتجاج سے ساقط ہے۔ اس کی سند میں زکریا یحییٰ الساجی ہے۔ یہ خود متکلم فیہ راوی ہیں۔ ''میزان الاعتدال'' میں ہے کہ'' قال ابو الحسن بن قطان، مختلف فیہ فی الحدیث و ثقہ قوم ضعفہ آخرون ''

(میزان الاعتدال نمبر 79/2)

کہ ابوالحسن بن قطان علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس کی حدیث میں اختلاف ہے کئی حضرات نے اس کی توثیق کی ہے اور کئی حضرات نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

اس کی سند میں واقع راوی، بندار بن عمر الرویانی ہے اس کے متعلق میزان الاعتدال میں ہے کہ ''قال النخشبی کذاب'' (میزان الاعتدال، نمبر 353/1)

کہ نخشبی نے کہا کہ یہ راوی جھوٹا ہے۔

اسی کی سند میں بندار کا متابع محمد بن علی مقدمی ہے۔

اس کے متعلق انساب سمعانی کے صفحہ 324/5 کے حاشیہ میں ہے۔

''کان کذابا مهجورا'' کہ یہ راوی تو جھوٹا ہے اور متروک ہے

تو جھوٹے اور متروک رواۃ نے امام سفیان ثوری کی طرف ایک غلط بات منسوب کر دی جس سے امام سفیان ثوری یقیناً بری ہیں۔ جب سند کا ابطال واضح ہو گیا تو جرح بھی باطل ہو گئی۔

ابن حبان کی سند نمبر 2

ابن حبان نے کہا کہ خبر دی ہم کو احمد بن یحییٰ بن زہیر نے تستر میں کہا بیان کیا ہم سے اسحاق بن ابراہیم بغوی نے کہا بیان کیا ہم سے حسن بن ابی مالک نے ابو یوسف سے انہوں نے کہا، اول من قال القرآن مخلوق ابو حنیفہ یرید بالکوفة

(کتاب المجروحین ابن حبان صہ نمبر 406/2)

کوفہ میں جس نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا ہے کہ وہ ابو حنیفہ ہے۔ اس میں یہ اعتراض کیا گیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ قرآن مجید کو مخلوق کہتے تھے، معاذ اللہ

اس کا جواب:

یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے اور حقائق کے خلاف ہے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ کا ہرگز یہ عقیدہ نہ تھا، امام ذہبی علیہ الرحمہ جو کہ فنِ رجال کے امام ہیں۔ وہ اپنے رسالہ مناقب الامام میں فرماتے ہیں کہ ابن کاس نے کہا بیان کیا ہم سے ابو بکر المروزی نے کہا سنا میں نے ابو عبداللہ احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے وہ فرماتے ہیں کہ

لم یصح عندنا ان ابا حنیفة علیہ الرحمہ قال القرآن مخلوق فقلت الحمدللہ (مناقب الامام ابی حنیفہ و صاحبیہ لامام الذہبی، ص 27)

کہ ہمارے نزدیک یہ بات پایہ صحت کو نہیں پہنچی کہ امام ابو حنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہو حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی یہ شہادت کتنی بڑی ہے کہ یہ بات پایہ صحت کو نہیں پہنچی ، واضح ہو گیا کہ یہ سب کچھ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر بہتان ہے جس سے آپ قطعاً بری ہیں ۔ امام احمد بن حنبل والی روایت کو خطیب بغدادی نے بھی تاریخ بغداد ص 284/13 پر نقل کیا ہے۔ خطیب بغدادی نے اس روایت کے متصل ایک اور روایت درج کی ہے باسند۔

کہ جناب ابوسلیمان جوزجانی اور معلیٰ بن منصور رازی دونوں نے کہا کہ

ما تکلم ابو حنیفه ولا ابو یوسف ولا زفر ولا محمد ولا احد من اصحابهم فی القرآن (تاریخ بغداد ص 384/13)

قرآن کو مخلوق نہ تو امام ابوحنیفہ نے کہا نہ ہی امام ابو یوسف نے نہ ہی امام زفر نے نہ ہی امام محمد نے اور نہ ہی امام ابوحنیفہ کے کسی اور شاگرد نے ، تاریخ بغداد کی ان دو روایات سے بھی واضح ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ قطعاً اس عقیدہ سے بری ہیں۔ آپ نے ہرگز ہرگز قرآن مجید کو مخلوق نہیں کہا۔

یہ محض آپ پر افتراء ہے۔ خطیب بغدادی نے اپنی سند سے یہ ذکر کیا ہے کہ جناب حکم بن بشیر کہتے تھے کہ میں نے جناب سفیان بن سعید ثوری اور جناب نعمان بن ثابت سے سنا وہ دونوں فرماتے تھے کہ

القرآن کلام الله غیر مخلوق (تاریخ بغداد ص 383/13)

قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔

اس روایت میں خود امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد موجود ہے کہ قرآن مجید مخلوق نہیں ہے خطیب بغدادی نے اپنی سند سے دواور روایات درج کی ہیں کہ امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا ''من قال القرآن مخلوق فھو کافر و فی روایۃ فھو مبتدع'' (تاریخ بغدادی، ص 383/13)

کہ جس نے قرآن شریف کو مخلوق کہا وہ کافر ہے دوسری روایت میں ہے کہ جس نے قرآن مجید کو مخلوق کہا وہ بدعتی ہے اور کوئی بھی ان جیسی بات نہ کہے نہ ہی کوئی انکے پیچھے نماز پڑھے۔

غور فرمائیں کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تو فرماتے ہیں کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے بدعتی ہے ان کے پیچھے نماز تک جائز نہیں ہے۔ اس کے باوجود بھی اگر کوئی امام صاحب کی طرف یہ جھوٹی نسبت کرے کہ آپ قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں تو یقیناً اس نے انصاف نہ کیا۔ پس واضح ہو گیا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ یقیناً اس برے عقیدے سے بری الذمہ ہیں۔

خود امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اپنی کتاب فقہ اکبر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ قرآن کلام اللہ ہے مخلوق نہیں ہے۔

پھر حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ اس کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اس کا معنی یہ ہے کہ جس نے کہا قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے، پھر حضرت ملا علی قاری علیہ الرحمہ الباری اس کے بعد فرماتے ہیں کہ حضرت فخر الاسلام نے فرمایا ہے کہ یہ بات امام ابو یوسف سے صحیح ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ میری اور امام ابوحنیفہ کی رائے متفق علیہ ہے۔ اس مسئلہ پر کہ جو قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ (شرح فقہ اکبر از ملا علی

قاری، ص 26-25، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، آرام باغ، کراچی)

تو ان ٹھوس حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ قرآن کو مخلوق کہنے والے کو کافر کہتے ہیں۔

اور امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کلام ہے مخلوق نہیں۔

ابن حبان کی سند نمبر 3

ابن حبان نے کہا کہ خبر دی ہم کو حسین بن ادریس انصاری نے کہا بیان کیا ہم سے سفیان بن وکیع نے کہا بیان کیا ہم سے عمر بن حماد بن ابی حنیفہ نے کہا سنا میں نے اپنے باپ حماد سے وہ کہتے تھے کہ سنا میں نے اپنے باپ ابو حنیفہ سے وہ کہتے تھے کہ قرآن مخلوق ہے۔ (کتاب المجروحین ابن حبان صہ نمبر 406/2)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ اس سے پچھلی سند کے تحت مفصل بیان ہو چکا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ اس الزام سے بری الذمہ ہیں آپ کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں، مجروح راویوں نے امام اعظم رضی اللہ عنہ پر آپ کے بیٹے حضرت حماد علیہ الرحمہ کی زبان سے یہ الزام لگایا ہے۔۔ اس کی سند میں حسین بن ادریس انصاری ہے سخت ضعیف ہے۔

میزان الاعتدال اور لسان المیزان میں ہے کہ یہ باطل حدیثیں بیان کرتا تھا۔

(میزان الاعتدال ص 531/1، لسان المیزان، ص 272/2)

تو جو شخص رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں جھوٹ بولتا تھا امام ابو حنیفہ اس کی زبان سے کیسے محفوظ رہ سکتے تھے۔

اس کی سند میں سفیان بن وکیع ہے۔انتہائی مجروح ہے۔

امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ محدثین نے اس میں کلام کیا ہے اس کو تلقین کرنے کی وجہ سے امام ابوزرعہ نے کہا یہ متھم بالکذب۔

(میزان الاعتدال،ص 173/2، کتاب الضعفاء و المتروکین ،ص 4/2، المغنی فی الضعفاء،ص 419/1)

اورخود ابن حبان اسی کتاب المجروحین کے ص 456/1 پر لکھتے ہیں کہ یہ سفیان بن وکیع ترک کا مستحق ہے۔

امام ابن حبان پر سخت تعجب ہے اس راوی کو متروک بھی کہتے ہیں اور پھر اس کی سند سے شیخ الاسلام والمسلمین امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت پر طعن بھی کرتے ہیں ۔(یاللعجب)

امام ابن عدی فرماتے ہیں۔انہ کان یتلقن ما لقن ---کامل بن عدی، ص 482/4)

یہ سفیان بن وکیع تلقین قبول کیا کرتا تھا۔

سند کا مجروح ہونا واضح ہے تو جرح بھی باطل ہوگئی۔

ابن حبان کی سند نمبر 4

ابن حبان نے کہا کہ خبر دی ہم کو احمد بن علی بن مثنی نے موصل میں کہا کہ بیان کیا ہم سے ابوشیط محمد بن ہارون نے، کہا بیان کیا ہم سے محبوب بن موسیٰ نے یوسف بن اسباط سے، یوسف بن اسباط نے کہا کہ کہا ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ،لو ادرکنی

رسول اللہ ﷺ " لا خذ بکثیر من قولی و ھل الدین الا الرای الحسن "

(کتاب المجروحین ابن حبان صہ نمبر 407/2)

ابوحنیفہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ مجھ کو پا لیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اپنا لیتے اور دین تو اچھی رائے کا نام ہے۔

اس کا جواب:

یہ ہے کہ سب کچھ غلط اور باطل ہے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے ہرگز یہ بات نہیں کہی اور نہ ہی ایسی بات کہہ سکتے ہیں، یہ بات تو کوئی عام مسلمان بھی نہیں کر سکتا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تو پھر امام المسلمین ہیں آپ یہ بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔

خطیب بغدادی نے اپنی سند سے بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سب پہلے میں قرآن شریف سے دلیل لیتا ہوں اگر نہ ملے تو سنتِ رسول ﷺ سے، اگر نہ ملے تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جس کا چاہتا ہوں قول لے لیتا ہوں تو جب معاملہ ابراہیم، شعبی، ابن سیرین علیہم الرحمہ پر ہو تو جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا اسی طرح میں بھی اجتہاد کرتا ہوں۔ (تاریخ بغدادی، ص 368/13)

یہی بات امام ذہبی علیہ الرحمہ نے مناقب الامام ابی حنیفہ ص 20 پر درج کی ہے۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قال ابن حزم جمیع اصحاب ابی حنیفہ مجمعون علی ان مذھب ابی حنیفہ ان ضعیف الحدیث اولیٰ عندہ من القیاس و الرأی۔ (مناقب الامام ابی حنیفہ، ص 21)

ابن حزم نے کہا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے تمام شاگرد اس بات پر متفق ہیں کہ امام ابوحنیفہ کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث بھی، قیاس ورای سے بہتر ہے۔

ذرا غور فرمائیں۔ جو امام اپنی اول دلیل قرآن کو بتائے، پھر سنت کو پھر اقوال صحابہ کو اور جس کے نزدیک ضعیف حدیث بھی قیاس سے بہتر ہو بھلا وہ امام یہ بات کہہ سکتا ہے؟، کہ اگر رسول اللہ ﷺ مجھ کو پا لیتے تو میرے بہت سے اقوال کو اپنا لیتے (معاذ اللہ)

پھر اس کی سند بھی انتہائی ضعیف ہے، اس کی سند میں محبوب بن موسیٰ ہے۔

قال الدارقطنی لیس بالقوی

(میزان الاعتدال، ص 442/3، المغنی فی الضعفاء، ص 249/2)

دارقطنی نے کہا کہ یہ راوی قوی نہیں ہے۔

پھر اس کی سند میں یوسف بن اسباط ہے۔ اس کے متعلق آئمہ نے فرمایا

قال ابو حاتم لا یحتج به (قال البخاری کان قد دفن کتبه)

(میزان الاعتدال، ص 462/4)

کہ ابوحاتم (یعنی خود ابن حبان) نے کہا اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے، اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کی کتابیں دفن ہوگئیں تھیں۔

قال ابو حاتم لا یحتج به یغلط کثیرا (المغنی فی الضعفاء، ص 556/2)

ابوحاتم (یعنی ابن حبان) نے کہا کہ اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے اور یہ راوی کثیر غلطیاں کرتا ہے۔

امام ابن حبان پر تعجب ہے جس راوی پر خود جرح کر رہے ہیں اسی مجروح راوی سے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کے سلسلہ میں دلیل پکڑ رہے ہیں۔

ابن حبان کی سند نمبر 5

ابن حبان نے کہا، خبر دی ہم کو علی بن عبد العزیز نے اُبلّی نے کہا بیان کیا ہم سے عمرو بن محمد انس نے ابوالبختری سے کہا سنا میں نے امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے وہ فرماتے تھے، اے اللہ تو گواہ ہے کہ ہم اس فیضان نبوت کے وارث ہیں اپنے باپ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السلام اور اس گھر (بیت اللہ) کے وارث ہوئے ہیں اپنے باپ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف سے اور ہم وارث ہوئے ہیں اس علم کے اپنے جدامجد جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے، پس لعنت کر میری طرف سے اور میرے آباؤ اجداد کی طرف سے ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ، پر۔ (معاذ اللہ)

(کتاب المجروحین ابن حبان صہ نمبر 407/2)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ ضعیف مجروح راویوں نے سیدنا امام الائمہ امام المسلمین، شیخ الاسلام امام جعفر بن محمد المعروف امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پر بہتان لگایا گیا ہے۔ اس کی سند مجروح ہے اس لیے ساقط الاعتبار ہے۔ اور نا قابل قبول اس کی سند میں ابو البختری ہے۔

اصل نام: وھب بن وھب ہے اس کے متعلق آئمہ کرام کی رائے دیکھیں

قال یحییٰ بن معین " کان یکذب واللہ "

قال عثمان بن ابی شیبہ " اری انہ یبعث یوم القیامۃ دجالا "

قال احمد " کان یضع "حدیث "

قال البخاری ، " سکتوا عنه

قال احمد بن حنبل " اکذب الناس ، و کذا قال اسحاق بن راهویه و کذبه

حفص بن غیاث " (لسان المیزان، ص232/6)

یحییٰ بن معین نے کہا، اللہ کی قسم یہ جھوٹ بولتا ہے۔

عثمان بن ابی شیبہ نے کہا میرا خیال ہے کہ قیامت کے دن اس کو دجال بنا کر اٹھایا

جائے گا۔

امام احمد نے فرمایا، یہ حدیثیں گھڑتا تھا

امام بخاری، نے فرمایا: اس کی حدیث سے محدثین نے سکوت کیا ہے

امام احمد بن حنبل نے کہا یہ سب لوگوں سے زیادہ جھوٹا ہے

ی طرح ہی اسحاق بن راھویہ نے بھی کہا ہے

ور حفص بن غیاث نے بھی اس کو جھوٹا کہا ہے۔

و اس جھوٹے نے سیدنا امام الائمہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ پر بھی جھوٹ

ولا ہے سند کا ابطال واضح ہے تو پھر جرح بھی باطل ہوگئی۔

ابن حبان کی سند نمبر 6

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو محمد بن قاسم بن حاتم نے کہا بیان کیا ہم سے

لیل بن ھند نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالصمد بن حسان نے کہا کہ میں سفیان ثوری

کے پاس تھا مکہ مکرمہ میں میزاب رحمت کے پاس پس ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ ابو

نیفہ وفات پا گئے ہیں۔

سفیان نے کہا جا اور ابراہیم بن طہمان کو اس کی خبر دے، وہ آدمی آیا تو اس نے کہا کہ میں نے ابراہیم بن طہمان کو حالتِ نیند میں پایا، میں نے اس کی اطلاع سفیان کو دی تو انہوں نے کہا تیرے لیے خرابی ہو، جا ابراہیم بن طہمان کو بیدار کر اور اس کو یہ خوش خبری دے کہ اس امت کا سب سے بڑا فتنہ مر گیا ہے۔ اللہ کی قسم اسلام میں ابوحنیفہ سے زیادہ منحوس شخص پیدا نہیں ہوا اور اللہ کی قسم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے آہستہ آہستہ اسلام کو ٹکڑے کر دیا ہے۔ (معاذ اللہ) کتاب المجروحین ابن حبان، ص 407/2)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ یہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ پر جھوٹ ہے جس سے آپ قطعاً بری ہیں آپ تو، حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے بڑے زبردست معتقد تھے، دیکھیے اسی کتاب میں کامل ابن عدی کی سند نمبر 1، کے تحت وہاں ان اقوال کا بالتفصیل بیان ہے۔ جو آپ نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں فرماتے ہیں۔

ابن حبان کی اس سند میں خلیل بن ھند ہے۔

اس کے متعلق لسان المیزان میں ہے۔ یخطئی و یخالف

(لسان المیزان، ص 411/2)

یہ راوی خطا کار ہے اور ثقات کے خلاف روایات بیان کرتا ہے۔

اس کی سند میں عبد الصمد بن حسان المروزی ہے۔

اس کے متعلق المغنی فی الضعفاء میں ہے۔

ترکہ احمد بن حنبل و قبل غیرہ (المغنی فی الضعفاء، ص 626/1)

کہ امام احمد بن حنبل کے نزدیک یہ راوی متروک ہے اور آپ کے غیر نے اس کو قبول کیا ہے۔

بہر حال یہ متکلم فیہ راوی ہے۔ تو ضعیف اور خطا کار راویوں نے جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ پر بہتان لگایا ہے۔ جس سے آپ قطعی طور پر بری الذمہ ہیں۔

سند کا ضعف ظاہر ہے اور جرح بھی باطل ہوگئی۔

ابن حبان کی سند نمبر 7

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو آدم بن موسیٰ نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن اسماعیل بخاری نے کہا بیان کیا ہم سے نعیم بن حماد نے کہا بیان کیا ہم سے ابو اسحٰق فزاری نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے جب ان کے پاس ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی وفات کی خبر آئی تو سفیان نے کہا، سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اہل اسلام کو ابو حنیفہ سے راحت دی ہے۔ اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے تو اسلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا تھا۔ (کتاب المجروحین، ابن حبان، ص 407/2)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ یہ بھی جناب امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ پر بہتان ہے آپ بالکل اس سے بری الذمہ ہیں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ تو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مداحین میں سے ہیں دیکھیے اسی کتاب میں کامل ابن عدی کی سند نمبر 1 کے تحت اس کی سند مجروح ہے جس کی وجہ سے لائق احتجاج نہیں ہے۔

اس کی سند میں نعیم بن حماد ہے۔

اگرچہ بعض آئمہ سے ان کی ثقاہت بھی آئی ہے تاہم امام ابوداؤد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اس کے پاس بیس حدیثیں ایسی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے

امام نسائی نے کہا یہ ضعیف ہے اور اس سے دلیل نہ پکڑی جائے کہ یہ حدیثیں گھڑتا تھا اور امام ابوحنیفہ کے بارے میں جھوٹی حکایات روایت کرتا تھا وہ سب کی سب جھوٹ ہیں۔ (میزان الاعتدال، ص 269/4)

نعیم بن حماد کے بارے میں امام ذہبی علیہ الرحمہ کے فرمان سے ثابت ہوا کہ نعیم بن حماد کی سند سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے خلاف جو کچھ بھی مروی ہے وہ سب جھوٹ پر مبنی ہے۔ پھر اس کی سند میں ابواسحاق فزاری ہے۔ قال ابن سعد ثقة فاضلاً کثیرا الخطأ فی حدیثه (تہذیب التہذیب، ص 99/1)

ابن سعد علیہ الرحمہ نے کہا ثقہ فاضل ہے لیکن اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے کسی راوی کا کثیر الخطاء ہونا یہ جرح مفسر اور سخت جرح ہے۔

پس سطور بالا سے واضح ہوگیا کہ یہ سب کچھ امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ پر جھوٹ ہے۔ جب سند کا مجروح ہونا واضح ہوگیا تو جرح بھی خود بخود باطل ہوگئی۔

ابن حبان کی سند نمبر 8

ابن حبان نے کہا، خبر دی ہم کو عبدالکبیر بن عمر الخطابی نے بصرہ میں کہا بیان کیا ہم سے علی بن جندب نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن عمر الطائی نے کہا میں نے (خواب) میں دیکھا گویا کہ میں دمشق کی مسجد کی سیڑھی پر کھڑا ہوں، لوگوں کی ایک

جماعت کے ساتھ پس ایک عمدہ شیخ نکلے وہ فرما رہے تھے اے لوگو! اس نے (یعنی ابو حنیفہ) نے دین محمد وکو بدل ڈالا ہے میں نے اپنے ساتھ والے آدمی سے پوچھا یہ دونوں کون ہیں تو اس نے کہا، یہ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اور جس کے متعلق کہا ہے وہ ابو حنیفہ ہے۔ (کتاب المجروحین، ص 407/2)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ یہ ایک خواب کا معاملہ ہے جو کہ شرعی طور پر حجت نہیں ہے لہذا اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی شان میں آئمہ دین سے اتنے خواب مروی ہیں کہ اگر ان سب کو اکٹھا کیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن جائے۔ اگر طوالت کا خوف دامن گیر نہ ہوتا تو میں بہت سے خواب بیان کرتا جو آئمہ دین سے مروی ہیں اس کی سند میں واقع تینوں راوی عبدالکبیر بن عمر الخطابی، علی بن جندب، محمد بن عامر الطائی، ان کا ترجمہ مجھے نہیں ملا، تو جب تک ان کی ثقاہت ثابت نہ ہو جائے اس وقت تک اس سند کو صحیح بھی نہیں کہا جا سکتا۔ اگر چہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ شان میں آئمہ کے خواب تو کثیر تعداد میں ہیں تاہم ایک دو خواب بیان کیے جا رہے ہیں۔

امام صیمری علیہ الرحمہ اپنی سند سے بیان کرتے ہیں کہ عبدالحکیم بن میسرہ نے کہا کہ ہم مقاتل بن سلیمان کے پاس تھے اس وقت اس کے پاس تقریباً پانچ ہزار کا اجتماع تھا ایک آدمی کھڑا ہوا اس نے دائیں بائیں نظر کی پھر فرمایا اے لوگو! اگر میں تمہارے نزدیک عادل ہوں تو مقاتل کے سامنے مجھے عادل کہو۔ لوگوں نے کہا اے ابو الحسن تم عادل اور پسندیدہ ہو اور جائز الشہادت ہو تمہارا قول مقبول ہے۔ تمہاری

بات سچی ہوتی ہے بیان کرو کیا بات ہے تو اس آدمی نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ کوئی آدمی منارہ مسیتب پر ندا کرتا ہے کہ اے لوگو رات کو ایک فقیہ جنتی کا وصال ہونے والا ہے۔ پس ہم نے صبح کی تو اس دن سوائے حضرت ابو حنیفہ کے کوئی نہیں فوت ہوا تھا۔ (مناقب الامام واصحابہ، ص/89)

پس ایک خواب امام صاحب علیہ الرحمہ کی شان میں کافی ہے۔

امام ذہبی اپنے رسالہ مناقب الامام وصاحبیہ میں فرماتے ہیں۔

کہ ابو نعیم نے فرمایا کہ میں حسن بن صالح کے پاس گیا (ان کا بھائی فوت ہو گیا تھا) تو مجھے حسن بن صالح نے فرمایا اے ابو نعیم میں نے رات خواب میں اپنے بھائی کو دیکھا تو اس پر سبز لباس تھا میں نے کہا اے بھائی کیا تو فوت نہیں ہو گیا تھا کہا کیوں نہیں ۔۔۔۔ پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا ہے تو اس نے کہا مجھے بخش دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے میرے اور ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ فخر کیا ہے میں نے پوچھا کیا نعمان بن ثابت ابو حنیفہ، کہا ہاں تو میں نے کہا ان کی منزل کہاں ہے تو کہا اعلیٰ علیین کے قرب میں۔ (مناقب الامام، ص 33-32)

کیا یہ دونوں خواب امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی شان میں کافی نہیں ہیں۔

ابن حبان کی سند نمبر 9

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو زکریا بن یحییٰ الساجی نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن سنان القطان نے کہا سنا میں نے علی بن عاصم سے وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابراہیم بن علقمہ عن عبد اللہ روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

چار کی بجائے پانچ رکعات پڑھائیں، پھر سلام کے بعد سجدہ سہو کیا، تو ابو حنیفہ نے کہا اگر چوتھی رکعت میں نہیں بیٹھے تو یہ نماز اس کے برابر بھی نہیں ہے اور اشارہ کیا زمین کی طرف اور زمین (مٹی) اٹھائی اور اس کو پھینک دیا۔

(كتاب المجروحين لابن حبان ، ص407-408/2)

اس کا جواب:

یہ ہے، یہ بھی سند مجروح ہے اس لیے قابل التفات نہیں

اس کی سند میں زکریا بن یحیٰی الساجی ہے۔

میزان الاعتدال میں ہے کہ ابوالحسن بن قطان نے کہا کہ اس کی حدیث میں اختلاف کیا گیا ہے۔ بعض نے اس کو ثقہ کہا ہے اور بعض نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

(میزان الاعتدال، ص79/2)

اس کی سند میں علی بن عاصم ہے۔

تہذیب میں ہے۔

علی بن عاصم کثیر الغلط ، یغلط کذاب ، لیس بالقوی ، وغیرہ

(تہذیب التھذیب، ص218-219/4)

علی بن عاصم بہت زیادہ غلطی کرنے والا ہے۔ جھوٹا ہے، قوی نہیں ہے۔

تو جب سند میں ایسے کذاب ہوں کثیر الغلط ہوں تو یقیناً ایسی سند مجروح ہوتی ہے۔ اور قابل التفات نہیں ہوتی۔

جب سند کا ابطال واضح ہو گیا تو جو اعتراض کیا گیا تھا وہ بھی دور ہو گیا۔

ابن حبان کی سند نمبر 10

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو حسن بن سفیان شیبانی نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن حجاج نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے، کہا میں مکہ مکرمہ میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ سلیمان آئے، کہا میں نے حالتِ احرام میں خفیں پہنی ہیں۔ یا کہا کہ میں نے حالتِ احرام میں شلوار پہنی ہے۔ تو ابو حنیفہ نے سلیمان سے کہا کہ تجھ پر قربانی لازم ہے۔ تو میں نے ایک آدمی کو کہا کہ تیرے پاس نعلین ہیں یا ازار (چادر) ہے تو اس نے کہا کہ نہیں تو میں نے ابو حنیفہ سے کہا کہ اس کا خیال ہے کہ اس نے نعلین یا چادر نہیں پائی ہے تو ابو حنیفہ نے کہا برابر ہے کہ پائے یا نہ پائے تو میں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عمرو بن دینار نے جابر بن زید سے وہ ابن عباس سے کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ کہ شلوار اس کے لیے ہے جو ازار (چادر) نہ پائے، اور خفیں اس لیے کہ جو نعلین نہ پائے ــــــ (کتاب المجروحین، ص 408/2)

<u>اس کا جواب:</u>

یہ ہے کہ اصل مسئلہ اس کے متعلق کیا ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیل موجود ہے۔ اس وقت اس مسئلہ کی تفصیل مطلوب نہیں بلکہ یہ ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ابن حبان نے جن سندوں سے امام صاحب علیہ الرحمہ پر اعتراضات کیے ہیں وہ سندیں مجروح ہیں۔ اس مجروح سند کے ساتھ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس میں یہ تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ حدیث کے خلاف کرنے والے ہیں (معاذ اللہ)

امام اعظم کی حدیث سے محبت اور عمل دیکھیں اس کتاب میں عقیلی کی سند نمبر 27 کے تحت گفتگو موجود ہے۔

پھر اس کی سند بھی قابل اعتبار نہیں سند میں ابراہیم بن حجاج ہے۔

لسان میں ہے یہ عبدالرزاق سے روایت کرتا ہے اور اس سے محمود بن غیلان یہ منکر مجہول ہے۔ اور اس نے ایک باطل روایت بھی بیان کی ہے۔(لسان المیزان، ص 45/1)

لسان المیزان سے واضح ہو گیا کہ یہ باطل روایات کرنے والا ہے۔ تو پھر اس کا کیا اعتبار ہے۔

ابن حبان کی سند نمبر 11

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو احمد بن عبید اللہ نے انطاکیہ میں کہا بیان کیا ہم سے علی بن حرف نے کہا بیان کیا ہم سے علی بن عاصم نے کہا کہ میں نے ابو حنیفہ سے پوچھا آپ ایسے آدمی کے بارے میں کیا کہتے ہیں کہ جس نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور اس کی آزادی کو ہی اس کا مہر مقرر کیا تو ابو حنیفہ نے کہا کہ جائز نہیں ہے تو میں نے کہا کہ میں آپ کے نزدیک کیسا ہوں کہا تو ثقہ ہے۔ میں نے کہا عبدالعزیز بن صہیب کیسا ہے کہا وہ بھی ثقہ ہے تو میں نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبدالعزیز بن صہیب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی پاک ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا اور ان کی آزادی کو ہی ان کا مہر بنایا۔ تو ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا۔۔۔۔۔۔۔۔

(کتاب المجروحین، ابن حبان، ص 408/2)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ نفس مسئلہ کیا ہے اس کی تفصیل کتب فقہ میں تفصیلاً موجود ہے۔ لیکن اس مجروح سند کے ساتھ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس میں تاثر دینے کی کوشش کی گئی ہے کہ امام ابوحنیفہ حدیث پر عمل نہیں کرتے تھے۔ (معاذ اللہ)

اس کی سند انتہائی مجروح ہے، سند میں علی بن عاصم موجود ہے۔

اس کے متعلق تہذیب میں ہے۔ کثیر الغلط ، یغلط کذاب لیس بالقوی

(تہذیب التہذیب، ص 218-219/4)

بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے، جھوٹا ہے، قوی نہیں ہے۔ تو جب یہ ہے ہی کذاب جھوٹا تو پھر اس کی بات کا کیا اعتبار ہے۔ واضح ہو گیا کہ مذکورہ سند مجروح ہے اس لیے یہ بھی قابل التفات نہیں ہے۔

ابن حبان کی سند نمبر 12

امام ابن حبان نے کہا سنا میں نے حسن بن عثمان بن زیاد سے وہ کہتے ہیں سنا مین نے محمد بن منصور الجوار سے وہ کہتے تھے دیکھا میں نے حمیدی کو پڑھتے تھے کتاب الرداو پر ابوحنیفہ کے مسجد حرام میں کہتے تھے کہ کہا بعض لوگوں نے ایسے ایسے تو میں نے کہا (ابوحنیفہ) کا نام کیوں نہیں لیتے تو حمیدی نے کہا کہ مسجد حرام میں ابوحنیفہ کا نام لینا میں پسند نہیں کرتا، (کتاب المجروحین، ابن حبان، ص 411/2)

جواب:

اس کی سند بھی مجروح ہے حسن بن عثمان بن زیاد، سخت ضعیف ہیں۔ علامہ ابن الجوزی

علیہ الرحمہ کتاب الضعفآء میں کہا ہے کہ قال ابن عدی کان یضع الحدیث و یسرقہ قال عبدان ھو کذاب (کتاب الضعفآء والمتروکین لابن الجوزی ص 205/1)

علامہ ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ابن عدی نے اس کو جھوٹا کہا ہے

(میزان الاعتدال، ص 502/1)

ابن عدی نے کہا یہ حدیث گھڑ لیا کرتا ہے اور عبدان نے کہا یہ کذاب ہے۔ واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی اسی راوی کی وجہ سے سخت مجروح بجرح مفسر ہے۔

سند نمبر 13

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو ثقفی نے کہا سنا میں نے حسن بن صباح سے کہا بیان کیا ہم سے موئل بن اسماعیل نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نہ تو ثقہ ہیں نہ ہی مامون۔ (کتاب المجروحین، ص 411/2)

جواب:

اس کی سند بھی انتہائی ضعیف ہے بوجہ موئل بن اسماعیل کے اگرچہ بعض حضرات نے اس کی توثیق بھی کی ہے تاہم موئل بن اسماعیل کثیر الخطا ہے اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہے اور ابوزرعہ نے کہا کہ اس کی روایت میں بہت زیادہ خطا ہے۔ (میزان الاعتدال، ص 228/4)

یاد رہے کہ راوی کا کثیر الخطا ہونا یہ جرح مفسر میں سے ہے اور امام بخاری علیہ الرحمہ جس کو منکر الحدیث کہیں اس سے روایت حلال نہیں ہے۔

واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی قابل استناد نہیں ہے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ تو حضرت

امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے بڑے مداح ہیں دیکھیے اس کتاب کے سابقہ اوراق میں امام ابن عدی علیہ الرحمہ کے جوابات میں سند اول کے تحت

سند نمبر 14

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو یعقوب بن محمد المغری نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن سلمہ نے کہا سنا میں نے حسین بن منصور سے وہ کہتے تھے سنا میں نے مبشر بن عبداللہ بن رزم نیشاپوری سے وہ کہتے تھے کہ ابراہیم بن طھمان نے عراق سے ہماری طرف لکھا کہ جو کچھ تم نے مجھ سے آثار ابو حنیفہ علیہ الرحمہ میں سے لکھا ہے اس کو مٹادو۔

(کتاب المجروحین، ص 411/2)

<u>جواب:</u>

یہ سند بھی بوجہ ابراہیم بن طھمان کے ضعیف ہے۔

میزان الاعتدال میں ہے کہ ضعفہ محمد بن عبداللہ بن عمار الموصلی وحدہ فقال ضعیف مضطرب الحدیث قال الدارقطنی ثقة انما تکلموا فیه لا رجاء. قال ابو اسحاق الجوزجانی فاضل رمی بالا رجاء.

(میزان الاعتدال، ص 38/1، تہذیب التھذیب ص 85-86/1)

محمد بن عبداللہ بن عمار اکیلے نے ہی اس کو ضعیف کہا ہے اور کہا کہ یہ مضطرب الحدیث ہے اور دارقطنی نے کہا ثقہ ہے لیکن ارجاء کے بارے میں اس مین انہوں نے کلام کیا ہے۔ ابواسحاق جوزجانی نے کہا فاضل ہے لیکن ارجاء کے ساتھ رمی کیا گیا ہے۔ واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی لائق استناد نہیں ہے۔

سند نمبر 15

ابن حبان نے کہا کہ سنا میں نے محمد بن محمود النسائی سے وہ کہتے تھے سنا میں نے علی بن خشرم سے وہ کہتے تھے سنا میں نے علی ابن اسحاق السمر قندی سے وہ کہتے تھے سنا میں نے ابن مبارک سے وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ حدیث میں یتیم تھے

(کتاب المجر وحین، ص 411/2)

جواب: امام ابن مبارک علیہ الرحمہ امام اعظم ابوحنیفہ کے شاگرد اور مداح ہیں دیکھیے امام ابن عبدالبر کی کتاب الانتقاء، ص 193

امام ابن مبارک علیہ الرحمہ سے اسی سند کے ساتھ علی بن خشرم، علی بن اسحاق اور امام عدی نے بھی بیان کیا ہے لیکن اسمیں ہے کہ کان ابو حنیفة یقیم فی الحدیث

(کامل ابن عدی، ص 237/8)

ابن مبارک نے فرمایا کہ ابوحنیفہ حدیث میں مضبوط ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ابن حبان میں کسی راوی کے تساہل عدم توجہ یا کاتب کی عدم توجہ کی وجہ سے یقیم کا یتیم بنا دیا گیا ہے جو کہ درست نہیں، درست، یقیم ہے کیونکہ ابن مبارک علیہ الرحمہ جو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہے جیسا کہ ابھی ابن عبدالبر کی الا انتقاء کے حوالہ سے گزرا ہے۔

سند نمبر 16

ابن حبان نے کہا خبر دی ہم کو حسن بن اسحاق بن ابراہیم الخولانی نے طرسوس میں کہا بیان کیا ہم سے محمد بن جابر المروزی نے کہا سنا میں نے زیاد بن ایوب

سے وہ کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے ابو حنیفہ کی اور ابو یوسف کی روایت کے متعلق تو آپ نے کہا میں ان سے روایت مناسب نہیں سمجھتا۔

(کتاب المجروحین، ص 411/2)

جواب:

علامہ ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ابن کاس نے کہا بیان کیا ہم سے ابو بکر المروزی نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ فرماتے تھے کہ ہمارے نزدیک یہ بات پایہ صحت کو نہیں پہنچتی کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہو۔ ابو بکر مروزی کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابو عبداللہ، الحمدللہ وہ بمنزلہ نشانی کے ہیں تو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا، سبحان اللہ، علم، پرہیزگاری، زہد، ایثار کے اس بلند مقام پر ابو حنیفہ علیہ الرحمہ فائز ہیں کہ احمد بن حنبل اس کو کبھی نہیں پا سکتے۔

(مناقب الامام وصاحبیہ، ص 27)

مذکورہ عبارت سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے نزدیک امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا کیا مقام ہے، نیز کسی محدث کا یہ کہنا کہ میں اس سے روایت نہیں کرتا یہ کوئی جرح نہیں ہے۔ نیز امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے وصال کے تقریباً سولہ سال بعد میں پیدا ہوئے تو آپ سے روایت کیسے کرتے، معلوم ہوتا ہے کہ یہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی طرف غلط منسوب ہے یعنی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر آپ کا جرح کرنا۔

نیز خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اسماعیل بن سالم بغدادی کہتے تھے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو اس لیے تکلیف دی گئی کہ آپ نے حکومتی عہدہ قبول نہ کیا اور جب یہ بات امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے سامنے بیان کی جاتی تو آپ روتے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے لیے دعائے رحمت کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ص 327/13، اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ، ص 57)

مذکورہ روایت سے بھی ظاہر ہے کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق بہت اچھے خیالات رکھتے تھے، یہ تمام باتیں، جرح والی روایت کی تغلیط کرتی ہیں۔

سند نمبر 17

امام ابن حبان علیہ الرحمہ نے کہا خبر دی ہم کو حسین بن ادریس انصاری نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن علی ثقفی نے کہا سنا میں نے ابراہیم بن شماس سے وہ کہتے تھے کہ ابن مبارک نے اپنے آخری دور میں ابوحنیفہ کو چھوڑ دیا تھا۔

(کتاب المجروحین، ص 412/2)

<u>جواب:</u>

یہ امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ پر بہتان ہے نہ ہی آپ نے امام ابو حنیفہ کو چھوڑا تھا اور نہ ہی آپ پر جرح کی ہے۔ امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ تو امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، دیکھیے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی،

(کتاب الانتقاء، ص 193)

امام عبداللہ بن مبارک امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداح تھے۔

شیخ المحدثین علامہ بن حجر مکی علیہ الرحمہ الخیرات الحسان میں فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام ابوحنیفہ امام مالک کے پاس تشریف لے گئے تو امام مالک علیہ الرحمہ نے آپ کی بڑی عزت فرمائی اور جب وہ تشریف لے گئے تو حاضرین سے فرمایا کیا تم جانتے ہو یہ کون ہیں، حاضرین نے عرض کیا کہ نہیں، فرمایا یہ امام ابوحنیفہ ہیں جن کا نام نعمان ہے اگر یہ اس ستون کے سونا ہونے پر دلیل قائم کریں تو ثابت کر دیں گے۔ فقہ تو ان کی طبع ہے۔ فقہ کے بارے میں انہیں کوئی مشقت نہیں ہوتی، پھر امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ تشریف لائے تو ان کو بھی عزت والی جگہ پر بٹھایا لیکن وہ جگہ اس جگہ سے کم درجہ تھی جہاں امام ابوحنیفہ کو بٹھایا تھا۔ پھر جب وہ تشریف لے گئے تو انکی فقاہت اور تقویٰ کا تذکرہ کیا۔ (الخیرات الحسان، ص 44)

نیز امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے زیادہ فقیہہ نہیں دیکھا اور وہ نشانی تھے کسی نے کہا، خیر کی یا شر کی، آپ نے فرمایا خاموش رہ۔ اے فلاں شر کے لیے لفظ غایۃ استعمال ہوتا ہے آیہ یعنی نشانی خیر کے لیے استعمال ہوتا ہے نیز ابن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر رائے کی ضرورت ہو تو امام مالک اور سفیان اور امام ابوحنیفہ کی رائیں درست ہیں ان سب میں امام ابوحنیفہ سب سے زیادہ فقیہہ اور اچھے فقیہہ تھے اور باریک بین اور فقہ میں زیادہ غور وخوض کرنے والے تھے۔

نیز امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ جب ہمیں کسی موضوع پر حضور ﷺ کی کوئی حدیث نہ ملے تو ہم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے قول کو حدیث کے قائم مقام سمجھتے ہیں۔

نیز ابن مبارک فرماتے ہیں کہ وہ ایک دن لوگوں سے اس طرح حدیث بیان کرر ہے تھے کہ حدیث بیان کی مجھے نعمان بن ثابت نے مجلس والوں میں سے کسی نے کہا کون نعمان؟ فرمایا، ابو حنیفہ علیہ الرحمہ جو علم کا مغز تھے۔ یہ سن کر بعض لوگوں نے لکھنا چھوڑ دیا تو ابن مبارک علیہ الرحمہ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا اے لوگو! تم آئمہ کے ساتھ بے ادبی اور جہالت کا معاملہ کرتے ہو تم علم اور علماء کے مرتبہ سے جاہل ہو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے بڑھ کر کوئی قابل اتباع نہیں کیونکہ وہ متقی پرہیزگار ہیں، مشتبہ چیزوں سے بچنے والے ہیں۔ علم کے پہاڑ ہیں وہ علم کو ایسا کھولتے ہیں کہ ان سے پہلے کسی نے اپنی باریک بینی اور ذکاوت سے ایسا نہیں کھولا پھر قسم اٹھائی کہ میں تم سے ایک ماہ تک حدیث بیان نہیں کروں گا۔ (الخیرات الحسان، ص 45)

نیز مذکورہ سند نمبر 17 جرح والی خود مجروح سند ہے، اس کی سند میں حسین بن ادریس انصاری ہے یہ باطل روایات کرتا تھا۔

(میزان الاعتدال، ص 531/1، لسان المیزان، ص 272/2)

واضح ہو گیا کہ جرح والی سند خود مجروح اور باطل ہے۔

سند نمبر 18

ابن حبان نے کہا اور خبر دی ہم کو احمد بن بشر الکرجی نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن خطاب نے کہا بیان کیا ہم سے رستہ نے کہا کہ کہا اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ علیہ الرحمہ نے کہ ایک آدمی سے میرا ایک مکان کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ جس کے آخر میں ہے کہ شریک قاضی نے اسماعیل بن حماد بن ابی حنیفہ علیہ الرحمہ کو کہا جھوٹا ابن جھوٹا ابن جھوٹا۔

جواب:

یہ سند خود مجروح ہے اور لائق استناد نہیں، اس کی سند میں محمد بن خطاب ہے۔

قال ابو حاتم لا اعرفه و قال الا زدی منکر الحدیث

(لسان المیزان، ص155/5، میزان الاعتدال، ص537/3)

ابو حاتم نے کہا میں اس کو نہیں پہنچانتا، ازدی نے کہا یہ منکر الحدیث، نیز امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے قاضی شریک کو بھی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے شمار کیا ہے، دیکھیے (کتاب الانتقآء، ص195)

نیز قاضی شریک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ امام ابو حنیفہ اکثر اوقات خاموش رہتے تھے بہت غور و فکر والے مسائل میں باریک بین علم، عمل، مناظرہ، میں لطیف استخراج فرماتے، اگر کوئی طالب علم غریب ہوتا تو اسکو مالدار کر دیتے جب کوئی آپ سے علم سیکھتا تو فرماتے غناء اکبر کی طرف پہنچ گیا ہے کیونکہ تو نے حرام و حلال کے مسائل سیکھ لیے ہیں۔ (الخیرات الحسان، ص49، مطبوعہ بیروت لبنان)

نیز علامہ امام ابو عبداللہ محمد بن احمد بن عبدالهادی المقدسی الحنبلی علیہ الرحمہ، متوفی، ص794، اپنی کتاب مناقب الائمہ الاربعہ کے ص64 مطبوعہ دار المؤید میں فرماتے ہیں۔ شریک بن عبداللہ قاضی نے کہا، کأن ابو حنیفة طویل الصمت، دائم الفکر، کثیر العقل، قلیل محادثة الناس کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ طویل خاموشی فرماتے، ہمیشہ غور و فکر کرتے، بہت زیادہ عقل و سمجھ والے تھے۔

اگرچہ شریک قاضی کی جرح والی سند کا بطلان واضح ہو چکا ہے لیکن یہ مذکورہ روایات بھی جرح والی سند کی تغلیط کرتی ہیں، واضح ہو گیا کہ شریک قاضی علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مداحین میں سے تھے۔

سند نمبر 19

امام ابن حبان علیہ الرحمہ نے کہا کہ سنا میں نے حمزہ بن داؤد سے وہ کہتے تھے سنا میں نے داؤد بن بکر سے وہ کہتے تھے سنا میں نے مقری سے مقری نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے اور وہ مرجی تھے اور مجھے بھی ارجآء کی طرف بلایا میں نے مرجی ہونے سے انکار کر دیا۔ (کتاب المجروحین، ص 412/2)

<u>جواب</u>

المقری، پورا نام عبداللہ بن یزید ابو عبدالرحمٰن ہے، یہ تو امام اعظم ابوحنیفہ کے مداحین میں سے ہیں۔ دیکھیے ابن عبدالبر کی کتاب الانتقآء ص 193 تا 195 (مداحین کی فہرست میں شامل ہیں۔)

نیز المقری کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے باپ سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو میرے باپ نے کہا کہ ہے تو ثقہ کہا گیا کیا یہ حجت بھی ہے تو کہا کہ جب اس سے مالک یحیٰ بن ابی کثیر اور اسامہ روایت کریں تو حجت ہے۔

مذکورہ سند میں ان تینوں اماموں میں سے کسی ایک نے بھی اس سے یہ روایت نہیں کی واضح ہو گیا ابو حاتم کے فرمان کے مطابق یہ ثقہ ہونے کے باوجود اس سند میں حجت نہیں ہے۔

نیز خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد ص 345/13 پر بشر بن موسیٰ سے روایت کی ہے
کہ کہ ہمیں ابو عبدالرحمٰن المقری نے بیان کی، اور وہ جب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے
روایت کرتے تو اس طرح کہا کرتے تھے کہ ہم سے شہنشاہ نے روایت بیان کی ہے۔
(تنیبض الصحیفہ، ص 114، تاریخ بغداد، ص 345/13)
اس روایت سے بھی واضح ہو گیا کہ المقری امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے
تھے۔ الحمد للہ رب العالمین

سند نمبر 20

ابن حبان نے کہا کہ سنا میں نے عبداللہ بن محمد بغوی سے وہ کہتے تھے کہ سنا
میں نے منصور بن ابی مزاحم سے وہ کہتے تھے سنا میں نے شریک سے، شریک کہا کرتے
تھے، ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے قول کو اپنانے والے سے شراب فروخت کرنے والا بہتر
ہے۔ (کتاب المجروحین، ص 413/2)

جواب:

قاضی شریک کی طرف اس کی نسبت درست نہیں ہے اس لیے کہ قاضی
شریک خود امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں دیکھیے امام ابن عبدالبر کی
کتاب الانتقاء۔۔۔ نیز قاضی شریک خود بھی متکلم فیہ ہے۔

میزان الاعتدال میں ہے کہ یحییٰ بن سعید سے اس کی سخت تضعیف منقول
ہے عن ابن المبارک قال لیس حدیث شریک بشئی ۔ قال الجوزجانی سئی
الحفظ مضطرب الحدیث قال ابراهیم بن سعید الجوهری اخطأ شریک فی

اربعمائة حديث و روى معاوية بن صالح عن ابن معين صدوق ثقة

(میزان الاعتدال ص 270/2)

ابن مبارک نے کہا شریک کی حدیث کوئی شئی نہیں ہے۔ جوزجانی نے کہا گندے حافظہ والا مضطرب الحدیث ہے۔ ابراہیم بن سعید جوہری نے کہا شریک نے چار سو احادیث میں غلطی کی ہے معاویہ بن صالح نے ابن معین سے اس کا سچا ہونا اور ثقہ ہونا بیان کیا ہے۔

الغرض یہ راوی خود متکلم فیہ ہے بعض اس کو ثقہ کہتے ہیں اور بعض اس کو سخت ضعیف کہتے ہیں۔ تو یہ سند خود ضعیف ہے جس کی وجہ سے قابل رد ہے۔ نیز ابن حبان کی سند نمبر 18 کے تحت اسی کتاب میں دیکھیں کہ قاضی شریک تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مداح تھے۔

نیز امام یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم ہم نے ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی رائے سے بہتر رائے کسی کی نہیں سنی اور ہم نے ان کے اکثر اقوال لے لیے ہیں۔ (تاریخ بغداد ص 345/13)

امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، قرات میرے نزدیک حمزہ کی معتبر ہے اور فقہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی میں نے اس پر لوگوں کو پایا ہے۔ (تاریخ بغداد، ص 347/13)

نیز امام شافعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فقہ چاہنے والا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا خوشہ چین ہے۔ (الانتقاء الا بن عبدالبر، ص 136)

نیز فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا قول فقہ میں مُسَلَّم ہے (الانتقاء، ص 135)

انشاء اللہ تعالیٰ اسکے آخر میں اس موضوع پر ایک خصوصی باب ہوگا جس میں حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی فقہ کی مقبولیت اور اس کے اپنانے والوں کا بیان ہوگا۔

سند نمبر 21

ابن حبان نے کہا کہ خبر دی ہم کو ثقفی نے کہا بیان کی ہم سے ابو یحییٰ محمد بن عبدالرحمٰن نے وہ کہتے ہیں کہ سنا میں نے ابو معمر سے وہ بیان کرتے ہیں ولید بن مسلم سے، ولید بن مسلم نے کہا امام مالک بن انس علیہ الرحمہ نے ایک آدمی سے پوچھا کیا تمہارے شہر میں ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی رائے کے متعلق کلام کیا جاتا ہے اس نے کہا ہاں کیا جاتا ہے۔ امام مالک علیہ الرحمہ نے کہا اسے شخص کو تمہارے شہر میں نہیں رہنا چاہیے۔ (کتاب المجروحین، ص 419/2)

<u>جواب:</u>

امام دار الہجرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی طرف اسکی نسبت درست نہیں۔ اس لیے کہ آپ تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، اسی کتاب میں ابن عدی کی سند نمبر 10 کے تحت دیکھیں وہاں مفصلاً بیان ہے کہ امام مالک علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے زبردست مداح تھے۔

نیز اس کی سند میں مذکورہ رواۃ میں سے ایک راوی ولید بن مسلم ہے جو کہ سخت مجروح ہے۔ تہذیب التہذیب میں ہے۔

عن احمد کان الولید کثیر الخطأ و قال حنبل عن ابن معین سمعت ابا مسهر یقول کان الولید یأخذ عن ابی السفر حدیث الاوزاعی و کان ابو السفر

کذابا و قال مومل بن اھاب عن ابی مسھر کان الولید بن مسلم یحدث حدیث الاوزاعی عن الکذابین ثم یدلس عنھم ۔ الولید روی عن مالک عشرۃ احادیث لیس لھا اصل ، عن احمد قال اختلطت علیہ احادیث ما سمع و مالم یسمع و کانت لہ منکرات ۔(تھذیب التھذیب، ص99/6)

امام احمد نے ولید کو بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا کہا ہے حنبل نے ابن معین سے روایت کی ، ابن معین نے کہا سنا میں نے ابو مسھر سے وہ کہتے کہ ولید ابو سفر سے اوزاعی کی حدیث لیتا تھا اور ابو سفر کذاب ہے ۔ مومل بن اھاب نے ابو مسھر سے روایت کی ہے ولید اوزاعی کی حدیث جھوٹوں سے لیتا تھا پھر ان سے تدلیس کرتا تھا ولید نے امام مالک سے دس ایسی احادیث روایت کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے امام احمد نے کہا کہ جو احادیث اس نے سنی تھی اور جو نہیں سنی تھیں وہ سب اس پر مختلط ہو گئیں تھیں ۔

واضح ہو گیا یہ راوی سخت ضعیف ہے اور امام مالک سے ایسی روایات بھی کرتا ہے جن کی کوئی اصل نہیں ہوتی ، یہ مذکورہ روایت بھی اس نے امام مالک علیہ الرحمہ کا نام لے کر ہی بیان کی ہے ۔

سند نمبر 22

ابن حبان نے کہا کہ خبر دی ہم کو محمد بن قاسم بن حاتم نے کہا بیان کیا ہم سے محمود بن داؤد دسمنانی نے کہا بیان کیا ہم سے ابن المصطفی نے کہا بیان کیا ہم سے سوید بن عبد العزیز نے کہا ابو حنیفہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا کہ جو شخص خنزیر کھائے اس

کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں تو ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے کہا اس پر کوئی چیز نہیں ہے

(کتاب المجروحین، لابن حبان، ص 413/2)

جواب:

اس کی سند بھی سخت مجروح بجرح مفسر ہے۔ اس کی سند میں واقع ابن المصطفیٰ ہے۔ اصل نام محمد بن مصطفیٰ ہے عقیلی نے ضعفاء کبیر میں عبداللہ سے روایت کی میں نے اپنے باپ (یعنی احمد بن حنبل) علیہ الرحمہ سے اس کے بارے میں پوچھا جو یہ ولید سے روایت کرتا ہے۔ تو میرے باپ نے بہت زیادہ اس پر انکار کیا۔

(ضعفاء عقیلی، ص 145/4)

جواب:

اس کی سند میں واقع، سوید بن عبدالعزیز ہے۔

پورا نام اس طرح ہے۔ سوید بن عبدالعزیز بن نمیر السلیمی الدمشقی القاضی قال احمد متروک الحدیث، و قال یحییٰ لیس بشئی و قال النسائی ضعیف و قال بن حبان کان کثیر الخطأ فاحش الوهم،

(کتاب الضعفاء، لابن الجوزی، ص 33/2، تہذیب التہذیب، ص 458/2)

امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ راوی متروک الحدیث ہے۔ یحییٰ نے کہا یہ کچھ نہیں ہے نسائی علیہ الرحمہ نے کہا ضعیف ہے۔ ابن حبان نے کہا بہت زیادہ غلطیاں کرنے والا ہے۔ اور کھلا وہمی ہے۔

جب سند کا مجروح ہونا ثابت ہو گیا تو جرح بھی خود بخود باطل ہو گئی۔

سند نمبر 23

ابن حبان علیہ الرحمہ نے کہا کہ خبر دی ہم کو ثقفی نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن ولید مرجی نے کہا بیان کیا ہم سے حسن بن صباح نے کہا بیان کیا ہم سے محفوظ بن ابی ثوبہ نے کہا بیان کیا مجھ سے ابن ابی مسھر نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ بن حمزہ اور سعید بن عبدالعزیز نے دونوں نے کہا کہ سنا ہم نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے وہ کہتے تھے کہ اگر آدمی اس (بغل) خچر کی تقربا الی اللہ عبادت کرے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا۔ (کتاب المجروحین، ص 413/2)

جواب

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ، پر یہ محض بہتان ہے بلکہ بہتان عظیم ہے۔ یہ روایت تو عقلاً نقلاً دونوں طرح محض باطل ہے۔ کوئی مومن، مسلمان خواہ کتنا ہی گنہ گار کیوں نہ ہو ایسی بات تو ایک عام مسلمان، مومن بھی نہیں کہہ سکتا تو پھر جن کو امت کے جلیل القدر محدثین وفقہائے کرام، آئمہ اسلام، امام الائمہ، امام اعظم، مجتہد اعظم، فقیہہ اعلیٰ، سردار المسلمین کے مبارک القابات سے یاد کریں جن کی امامت شان مُسَلَّم جن کا مجتہد مطلق ہونا مُسَلَّم، شرق تا غرب جن کے مقلدین ہیں جن میں لاکھوں کی تعداد میں اولیائے کرام، فقہائے علماء ہیں۔ وہ ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں۔ (معاذ اللہ) یہ حاسدوں کی طرف سے حسد کی انتہاء ہے۔

نیز اس کی سند بھی مجروح بجرح مفسر ہو کر مردود ہے۔

اس کی سند میں واقع راوی حسن بن صباح ہے۔ لسان المیزان میں ہے حسن بن صباح

الاسماعیلی ''کان میں کبار الزنادقۃ'' کہ یہ راوی بہت بڑے زندیقوں میں سے ایک زندیق ہے۔ (لسان المیزان ص 214/2)

نیز اس کی سند میں یحییٰ بن حمزہ، وسعید بن عبدالعزیز ہے۔

یحییٰ بن حمزہ قدری (بدمذہب ہے) (ضعفاء عقیلی، ص 397/4)

اور سعید بن عبدالعزیز التنوخی ہے۔

ابو مسہر نے کہا کہ اپنی موت سے پہلے یہ اختلاط کا شکار ہو گیا تھا۔

آجری نے ابوداؤد سے نقل کیا ہے کہ قبل موت اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ اسی طرح ہی حمزہ کنانی نے کہا ہے الدوری نے ابن معین سے روایت کی ہے کہ یہ راوی اپنی موت سے پہلے مختلط ہو گیا تھا۔ (تہذیب التھذیب، ص 321/2)

نیز اسی روایت کاذبہ کو خطیب نے اپنی تاریخ میں اور یعقوب فسوی نے اپنی تاریخ میں بھی شدید مجروح سند کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور خطیب اور یعقوب فسوی نے بغل کی بجائے نعل ذکر کیا ہے۔ یعنی راوی کبھی بغل ذکر کرتا ہے کبھی نعل ذکر کرتا ہے جو اس کے اضطراب کی واضح دلیل ہے۔

تو یہ روایت سخت ضعیف ہے۔ مضطرب ہے۔ جو ایک زندیق نے بیان کی جیسا کہ ابن حبان کی سند میں حسن بن صباح ہے، اور ایک بدمذہب قدری نے بیان کی، جیسا کہ یحییٰ بن حمزہ ابن حبان کی سند میں موجود ہے اور ایک خراب حافظے والے نے جیسا کہ سعید بن عبدالعزیز التنوخی، تو ایسی کاذبہ روایات بیان کرنا واقعی، بدمذہب، اور خراب حافظے والوں کا ہی کرشمہ ہے۔ اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اس سے قطعاً بری الذمہ ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے مقرب، مقبول، صاحب خلوص، بندوں

میں شامل ہیں ۔اولیائے کرام صالحین ،متقین میں شامل ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے ،اور ہم سب کو معاف فرمائے (آمین)

الحمدللہ رب العالمین

یہاں تک امام ابن حبان علیہ الرحمہ کی کتاب المجروحین کے اعتراضات کے جوابات مکمل ہوئے ،قارئین پر یہ بات واضح ہوگئی ہوگی کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر ،جن سندوں کی بنیاد پر جرح کی گئی ہے وہ اسناد مجروح ضعیف مضطرب ،وغیرہ ہیں۔

انشاءاللہ تعالیٰ اس کتاب کے آخر میں ایک باب حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی امامت وثقاہت پر ہوگا۔

اب یہاں سے

مؤرخ یعقوب فسوی

کی کتاب "المعرفہ والتاریخ"

میں واقع اعتراضات اور انکے جوابات کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔

مؤرخ ابو یوسف یعقوب بن سفیان فسوی، نے بھی اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے مختلف لوگوں کی زبان سے حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات بیان کیے گئے ہیں۔ انشاء اللہ تعالٰی قارئین پر بالکل واضح ہو جائے گا کہ فسوی صاحب کی وہ سندیں جن میں حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ، پر اعتراضات کیے گئے ہیں وہ سندیں مجروح، سخت ضعیف ہیں اور لائق التفات نہیں ہیں جس طرح ابن عدی، عقیلی، ابن حبان کی ان سندوں کا انتہائی ضعیف، قابل رد ہونا بیان کیا گیا ہے۔ جن سندوں کے ساتھ مذکورہ موصوفین نے حضرت امام پر جرح نقل کی ہے۔

مؤرخ یعقوب فسوی کی کتاب المعرفہ والتاریخ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے اعتراضات اوران کے مفصل جوابات

کتاب المعرفہ والتاریخ کی سند نمبر 1

مؤرخ یعقوب فسوی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابوبکر حمیدی نے کہا بیان کیا ہم سے سفیان نے کہا کہ ہم روبہ کے پاس تھے فابصر الناس وفدا اتجفلوا فقال من این قال من عند ابی حنیفة قال هیه یمکنهم من رأی ما مضغوا و ینقلبوا الی اهالیهم بغیر ثقة (کتاب المعرفہ والتاریخ، ص 779/2)

جواب:

اس کی سند میں روبہ واقع ہے، پورا نام اس طرح ہے روبة بن العجاج الراجز المشهور قال النسائی لیس بالقوی و قال العقیلی لا یتابع علیه و قال ابن معین دعه (تہذیب التہذیب، ص 117/2)

نسائی نے کہا قوی نہیں ہے عقیلی نے کہا اس کی متابعت نہیں کی جاتی۔ ابن معین نے کہا اس کو چھوڑ دے۔

قال ابن الجوزی، قال النسائی لیس بالقوی، (کتاب الضعفاء، ص 277/1)

ابن جوزی نے کہا کہ نسائی نے کہا یہ راوی قوی نہیں ہے۔

قال العقیلی، لا یتابع علیه، (ضعفاء کبیر، ص 64/2)

عقیلی نے کہا اس کی متابعت نہیں کی جاتی۔

قال الذهبی ، قال النسائی مروبة لیس بثقة (میزان الاعتدال،ص 57/2)

ذہبی نے کہا کہ نسائی نے کہا ہے یہ راوی روبہ ثقہ نہیں ہے۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ مؤرخ یعقوب فسوی کی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح والی یہ سند مجروح ہے اور قابل رد ہے۔ جب سند ہی مجروح تو کی گئی جرح خود بخود ہی باطل ہو گئی۔

سند نمبر 2

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے ابو مسہر نے مزاحم بن زفر سے کہا کہ میں نے ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے کہا اے ابو حنیفہ، یہ وہ ہے جو تو نے فتویٰ دیا ہے اور وہ جو تو نے اپنی کتابوں میں وضع کیا ہے۔ وہ وہ حق ہے کہ اس میں کوئی شک نہیں ہے؟

تو ابو حنیفہ نے کہا اللہ کی قسم میں نہیں جانتا شاید کہ وہ وہ باطل ہے جس میں شک نہیں ہے۔ (کتاب المعرفہ،ص 782/2)

جواب:

کسی بد عقیدہ راوی نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی زبان مبارک سے یہ بیان کیا ہے کہ معاذ اللہ میں نے اپنی کتابوں میں باطل تحریر کیا ہے اس کی سند پر گفتگو نہ بھی کریں تو اس روایت کا تعصب پر اور کذب پر مبنی ہونا ظاہر ہے۔ تاہم اس کی سند میں ابو مسہر ہے جو بد عقیدہ تھا۔ تہذیب التہذیب میں ہے کہ ابو مسہر قرآن کو مخلوق کہتا تھا۔

(تہذیب التہذیب،ص 314/3)

قرآن مجید کومخلوق کہنا عقیدہ کفر ہے۔نیز اس کی سند میں محمد بن معاذ ہے۔ قال ابو جعفر عقیلی فی حدیثه وهم (کتاب الضعفاء، ص 145/4)

عقیلی نے کہا کہ اس کی حدیث میں وہم ہے (یعنی) یہ راوی وہمی ہے واضح ہو گیا کہ یہ جرح والی سند لائق التفات نہیں ہے۔

سند نمبر 3

فسوی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے عبیداللہ بن معاذ نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن معاذ نے کہا سنا میں نے سعید بن مسلم سے کہا کہ میں نے ابو یوسف سے کہا کیا ابو حنیفہ علیہ الرحمہ جہمی ہے؟ ابو یوسف نے کہا ہاں، میں نے کہا کیا مرجی ہے۔ ابو یوسف نے کہا ہاں۔۔۔(کتاب المعرفہ، ص 782/2)

جواب:

امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جہمی یا مرجی وغیرہ، یہ محض بہتان ہے جس سے امام صاحب کوسوں دور ہیں۔ اس اعتراض کا مفصل جواب ابن عدی، عقیلی، ابن حبان کی سندوں میں مفصل بیان کیا گیا ہے، وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

نیز اس کے رد کیئے امام صاحب علیہ الرحمہ کی صرف ایک کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے۔ پھر اس کی سند بھی محفوظ نہیں، اس کی سند میں عبیداللہ بن معاذ ہے۔

تہذیب میں ہے عن ابن معین لیسو ا اصحاب حدیث و لیسو بشئی

(تہذیب، ص 34/4)

یعنی ابن معین نے کہا کہ یہ نہ تو حدیث والے ہیں اور نہ ہی کوئی چیز ہے۔ سند کا مجروح ہونا واضح ہو گیا، تو جرح بھی خود ہی باطل ہو گئی۔

سند نمبر 4

مؤرخ فسوی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن خلیل نے کہا بیان کیا ہم سے عبدہ نے کہا سنا میں نے ابن مبارک سے کہ ابن مبارک نے ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو ایک آدمی نے کہا کیا ابوحنیفہ علیہ الرحمہ میں خواہش نفس سے کوئی چیز ہے تو ابن مبارک نے کہا ہاں وہ ارجاء ہے، (کتاب المعرفہ، ص 783/2)

جواب:

گزشتہ اوراق میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر مرجی ہونے کے الزام کا مفصل رد موجود ہے وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

نیز گزشتہ اوراق میں مفصل بیان ہو چکا ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے جارحین سے نہیں بلکہ مداحین میں سے ہیں۔

امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں دیکھیے امام ابن عبدالبر کی کتاب الانتقاء، ص 193

مزید تفصیل دیکھیے اس کتاب میں ابن حبان کی سند نمبر 17 کے تحت

کتاب المعرفہ کی سند نمبر 5

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو جزء نے عمرو بن سعید بن مسلم سے کہا سنا میں نے اپنے دادا سے کہا کہ میں نے ابو یوسف سے کہا کیا ابو حنیفہ علیہ الرحمہ مرجی تھے ؟ کہا ہاں، میں نے کہا کیا جہمی تھے، کہا ہاں میں نے کہا تو ان سے کہاں ہے؟ کہا ابو یوسف نے کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پڑھاتے تھے جو بات ان کی اچھی ہوتی وہ ہم قبول کرتے جو بری ہوتی اس کو ہم نے چھوڑ دیا۔ (کتاب المعرفہ، ص 783/2)

جواب:

حضور سیدنا امام اعظم علیہ الرحمہ پر مرجی اور جہمی ہونے کا الزام قطعاً غلط ہے جس کے لیے آپ کی تصنیف مبارک فقہ اکبر ہی کافی ہے نیز گزشتہ اوراق میں اس بات کا مفصل رد موجود ہے۔ وہیں پر ملاحظہ کریں۔ نیز اس کی سند بھی سخت مجروح ہے سند میں واقع ابو جز ہے۔

پورا نام اس طرح ہے ابو جز القصاب نصر بن طریف

قال ابن المبارک کان قدریاً و لم یکن یثبت و قال احمد لا یکتب حدیثہ و قال النسائی و غیرہ متروک ، قال یحییٰ من المعروفین بوضع الحدیث

(میزان الاعتدال، ص 251/4۔ کتاب الضعفاء لابن الجوزی، ص 159)

ابن مبارک نے فرمایا کہ یہ قدری ہے (بدمذہب) اور ثبت نہیں ہے امام احمد نے فرمایا اس کی حدیث نہ لکھی جائے امام نسائی وغیرہ نے فرمایا یہ متروک ہے، امام یحییٰ نے فرمایا یہ حدیث گھڑنے کے ساتھ مشہور ہے۔

اس تفصیل سے واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی جھوٹی باطل ہے جس میں روایات گھڑنے والے موجود ہیں، جب سند باطل ثابت ہوئی تو جرح بھی باطل ہو گئی۔

سند نمبر 6

یعقوب فسوی نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے محمد بن ابی عمر نے کہا کہ کہا سفیان نے کہ اسلام میں اہل اسلام پر ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے زیادہ ضرر رساں پیدا ہوا ہی نہیں
(کتاب المعرفہ والتاریخ، ص 783/2)

جواب:

سند میں سفیان سے مراد سفیان بن عینیہ ہیں، جیسا کہ محشی نے بھی وضاحت کی ہے سفیان بن عینیہ تو حضرت امام کے مداحین میں سے ہیں دیکھیے ابن عبدالبر کی کتاب الانتقاء، ص 193)

نیز اس کی سند بھی محفوظ نہیں ہے۔ اس کی سند میں محمد بن ابی عمر ہے۔ پورا نام اسی طرح ہے۔ محمد بن عمر بن ابی عمر ، قال المزی لم اجدلہ ذکرا

امام مزی نے فرمایا کہ میں نے اس کا ذکر نہیں پایا۔

(تہذیب التہذیب، ص 232/5)

قال ابن حجر فی التقریب ، لا یعرف (تقریب التہذیب، ص 117/2)

ابن حجر نے کہا یہ نہیں پہچانا گیا۔ (یعنی مجہول ہے)

تو سند کا مجروح ہونا واضح ہے تو جرح بھی باطل ہو گئی۔

سند نمبر 7

مؤرخ فسوی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے احمد بن یونس نے کہا سنا میں نعیم سے وہ کہتے کہ کہا سفیان نے جتنا شر ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے اسلام میں رکھا اتنا شر اسلام میں کبھی نہیں رکھا گیا۔ (کتاب المعرفہ، ص 784/2)

جواب:

گزشتہ اوراق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ امام سفیان، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے جارحین میں سے نہیں ہیں بلکہ مداحین میں سے ہیں یہ سارا کرشمہ ضعیف راویوں کا ہے یا حاسدوں کا ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح کے متعلق جلیل القدر آئمہ اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں، حالانکہ یہ امام یقیناً اس سے بری الذمہ ہیں۔

نیز اس کی سند بھی غیر محفوظ ہے، سخت ضعیف ہونے کی وجہ سے قابل رد ہے۔ لائق التفات نہیں۔

اس کی سند میں نعیم بن حماد ہے اگرچہ کئی حضرات نے اس راوی کو حدیث کی روایت میں ثقہ کہا ہے تاہم نعیم بن حماد امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح کیلئے حکایات گھڑ لیا کرتا تھا جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے اس کی وضاحت کی ہے کہ

ازدی نے کہا یہ حدیثیں گھڑتا تھا اور حکایات مکذوبہ، امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں روایت کرتا تھا وہ سب جھوٹ ہیں۔ (میزان الاعتدال، ص 269/4)

تہذیب التھذیب، ص 635 تا 638، ج 5)

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ اس کے پاس بیس حدیثیں ایسی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے

امام نسائی نے فرمایا کہ ضعیف ہے اور اس سے دلیل نہ لی جائے۔

(میزان الاعتدال، ص269/4)

اس کا مفصل ترجمہ تہذیب میں ہے۔

روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ، یہ سند بھی مجروح ہے اور جو کچھ نعیم بن حماد نے امام صاحب علیہ الرحمہ پر جرح بیان کی ہے یا روایت کی ہے وہ سب جھوٹ ہے۔

سند نمبر 8

فسوی نے کہا کہ بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن سے وہ کہتے کہ ابو حنیفہ اور حق کے درمیان حجاب ہے۔ (کتاب المعرفہ، ص784/2)

جواب:

یہ سند بھی مجروح بجرح مفسر ہو کر مردود ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

سند میں واقع، محمد بن بشار البصری الحافظ بندار ہے۔ میزان میں ہے کہ کذبہ الفلاس، قال عبداللہ بن عبداللہ الدورقی کنا عند یحییٰ بن معین فجری ذکر بندار فرایت یحییٰ لا یعبأبه و یستضعفه و رائیت القواریری لا یرضاه،

(میزان الاعتدال، ص400/3)

فلاس نے اس کو جھوٹا کہا ہے عبداللہ بن دورقی نے کہا کہ ہم یحییٰ بن معین کے پاس بیٹھے تھے کہ بندار کا ذکر ہوا۔ تو میں نے دیکھا کہ یحییٰ نے کوئی پرواہ نہیں کی اور اس کو ضعیف کہتے ہیں اور میں نے قواریری کو دیکھا وہ اس بندار سے راضی نہیں تھے۔

اور تہذیب میں ہے کہ عبداللہ بن محمد بن سیار نے کہا کہ میں نے عمرو بن علی سے سنا وہ قسم کھا کر کہتے تھے کہ بندار کذاب ہے۔

عبداللہ بن علی بن مدینی نے کہا کہ سنا میں نے اپنے باپ سے اور پوچھا ایک حدیث کے متعلق جو بندار نے روایت کی تھی تو میرے باپ نے کہا یہ روایت کذب ہے۔ اور سخت انکار کیا۔ تہذیب التھذیب، ص 48/5)

واضح ہو گیا کہ یہ سند بھی مجروح بجرح مفسر ہے۔ اور لائق رد ہے۔

سند نمبر 9

فسوی نے کہا بیان کیا مجھ سے علی بن عثمان بن نفیل نے کہا بیان کیا مجھ سے ابو مسہر نے کہا بیان کیا ہم سے یحیٰی بن حمزہ اور سعید نے، اور سعید نے سنا کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے کہا کہ اگر کوئی آدمی اس جوتی کی عبادت کرے اور اس کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب چاہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا، سعید نے کہا یہ صریح کفر ہے

(کتاب المعرفہ، ص 784/2)

<u>جواب:</u>

اس سند میں یحیٰی بن حمزہ، قدری مذہب والا ہے۔ (یعنی بدمذہب ہے۔)

(عقیلی ضعفاء کبیر ص 397/4، تہذیب التھذیب، ص 129/6)

اگرچہ مذکورہ راوی کی بعض سے توثیق بھی منقول ہے۔

اس کی سند میں سعید بن عبدالعزیز ہے جو کہ التنوخی ہے۔

تہذیب میں ابوداؤد، ابن معین، ابو معمر سے اس کا مختلط ہونا مذکور ہے۔

(تہذیب التہذیب، ص321/2)

اس کی سند میں ابو مسھر ہے جو کہ عبد الاعلیٰ بن مسھر ہے قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا۔

(تہذیب التہذیب)

اس سند میں ایک راوی تو قرآن کو مخلوق کہنے والا، ایک تقدیر کا منکر اور ایک راوی مختلط، پس سند کا انتہائی ضعیف ہونا واضح ہے۔ اور امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کرنا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے۔ مزید اس کا مفصل جواب اس کتاب میں ابن حبان کی سند نمبر 23 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

سند نمبر 10

مؤرخ فسوی نے کہا کہ بیان کیا مجھ سے عبد الرحمٰن نے کہا سنا میں نے علی بن مدینی سے علی بن مدینی نے کہا کہ مجھ سے بشر بن ابی ازھر نیشا پوری نے کہا کہ میں نے خواب میں ایک جنازہ دیکھا جس پر سیاہ کپڑا تھا اور اسکے ارد گرد راہب تھے میں نے پوچھا یہ جنازہ کس کا ہے تو انہوں نے کہا یہ جنازہ ابو حنیفہ کا ہے میں نے ابو یوسف کو خواب سنایا تو انہوں نے مجھ سے کہا یہ خواب کسی کو بیان نہ کرنا۔

(کتاب المعرفہ والتاریخ، ص784/2)

جواب:

مسلمان مومن کا خواب، شرعی طور پر حجت نہیں ہے۔ نیز ابن عدی علیہ الرحمہ کی سند نمبر 14 کے تحت چند خواب بزرگوں سے منقول ہیں اس احقر نے بیان کیے ہیں جس میں امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اور ان کے مقلدین کے لیے بڑی

بشارت ہے وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

سند نمبر 11

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو بکر بن خلاد نے کہا سنا میں نے عبد الرحمٰن بن مہدی سے کہا سنا میں نے حماد بن زید سے وہ کہتے سنا میں نے ایوب سے وہ کہتے اور ذکر کیا گیا ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا تو ایوب نے یہ آیت تلاوت کر دی۔

یریدون ان یطفؤا نور الله ، بأفواههم و یأبی الله الا ان یتم نوره ۔۔

(سورہ توبہ آیت نمبر 32)

کہ وہ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ کے نور کو بجھا دیں اور اللہ انکار کرتا ہے، مگر یہ کہ پورا کرے گا اپنے نور کو۔ (کتاب المعرفہ، ص 785/2)

جواب:

اس میں تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی تعریف ہے کہ محدث ایوب نے ذکر امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے وقت مذکورہ آیت تلاوت کی جس سے اشارہ انہوں نے یہ کیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو اللہ تعالیٰ بلند رکھے گا ان کے ساتھ تائید الٰہی ہے۔

الحمد للہ رب العالمین

کیونکہ محدث ایوب علیہ الرحمہ امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔

(دیکھیے امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ، کی کتاب الانتقاء، ص 193)

سند نمبر 12

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے ابن نمیر نے کہا بیان کیا ہم سے ہمارے بعض دوستوں نے عمار ابن رزیق سے، ابن رزیق نے کہا کہ اگر تجھ سے کوئی مسئلہ پوچھا جائے اور تیرے پاس اس کا جواب نہ ہو تو دیکھو کہ اس بارے میں ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے کیا کہا جو کچھ اس نے کہا تو اسکے مخالف کہہ دے تو درستی کو پالے گا۔

(کتاب المعرفہ، ص 785/2)

جواب:

اس میں کتنا بغض و حسد ہے امام صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ وہ بالکل واضح ہے اور جو جرح بغض و عناد کی وجہ سے ہو وہ جرح ہی قبول نہیں ہوتی۔ تاہم سند میں مجہول راوی بھی ہیں جیسا کہ ابن نمیر نے کہا کہ ہمارے بعض دوستوں نے کہا یہ بعض دوست کون ہیں کچھ نہیں نہ نام کا ذکر، نہ باپ کا ذکر، کون تھے، کیسے تھے، کچھ معلوم نہیں تو ایسے مجہولوں کی بنا پر ایک مجتہد مطلق، کبیر الشان، عظیم القدر امام اعظم جیسی شخصیت پر جرح کرنا انصاف کا خون ہے۔

سند نمبر 13

یعقوب فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے نعیم بن حماد نے کہا بیان کیا ہم سے ابراہیم بن محمد فزاری نے کہا ہم سفیان ثوری کے پاس تھے کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی موت کی خبر آئی۔ تو سفیان نے کہا، الحمد للہ، ابو حنیفہ سے مسلمانوں نے چھٹکارا پایا، وہ آہستہ

آہستہ اسلام کوتوڑ رہا تھا۔ اسلام میں ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی منحوس پیدا نہیں ہوسکتا۔

جواب

یہ حضرت امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ پر محض بہتان ہے آپ اس سے بری الذمہ ہیں امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء ص 197 دیکھیے آپ تو امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، نیز سند میں نعیم بن حماد ہیں اگر چہ حدیث کی روایت میں تو ثقہ ہیں تاہم میزان الاعتدال میں مذکور ہے کہ نُعیم بن حماد امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں حکایاتِ مکذوبہ کا گھڑنے والا ہے۔ لہذا نعیم بن حماد سے جتنی بھی امام صاحب علیہ الرحمہ کے خلاف روایات ہیں وہ سب کی سب باطل ہیں۔

نعیم بن حماد کی امام صاحب کے بارے میں روایات جھوٹی ہیں۔ دیکھیے میزان الاعتدال، ص 269/4)

لہذا واضح ہو گیا کہ یہ روایت بھی جھوٹی ہے اور امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ اس سے بری الذمہ ہیں بلکہ آپ تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداح ہیں جیسا کہ سابقہ سطور میں امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کے حوالے سے ابھی گزرا ہے۔

سند نمبر 14

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے نعیم نے کہا سنا میں نے معاذ بن معاذ اور یحیٰ بن سعید سے وہ دونوں کہتے تھے سنا ہم نے سفیان ثوری سے وہ کہتے تھے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے کفر کی وجہ سے دو مرتبہ توبہ کا مطالبہ کیا گیا۔

(کتاب المعرفہ والتاریخ، ص 786/2)

جواب:

سند نمبر 13 میں ابھی گزرا ہے کہ نعیم بن حماد کی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں جتنی بھی روایات طعن ہیں وہ سب کی سب باطل ہیں۔
اس جھوٹی روایت میں بھی وہ صاحب نعیم بن حماد ہیں۔لہٰذا اس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہے اور امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ اس سے بری الذمہ ہیں۔

سند نمبر 15

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے حماد بن زید نے کہا، کہ ابن عون نے کہا کہ مجھ کو خبر دی گئی ہے کہ تم میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اللہ کے راستے سے روکنے والے ہیں، تو سلیمان بن حرب نے کہا وہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور اس کے ساتھی ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے راستے سے روکتے ہیں۔

(کتاب المعرفہ، ص786/2)

جواب:

یہ حکایت حقیقت کے کتنی خلاف روز روشن کی طرح واضح ہے، اس کی سند میں سلیمان بن حرب ہے اگرچہ ثقہ ہے لیکن روایت کے الفاظ تبدیل کر دیتا تھا اور روایت بالمعنی کرتا تھا خطیب نے کہا ہے تہذیب التہذیب ص396/2 ملخصاً۔ ہو سکتا ہے کہ روایت میں تعریف ہو کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے ہیں۔ تو سلیمان بن حرب صاحب نے جنہیں عادت ہے الفاظ بدلنے کی انہوں نے بدل کر یہ کر دیا ہو کہ اللہ کے راستے سے روکنے والے (معاذ اللہ)

پھر اس کی سند میں حماد بن زید ہیں۔ یہ تو حضرت امام صاحب کے مداحین میں سے تھے۔ دیکھیے ابن عبد البر کی کتاب، الانتقاء، ص 193۔۔

نیز اس کی سند میں ابن عون ہے اور وہ محمد بن عون ہے "قال البخاری منکر الحدیث، قال الازدی و ابوالفتح والدولابی متروک الحدیث قال غیرہ منکر الحدیث ۔ (تہذیب صہ ۵/۲۴۶) بخاری نے کہا یہ منکر الحدیث ہے، ازدی، ابوالفتح دولابی نے کہا متروک الحدیث ہے۔

نیز سند میں مذکور ہے کہ ابن عون نے کہا مجھ کو خبر دی گئی ہے، خبر دینے والا کون ہے مجھے کچھ معلوم نہیں وہ کون تھا، لہذا اس کا انتہائی مجروح ہونا واضح ہے۔

سند نمبر 16

فسوی نے کہا، بیان کیا مجھ سے ولید بن عتبہ دمشقی نے یہ ان میں سے ہے جنہوں نے اپنی جان پر سختی کی ہے کہا بیان کیا ہم سے ابو مسہر نے کہا بیان کیا ہم سے یحییٰ بن حمزہ اور سعید بن عبد العزیز نے کہا بیان کیا مجھ سے شریک بن عبد اللہ جو کوفہ کے قاضی ہیں کہ بے شک ابو حنیفہ سے زندیقی کی وجہ سے دو بار توبہ کرائی گئی ہے۔

(کتاب المعرفہ صہ ۲/۷۸۶)

جواب:

یہ بات بالکل حقیقت کے خلاف ہے اور بد مذہبوں کا غلط پراپیگنڈہ ہے چنانچہ سند میں مذکور ابو مسہر، قرآن مجید کو مخلوق کہنے والا ہے (تہذیب التہذیب)

سند میں مذکور یحییٰ بن حمزہ، قدری مذہب والا یعنی تقدیر کا منکر ہے۔ (عقیلی صہ ۴/ ۳۹۷) سعید بن عبدالعزیز، مختلط ہے۔ (تہذیب التہذیب صہ ۲/ ۳۲۱)

خود قاضی شریک بھی مختلف فیہ ہے۔ دیکھیئے میزان الاعتدال وغیرہ

سند میں مذکور ولید بن عتبہ دمشقی ہے، قال الذہبی لایدری من ہو وما ہو۔ (میزان الاعتدال صہ ۴/ ۳۴۱)

ذہبی نے کہا ولید بن عتبہ معلوم نہیں کہ یہ کون ہے کیا ہے (یعنی مجہول ہے)

سند میں مذکور ایک تقدیر کا منکر، ایک قرآن کو مخلوق کہنے والا، ایک مجہول، ایک خراب حافظے والا، لہذا سند کا ابطال واضح ہے تو جرح بھی خود ہی باطل ٹھہری۔

سند نمبر 17

فسوی نے کہا بیان کیا مجھ سے ولید نے کہا بیان کیا مجھ سے ابو مسہر نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن فلیح المدینی نے اپنے بھائی سلیمان سے اور وہ لوگوں کو بہت جاننے والے تھے کہ جس نے ابوحنیفہ سے توبہ کا مطالبہ کیا تھا وہ خالد القسری ہے

(کتاب المعرفہ صہ ۲/ ۷۸۶)

جواب:

اس کی سند میں ولید ہے جو کہ ولید بن عتبہ ہے، اس کے متعلق امام ذہبی نے فرمایا ہے "لایدری من ہو و ما ہو" (میزان الاعتدال صہ ۴/ ۳۴۱) نہیں معلوم کہ یہ کون ہے اور کیا ہے (یعنی مجہول ہے)

اس کی سند میں ابو مسھر ہے جو کہ قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا۔ (تہذیب التہذیب)
یعنی بدعقیدہ تھا۔
اس کی سند میں محمد بن فلیح المدینی ہے، اس کے متعلق قال ابوحاتم لیس بذاك عن ابن معین لیس بثقة قال ابو حاتم لیس بقوی لا یعجبنی حدیثه
(میزان الاعتدال صہ ۴/ ۱۰۔ تہذیب التہذیب صہ ۵/ ۲۶۰)
ابوحاتم نے کہا یہ قوی نہیں ہے، ابن معین نے کہا یہ ثقہ نہیں ہے، ابوحاتم نے کہا یہ قوی نہیں ہے اور مجھے اس کی حدیث پسند نہیں ہے۔ نیز ابن جوزی بیان کرتے ہیں یحییٰ نے کہا ثقہ نہیں ہے، ابوحاتم رازی نے کہا قوی نہیں ہے۔
(کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ ۳/ ۹۲)
واضح ہو گیا کہ اس کی سند بھی خاصی مجروح ہے اور لائق استناد نہیں ہے جب سند کا انتہائی ضعیف ہونا واضح ہو گیا تو جرح بھی باطل ہو گئی۔

سند نمبر 18

فسوی نے کہا، بیان کیا ہم سے سلیمان بن حرب نے کہا بیان کیا ہم سے معاذ بن معاذ نے، بشر بن مفضل نے کہا سنا میں نے ابوحنیفہ سے ایسی عورت کے متعلق جس سے اس کے غلام نے مجامعت کی سوائے شرم گاہ کے پس پانی بہہ کر اس کی فرج میں داخل ہو گیا جس سے وہ عورت حاملہ ہو گئی تو اب اس کا حیلہ کیا ہے تو ابوحنیفہ نے کہا کیا اس عورت کی پھوپھی ہے کہاں ہے، تو کہا کہ وہ عورت اپنا غلام اپنی پھوپھی کو ہبہ کر دے پھر پھوپھی اس غلام کے ساتھ مجامعت والی عورت کا نکاح کر دے۔ (کتاب المعرفہ صہ ۲/ ۷۸۷)

جواب:

اس کی سند میں سلیمان بن حرب ہے اگر چہ ثقہ ہے تاہم روایت کے الفاظ بدل دیتا ہے اور روایت بالمعنی کرتا ہے۔ (تہذیب صہ ۲/۳۹۶)

نیز اس کی سند میں بشر بن مفضل ہے، قال الازدی ضعیف مجہول ۔(کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ ۱/۱۴۴)

سند کا ضعیف اور نا قابل احتجاج ہونا واضح ہے۔

سند نمبر 19

فسوی نے کہا کہ حماد نے کہا بیٹھا میں طرف ابوحنیفہ کی مسجد حرام میں
-----------------۔(کتاب المعرفہ صہ ۲/۷۸۷)

جواب:

حماد اور فسوی کے درمیان واسطہ ہے جو کہ یہاں مفقود ہے لہذا یہ روایت منقطع ہے۔

سند نمبر 20

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے ابوبکر حمیدی نے کہا بیان کیا ہم سے حمزہ بن حارث نے جو عمر بن خطاب کے غلام ہیں، اپنے باپ سے کہا سنا میں نے ایک آدمی سے جو ابوحنیفہ سے سوال کرتا تھا مسجد حرام میں ایسے آدمی کے متعلق جو یہ کہتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کعبہ حق ہے لیکن میں یہ نہیں جانتا کیا وہ یہ کعبہ ہے یا کوئی اور تو ابوحنیفہ

نے کہا ایسا شخص سچا مومن ہے اور اس سائل نے ایسے آدمی کے بارے میں بھی سوال کیا جو کہتا کہ میں گواہی دیتا ہوں بے شک حضرت محمد بن عبداللہ نبی ہیں (ﷺ) لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ کیا وہ ہیں جو مدینہ المنورہ میں اپنی قبر (مبارک) میں ہیں یا کہیں اور تو ابو حنیفہ نے کہا ایسا آدمی سچا مومن ہے ابو بکر حمیدی نے کہا کہ جس نے ایسا کہا وہ کافر ہو گیا۔ (کتاب المعرفہ والتاریخ صہ ۲/ ۷۸۷، ۷۸۸)

جواب:

اس سند میں امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کا تعصب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے ساتھ مشہور ہے، لہذا تعصب کی بناء پر کی گئی جرح ہی باطل ہوتی ہے نیز اس کی سند میں حمزہ بن حارث بن عمیر ہے۔ اگر چہ ابن حبان نے اس کو ثقات میں داخل کیا ہے تاہم یہ مقاطیع روایت کرنے والا ہے۔ (تہذیب صہ۲/ ۱۹)

نیز سند میں حمزہ کا باپ حارث بھی ہے جس کے متعلق، قال الازوی ضعیف منکر الحدیث وقال الحاکم روی عن حمید الطویل و جعفر بن محمد احادیث موضوعہ، و نقل ابن الجوزی عن ابن الخزیمۃ انہ قال الحارث بن عمیر کذاب و قال ابن حبان کان ممن یروی عن الاثبات الاشیاء الموضوعۃ۔

(تہذیب التہذیب صہ ۱/ ۴۱۵)

قال ابن الجوزی، الحارث بن عمیر، ابو عمیر یروی عن حمید الطویل قال ابن حبان یروی عن الاثبات الموضوعات

(کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ ۱/ ۱۸۳۔ میزان الاعتدال صہ ۱/ ۴۴۰)

اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ حارث بن عمیر کو ازدی نے کہا ضعیف ہے منکر الحدیث ہے حاکم نے کہا حمید اور جعفر بن محمد سے جھوٹی روایات بیان کرتا ہے ابن جوزی نے ابن خزیمہ سے نقل کیا ہے کہ حارث بن عمیر کذاب ہے ابن حبان نے کہا یہ ثبت راویوں سے من گھڑت روایات بیان کرتا ہے۔

سطور بالا سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ یہ سند انتہائی مجروح بجرح مفسر ہے جس کی وجہ سے قابل رد ہے، جب سند کا نا قابل احتجاج ہونا ظاہر ہو گیا تو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح بھی غلط ثابت ہوئی اور آپ کی طرف منسوب بات بھی غلط ثابت ہوئی۔

سند نمبر 21

فسوی نے کہا ابو بکر نے کہا اور سفیان بیان کرتے تھے حمزہ بن حارث سے کہا بیان کیا ہم سے مؤمل بن اسماعیل نے ثوری سے حمزہ کی حدیث کے معنی کی طرح (یعنی روایت کی طرح) (کتاب المعرفہ صہ ۲/ ۷۸۸)

جواب:

گزشتہ کی سند کی طرح یہ سند بھی سخت مجروح ہے جس کی وجہ سے لائق استناد نہیں ہے، اس کی سند میں مؤمل بن اسماعیل ہے۔ اس کے متعلق قال البخاری منکر الحدیث و قال ابو زرعۃ فی حدیثہ خطأ کثیر ۔ کثیر الغلط ۔

(میزان الاعتدال صہ ۴/ ۲۲۸) ملخصاً

امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہے، ابوزرعہ نے کہا اس کی حدیث میں بہت زیادہ خطا ہے، یہ راوی کثیر الغلط ہے۔ نیز راوی کا کثیر الخطاء کثیر الغلط ہونا یہ جرح شدید اور مفسر ہے، نیز امام بخاری علیہ الرحمہ جس کو منکر الحدیث کہیں اس سے روایت لینی حلال نہیں ہوتی۔ (میزان الاعتدال صہ ۱/ ۶)

سند نمبر 22

فسوی نے کہا، بیان کیا مجھ سے ابوبکر نے ابوصالح فراء سے اس نے فرازی سے فرازی نے کہا کہ ابوحنیفہ نے کہا آدم (علیہ السلام) اور ابلیس کا ایمان ایک جیسا ہے ابلیس نے کہا اے رب تو نے مجھے گمراہ کیا اور کہا اے رب مجھے قیامت تک مہلت دے اور آدم (علیہ السلام) نے عرض کی "ربنا ظلمنا انفسنا ۔۔۔الخ"

(کتاب المعرفہ صہ ۲/ ۷۸۹)

جواب:

اس کی سند میں فرازی ہے اور وہ ابراہیم بن محمد ہے اگرچہ ثقہ ہے تاہم ابن سعد نے کہا کہ اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطیاں ہیں، نیز راوی کا کثیر الخطا ہونا یہ جرح مفسر ہے سند کا مجروح ہونا واضح ہے۔

سند نمبر 23

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن عثمان بن حکیم نے کہا سنا میں نے ابونعیم سے وہ کہتے سنا میں نے شریک سے وہ کہتے اگر کسی قبیلہ میں شراب فروخت والا

ہوتو وہ ایسے آدمی سے بہتر ہے جو ابو حنیفہ کے قول پر فتویٰ دے۔

(کتاب المعرفہ صہ ۲/۷۸۹)

جواب:

اس کی سند میں شریک قاضی ہے جو خود متکلم فیہ ہے، نیز اس کی سند میں ابو نعیم ہے جو فضل بن دکین ہے اگر چہ ثقہ ہے، لیکن حدیث بیان کرنے پر اُجرت لیتے تھے جس کی وجہ سے لوگ ان پر کلام کرتے تھے اور یہ کہ تدلیس کرتے تھے اور منکر روایات بیان کرتے تھے اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو گالی دیتے تھے، (معاذ اللہ) (تہذیب التہذیب صہ ۴/۴۹۱)

ابو نعیم ثقہ ہونے کے باوجود منکر روایات بیان کرتا ہے جیسا کہ یہ کی ہے، جس کی زبان سے نبی پاک ﷺ کا صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ محفوظ نہ رہ سکے، اس کی زبان سے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کیسے محفوظ رہ سکتے ہیں۔

سند نمبر 24

فسوی نے کہا، بیان کیا مجھ سے احمد بن یحییٰ بن عثمان نے کہا عمر بن حفص بن غیاث نے کہا سنا میں نے اس کو ذکر کرتے تھے اپنے باپ سے یعنی حفص بن غیاث نے کہا، میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھتا تھا میں نے سنا، دن میں ایک مسئلہ کے بارے میں پانچ تاویلوں کی طرف پھرتے تھے تو میں نے ابو حنیفہ کو چھوڑ دیا اور حدیث کو طلب کیا۔

(کتاب المعرفہ صہ ۲/۷۸۹)

جواب:

اس کی سند میں عمر بن حفص بن غیاث ہے، ابن حبان نے اس کو ثقات میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ کئی مرتبہ غلطی بھی کر جاتا ہے، ابوداؤد نے کہا میں اس کے پیچھے اس کے گھر تک گیا لیکن میں نے اس سے کچھ نہیں سنا۔ (تہذیب صہ ۴/۲۷۳)

نیز اس سند میں عمر کا باپ حفص بن غیاث ہے جس سے عمر مذکورہ سند میں روایت کرتا ہے، حفص بن غیاث کے متعلق، ابوزرعہ نے کہا اس کا حافظہ خراب ہو گیا ہے۔ داؤد بن رشید نے کہا حفص کثیر الغلط ہے، اور ابن عمار نے کہا یہ اچھی طرح یاد نہیں رکھتا۔ اثرم نے امام احمد علیہ الرحمہ سے ذکر کیا ہے کہ یہ راوی مدلس ہے ابن سعد نے کہا مدلس ہے اور امام احمد نے اس کی ایک حدیث کو بھی منکر کہا ہے۔

(تہذیب التہذیب صہ ۱/ ۵۶۸، ۵۶۹ ملخصاً)

سند کا مجروح، ضعیف ہونا واضح ہو گیا تو حفص بن غیاث کا امام ابوحنیفہ کو چھوڑنا بھی ثابت نہ ہوا۔

سند نمبر 25

فسوی نے کہا، بیان کیا مجھ سے حسن بن صباح نے کہا بیان کیا ہم سے اسحاق بن ابراہیم الحنینی نے کہا کہ مالک نے کہا ابوحنیفہ سے زیادہ ضرر رساں اسلام میں کوئی نہیں پیدا ہوا۔۔۔ (کتاب المعرفہ صہ ۲/ ۷۸۹)

جواب:

یہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ پر بہتان ہے آپ اس سے یقیناً بری

الذمہ ہیں، امام مالک علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ نیز اسی کتاب میں امام ابن عدی کی سند نمبر ۱۰ کے تحت دیکھیں، وہاں پر مفصل بیان ہے کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے زبردست مداح ہیں۔ مذکورہ سند میں مجروح راوی کا کرشمہ ہے کہ اس نے اپنی بات کا وزن بنانے کیلئے ایک عظیم الشان امام، امام مالک رضی اللہ عنہ کی طرف نسبت کردی ہے۔ سند میں مذکور راوی حسن بن صباح ہے یہ البزار ہے، قال النسائی لیس بالقوی تہذیب صہ ۱/ ۴۹۶ امام نسائی نے کہا یہ قوی نہیں ہے۔

سند میں اسحاق بن ابراہیم الحنینی ہے، قال ابوحاتم رأیت احمد بن صالح لا یرضاہ و قال البخاری فی حدیثہ نظر و قال النسائی لیس بثقۃ قال الازدی اخطأ فی الحدیث، قال ابن عدی ضعیف، قال ابن حبان یخطئ قال الحاکم ابو احمد فی حدیثہ المناکیر قال البزار اضطرب حدیثہ

(تہذیب التہذیب صہ ۱/ ۲۴۳ ملخصاً۔ کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ ۱/ ۹۷)

تمام مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ابوحاتم نے کہا میں نے احمد بن صالح کو دیکھا وہ اس سے خوش نہیں تھے، امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا اس کی حدیث میں نظر ہے، نسائی نے کہا یہ ثقہ نہیں ہے، ازدی نے کہا اس نے حدیث میں خطا کی ہے، ابن عدی نے کہا یہ ضعیف ہے ابن حبان نے کہا یہ خطا کرتا ہے ابواحمد حاکم نے کہا اس کی حدیث میں مناکیر ہیں، بزار نے کہا اس کی حدیث میں اضطراب ہے۔

سطور بالا سے یہ بات ظاہر ہے کہ سند میں مذکور راوی اسحاق بن ابراہیم الحنینی انتہائی سخت مجروح ہے اور اس کی روایت قابلِ اعتماد نہیں تو جب سند کا ابطال

واضح ہو گیا تو اس سند کے ساتھ جو جرح تھی وہ بھی باطل ہو گئی۔

سند نمبر 26

فسوی نے کہا بیان کیا ہم سے محمد بن ابی عمر نے کہا کہ سفیان نے کہا کہ رقبہ نے قاسم بن معن کو کہا تو کہاں جاتا ہے تو قاسم بن معن نے کہا ابو حنیفہ کی طرف کہا وہ تجھے رائے قیاس میں پختہ کرے گا جو تو نے چبایا ہے اور تو اپنے اہل کے پاس بغیر فقہ کے لوٹے گا۔ (کتاب المعرفہ صہ ۲/۷۹۰)

جواب:

اس کی سند میں مذکور راوی، محمد بن ابی عمر مجہول ہے جیسا کہ تہذب میں منقول ہے کہ امام مزی نے فرمایا میں نے اس کا ذکر کہیں نہیں پایا۔ (تہذیب صہ ۴/۲۳۲) ابن حجر علیہ الرحمہ نے فرمایا لایعرف یہ نہیں پہچانا گیا (یعنی مجہول ہے)

(تقریب التہذیب صہ ۲/ ۱۱۷)

تو مجہول اور بدعقیدہ راوی کی بنیاد پر ایک ایسے امام جن کی امامت فی الدین مسلم ہے، ان پر کیسے طعن کیا جا سکتا ہے، سند کا ضعیف ہونا واضح ہے۔

سند نمبر 27

فسوی نے کہا بیان کیا مجھ سے محمد بن عبداللہ نے کہا بیان کیا ہم سے سعید بن عامر نے سلام بن ابی مطیع سے کہا کہ میں ایوب کے ساتھ تھا مسجد حرام میں کہ ایوب کو ابو حنیفہ نے دیکھا تو آپ کی طرف چلے تو جب ایوب نے دیکھا کہ ابو حنیفہ میری

طرف آرہے ہیں تو ایوب نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ کہیں یہ کھجلی والا ہماری طرف نہ لوٹ آئے۔ (کتاب المعرفہ صہ۲/۷۹۱)

جواب:

سند میں مذکور راوی سعید بن عامر الضبعی اگر چہ ثقہ ہے لیکن امام ابوحاتم نے فرمایا" وکان فی حدیثیه بعض الغلط" (تہذیب التہذیب صہ۲/۳۱۶)

کہ اس کی حدیث میں بعض غلطیاں ہوتی ہیں۔

نیز سند میں مذکور سلام بن ابی مطیع ہے، جو کہ ضعیف ہے اس کے متعلق "قال ابن حبان کثیر الوهم لا یجوز الا حتجاج به اذا انفرد"

(کتاب الضعفاء لابن الجوزی صہ۲/۷)

قال ابن عدی لیس بمستقیم الحدیث قال ابن حبان کان شئ الاخذ لا یجوز الاحتجاج به اذا انفرد قال الحاکم منسوب علی الغفلة و سوء الحفظ)

(تہذیب التہذیب صہ۲/۲٦٦)

مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ابن حبان نے کہا یہ کثیر الوہم ہے (یعنی بہت زیادہ وہمی ہے) اس کے ساتھ احتجاج پکڑنا (یعنی دلیل پکڑنا) جائز نہیں ہے جب کہ یہ منفرد ہو، ابن عدی نے کہا اس کی حدیث مضبوط نہیں ہے، ابن حبان نے کہا اس کے ساتھ دلیل پکڑنا جائز نہیں ہے جب کہ یہ منفرد ہو، حاکم نے کہا یہ راوی غفلت اور گندے حافظے کی طرف منسوب ہے۔

مذکورہ وضاحت سے یہ بات واضح ہے کہ سطور بالا میں مذکور سند انتہائی

مجروح بجرح مفسر ہے جس کی وجہ سے لائق استناد نہیں بلکہ قابل ردّ ہے، نیز امام ایوب جو کہ سختیانی ہیں وہ تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء ص۱۹۴)

الحمد للہ رب العالمین! مؤرخ فسوی کی کتاب المعرفہ والتاریخ جلد دوم کی وہ اسناد جن میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر طعن مذکور ہیں۔ اصول وضوابط کی روشنی میں ان کے مفصل جوابات مکمل ہوگئے ہیں۔ اور ان کی اسنادی حیثیت واضح کی گئی ہے، فسوی صاحب کا ایک اعتراض بھی حضرت امام پر صحیح ثابت نہ ہوسکا۔

حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کی
تاریخ صغیر جلد دوم میں
امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ
پر مذکور طعن کا مفصل جواب

سند نمبر 1

امام بخاری نے کہا سنا میں نے اسماعیل بن عرعرہ سے وہ کہتے کہ ابوحنیفہ نے کہا جہم کی عورت ہماری طرف آئی، اس جگہ میں اس نے ہماری عورتوں کو ادب سکھایا۔

(تاریخ صغیر صہ ۲/۴۱ مطبوعہ بیروت لبنان)

نوٹ: جہمی فرقہ ایک گمراہ فرقہ تھا، اس سند میں اعتراض یہ کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے گھر والوں کو ایک بدعقیدہ عورت تعلیم کرتی تھی۔

جواب:

اس مذکور سند میں واقع راوی اسماعیل بن عرعرہ نے نہ تو اپنا سماع امام ابوحنیفہ سے ذکر کیا ہے نہ تحدیث، بلکہ لفظ (قال) کہا کا استعمال کیا ہے جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ اسماعیل بن عرعرہ، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ہم عصر نہیں ہے بلکہ بعد کا ہے، تو یقیناً یہاں پر اسماعیل بن عرعرہ اور حضرت امام صاحب ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے درمیان واسطہ ہے جو ساقط ہے تو یہ روایت ہی منقطع ہے تو پھر اس روایت سے امام ابوحنیفہ پر اعتراض کرنا بالکل ناانصافی ہے، تو جس شخص نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا نہیں، ملا نہیں پاس نہیں بیٹھا آپ سے کچھ سنا ہی نہیں، اس کی بات امام صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں کس حد تک درست ہے؟ فیصلہ قارئین پر۔

پھر اسماعیل بن عرعرہ کا ترجمہ بھی مجھے ان کتب میں نہیں ملا، چنانچہ تہذیب الکمال، تہذیب التہذیب، تقریب، میزان الاعتدال، لسان المیزان، کتاب الضعفاء لابن الجوزی، تاریخ صغیر للبخاری وغیرہ میں۔

تو قارئین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ اس منقطع روایت میں جو کچھ مذکور ہے محض

بے بنیاد ہے۔

سند نمبر 2

امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا سنا میں نے حمیدی سے وہ کہتے کہ ابو حنیفہ

نے کہا میں مکہ (المکرمہ) آیا تو میں نے تین سنتیں ایک حجام سے سیکھیں۔ جب میں

اس کے سامنے بیٹھا تو اس نے کہا منہ قبلہ کی طرف کرو اور سر کے دائیں جانب سے اس

نے شروع کیا اور پہنچا طرف دو ہڈیوں کے۔ حمیدی نے کہا ایسا آدمی جس کے پاس

رسول اللہ ﷺ کی سنن نہیں ہیں نہ آپ کے صحابہ کی مناسک حج میں اور اس کے سوا میں

، تو اللہ تعالیٰ کے احکام میں مثلاً نماز، زکوٰۃ، وراثت، فرائض میں اس کی تقلید کیسے کی

جا سکتی ہے؟ (تاریخ صغیر للبخاری صہ ۲/۴۱)

جواب:

امام حمیدی علیہ الرحمہ کا یہ کہنا کہ ابو حنیفہ کے پاس سنت رسول اور سنت صحابہ

نہیں ہے، یہ بالکل حقیقت کے خلاف ہے اصل میں امام حمیدی علیہ الرحمہ جو کہ امام

شافعی علیہ الرحمہ کے کبار شاگردوں میں شامل ہیں انہوں نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کو

نہ تو دیکھا نہ ہی ان سے کچھ سنا اور نہ ہی ان کی مجلس میں حاضر ہوئے بلکہ حمیدی علیہ

الرحمہ کا زمانہ امام ابو حنیفہ سے کچھ متاخر ہے۔ معلوم ہوا کہ امام حمیدی اور امام ابو حنیفہ

کے درمیان انقطاع ہے، اس کی وجہ سے یہ خبر بھی قابلِ رد ہے اور لائق استناد نہیں ہے

امام ابوحنیفہ کے علم وفقہ کے بارہ میں آئمہ کرام کے ارشادات

امام محدث فقیہ قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی صمیری حنفی متوفی ۴۳۶ نے اپنی کتاب اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں بسند خود فرمایا ہے، خبر دی ہمیں ابوالقاسم عبداللہ بن (محمد) المعدل نے کہا بیان کیا ہم سے مکرم نے کہا بیان کیا ہم سے احمد نے کہا سنا میں نے ابونصر بشر بن حارث سے وہ کہتے سنا میں نے عبداللہ بن داؤد سے وہ کہتے ہیں "لایتکلم فی ابی حنیفہ الا احد رجلین اما فاسد لعلمہ و اما جاھل بالعلم لا یصرف قدر حملتہ" (اخبار ابی حنیفہ صہ ۵۴ مکتبہ عزیزیہ شجاع آباد)

یعنی عبداللہ بن داؤد نے فرمایا، ابوحنیفہ پر اعتراض کرنے والے یا تو جاہل ہیں یا حاسد

امام صمیری، امام سفیان کا فرمان نقل کرتے ہیں:

خبر دی ہم کو ابوالقاسم عبداللہ بن محمد حلوانی نے کہا بیان کیا ہم سے مکرم نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن محمد حلوانی نے کہا بیان کیا ہم سے مکرم نے کہا بیان کیا ہم سے احمد بن محمد بن مغلس نے کہا بیان کیا ہم سے ابونعیم نے کہا سنا میں نے سفیان سے وہ کہتے تھے ابوحنیفہ فی العلم محسود۔ کہ علم میں ابوحنیفہ سے حسد کیا گیا ہے۔

(اخبار ابوحنیفہ واصحابہ صہ ۵۴)

نیز امام صمیری علیہ الرحمہ بسند خود عبداللہ بن داؤد کا فرمان نقل کرتے ہیں:

خبر دی ہم کو ابوحفص عمر بن ابراہیم المقریَ نے کہا بیان کیا ہم سے مکرم ابن

احمد نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوہاب بن محمد المروزی نے کہا سنا میں نے احمد بن حمید سے وہ کہتے بیان کیا مجھ سے محمد بن السقر نے سنا میں نے عبداللہ بن داؤد سے، عبداللہ بن داؤد نے کہا "اراد الاعمش الحج فقال من ھھنا یذھب الی ابی حنیفہ یکتب لنا مناسك الحج ۔۔۔(اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۰)

اعمش نے حج کا ارادہ کیا تو کہا کہ یہاں کوئی ایسا ہے کہ وہ ابوحنیفہ کے پاس جائے اور ہمارے لئے حج کے مناسک لکھوالائے۔

(نوٹ) اعمش اپنے دور کے امام المحدثین تھے، مگر مناسک حج لکھوانے کیلئے تمنا کر رہے ہیں کہ کوئی امام ابوحنیفہ سے لکھوا کر مجھے دے۔

امام صیمری علیہ الرحمہ بسند خود امام شعبہ کا فرمان نقل کرتے ہیں:

خبر دی ہمیں عمر بن ابراہیم نے کہا بیان کیا ہم سے مکرم نے کہا بیان کیا ہم سے احمد نے کہا بیان کیا ہم سے نصر بن علی نے کہا ہم شعبہ کے پاس تھے، آپ کو کہا گیا کہ ابوحنیفہ کا وصال ہوگیا، تو آپ نے سن کر پڑھا "انا للہ وانا الیہ راجعون" اور کہا "لقد طفئ عن اھل اکوفہ بضوء نور العلم اما انھم لا یرون مثلہ ابدا"

(اخبار ابی حنیفہ للصیمری صہ ۷۲)

کہ اہل کوفہ سے علم کے نور کی روشنی بجھ گئی جان لو کہ اب اہل کوفہ ان کا مثل کبھی نہ دیکھیں گے۔

جب اعمش سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا وہ کہتے تھے اس حلقہ میں جاؤ یعنی ابوحنیفہ کے حلقہ میں۔

نیز امام صیمری امام ابو یوسف کا فرمان نقل کرتے ہیں:

بسند خود، خبر دی ہمیں عبداللہ بن محمد نے کہا بیان کیا ہم سے مکرم نے کہا بیان کیا ہم سے عبدالوہاب بن محمد نے کہا سنا میں نے یحییٰ بن اکثم سے کہا کان ابو یوسف اذا سئل عن مسألة اجاب فیها و قال هذا قول ابی حنیفه و من جعله بینه و بین ربه فقد استبرأ لدینه (اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۶۔۷۷)

جب ابو یوسف سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا، وہ اس کا جواب دیتے اور کہتے تھے یہ قول ابو حنیفہ کا ہے اور جو شخص ابو حنیفہ کو اپنے اور اپنے رب کے درمیان رکھے گا تو اس نے دین کو بری کر لیا۔

امام صیمری علیہ الرحمہ یوسف بن خالد کا فرمان نقل کرتے ہیں:

صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے:

بحذف سند: علی بن مدینی نے کہا میں نے یوسف بن خالد سمتی سے سنا کہ بصرہ میں ہم بتی کے پاس بیٹھتے تھے اور جب ہم کوفہ آئے تو ابو حنیفہ کے پاس بیٹھے، کہاں سمندر اور کہاں پانی کی نالی جس نے بھی ان کو (یعنی ابو حنیفہ کو) دیکھا ہے وہ یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ اس نے ان کا (یعنی ابو حنیفہ کا) مثل دیکھا ہے علم میں ان کیلئے کوئی مشکل نہ تھی اور ان سے کیا جاتا تھا۔ (اخبار ابی حنیفہ واصحابہ للصیمری محدث صہ ۵۴)

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ خلف بن ایوب کا فرمان:

صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے، خلف بن ایوب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو علم عطا کیا اور آپ سے آپ کے (مقدس) اصحاب رضی

اللہ عنہم کو ملا پھر ان سے تابعین کو اور ان سے ابوحنیفہ اور ان کے ساتھیوں کو ملا، اب چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔ (تاریخ بغداد صہ ۳۳۶)

قارئین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیسی عظیم علمی شخصیت ہیں اور کتنے محدثین ان کی تعریف میں رطب اللسان ہیں اور ان کے فیض سے مستفیض و مستفید ہیں، طوالت کے خوف سے انہیں اقوال پر اکتفا کرتا ہوں۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ کی
میزان الاعتدال وتذکرۃ الحفاظ
اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

امام ذہبی علیہ الرحمہ یقیناً جرح وتعدیل کے مسلّم امام ہیں اور اسماء الرجال میں ان کی بات معتبر ہے۔ امام ذہبی علیہ الرحمہ میزان الاعتدال میں اسماعیل بن حماد کے ترجمہ لکھتے ہیں۔ اسماعیل بن حماد بن نعمان بن ثابت کوفی، عن ابیہ عن جدہ قال ابن عدی ثلاثتہم ضعفاً۔ (میزان الاعتدال صہ ۱/۲۲۶)

ابن عدی نے کہا تینوں ہی ضعیف ہیں: یعنی اسماعیل بھی، حماد بھی اور نعمان یعنی ابوحنیفہ بھی۔

جواب:

کسی کو فقط یہ کہنا کہ یہ ضعیف ہے یعنی جو اسبابِ جرح ہیں وہ کسی راوی میں بیان کیے بغیر کہنا کہ یہ ضعیف ہے یہ جرح مبہم ہے اور اصول کا طے شدہ قاعدہ ہے کہ جرح مبہم مردود ہے، قابلِ قبول نہیں ہوتی۔

تو امام ذہبی علیہ الرحمہ نے جو جرح بیان کی ہے وہ مبہم ہے جو کہ طے شدہ اصول کے مطابق مردود ہے، نیز ذہبی علیہ الرحمہ نے اپنا یہاں کوئی خیال ظاہر نہیں کیا بلکہ یہ مبہم مردود جرح بھی انہوں نے امام ابن عدی علیہ الرحمہ کے حوالے سے بیان کی ہے، تو یہ جرح بھی باطل ثابت ہوئی۔ اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

نوٹ:

امام ابن عدی کی کامل میں جتنے بھی امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر اعتراضات ہیں ان کے مکمل و مفصل جوابات اسی کتاب کی ابتداء میں ہی لکھ دیئے گئے، وہیں پر ملاحظہ فرمائیں ان شاء اللہ تعالیٰ منصف مزاج کیلئے کافی تسلی بخش مواد موجود ہے۔

نیز امام ذہبی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

نعمان بن ثابت بن زوطی ابوحنیفہ کوفی امام اهل الرای ضعفه لنسائی من جهة حفظه، وابن عدی، وآخرون و ترجمه له الخطیب فی فصلین من تاریخه وا ستوفی کلام الفریقین معدلیه و مضعفیه۔

(میزان الاعتدال ص۴/۲۶۵)

یعنی نعمان بن ثابت کوفی اہل رائے کے امام ہیں۔

نسائی نے ابوحنیفہ کو جہت حفظ سے ضعیف کہا، اور ابن عدی نے اور کئی دوسروں نے اور خطیب نے اپنی تاریخ میں (امام) ابوحنیفہ کا ترجمہ دو فصلوں میں کیا ہے ایک میں آپ کو ضعیف کہنے والوں کا بیان ہے، دوسری میں آپ کی تعدیل کرنے والوں کا بیان ہے اور دونوں فریق کا پورا پورا کلام ذکر کیا ہے۔

جواب:

مذکورہ عبارت میں بھی امام ذہبی نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق اپنا کوئی خیال ظاہر نہیں کیا، بلکہ ایک نسائی کی طرف سے بیان کیا ہے کہ نسائی علیہ الرحمہ امام صاحب علیہ الرحمہ کے حفظ پر طعن کرتے ہیں اور دوسرا ابن عدی کا، تیسرا بغیر نام

لئے اور کئی حضرات کا۔ چوتھا خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کا کہ خطیب نے دو فصلیں قائم کی ہیں ایک میں امام کی تعدیل بیان کرنے والوں کا بیان اور ایک میں امام کی تضعیف بیان کرنے والوں کا بیان ہے۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے اپنا کوئی قول یہاں بھی ذکر نہ کیا البتہ جب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا نام اس میں ذکر کیا ہے تو (امام اہل الرای) کہہ کر ذکر کیا ہے۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے اپنا فیصلہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے کیا دیا ہے وہ اپنے تذکرۃ الحفاظ میں بیان کر دیا ہے جو چند سطور کے بعد قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

امام نسائی علیہ الرحمہ کا تشدد مشہور ہے کہ جرح کرنے میں حد سے گزر جاتے ہیں، (ملاحظہ فرمائیں ابکار المنن، از مبارک پوری غیر مقلد)

نیز امام نسائی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا زمانہ نہ پایا، نہ ان کی خدمت میں حاضر ہوئے، نہ حضرت امام کو دیکھا نہ حضرت امام سے کچھ سنا، تو جس شخص نے حضرت امام کو دیکھا تک نہیں زمانہ ہی نہ پایا، اس کے مقابلہ میں" حضرات جو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے ہم عصر ہیں، پاس بیٹھے اور حضرت امام کو دیکھا حضرت امام سے کچھ سنا یقیناً ان کی شہادت ایسے شخص سے کہیں زیادہ معتبر وزنی ہے۔

چنانچہ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ میں بسند خود بیان کیا ہے کہ ابن عیینہ کہتے تھے، "ما مقلت عینی مثل ابی حنیفہ" کہ میری آنکھوں نے ابوحنیفہ کی مثل نہ دیکھا۔

ابن المبارك يقول كان ابوحنيفه آية فقال له قائل فی الشر ابا عبدالرحمن او فی الخیر فقال اسکت یا هذا فانه یقال غایة فی الشر وآیة فی الخیر (تاریخ بغداد، صہ ۱۳/ ۳۳۶)

ابن المبارک کہتے کہ ابوحنیفہ ایک نشانی ہیں کہنے والے نے کہا کیا خیر کی نشانی یا شر کی تو ابن المبارک نے فرمایا اے شخص آیۃ خیر میں ہوتی ہے اور شر کیلئے غایت کہا جاتا ہے۔

خطیب نے بسند خود بیان کیا ہے کہ ابو یحییٰ الحمانی کہتے تھے کہ میں نے ابوحنیفہ سے بہتر کوئی نہیں دیکھا۔

ابوبکر بن عیاش کہتے تھے: ابوحنیفہ افضل اہل زمانہ،

کہ ابوحنیفہ اپنے زمانے کے لوگوں سے افضل ہیں۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۷)

ابوبکر بن عیاش کے الفاظ پر ذرا غور کرو، کہ ابوحنیفہ اپنے زمانہ والوں سے افضل ہیں، ذرا دیکھو تو سہی کہ امام کے زمانہ میں کیسے جلیل القدر عظیم الشان محدثین، مجتہدین آئمہ کرام موجود تھے۔ مگر آپ ان سب سے افضل ہیں۔

نیز خطیب بیان کیا ہے کہ مکی بن ابراہیم نے کہا ابوحنیفہ ''کان اعلم اهل زمانه'' کہ ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے علم والے ہیں۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۵)

وکیع کہتے ہیں کہ میں کسی ایسے شخص سے نہیں ملا جو ابوحنیفہ سے فقہ میں بڑا ہو یحییٰ بن سعید قطان کہتے ہیں اللہ کی قسم ہم جھوٹ نہیں کہتے ہم نے ابوحنیفہ کی رائے سے کسی کی بہتر رائے نہیں سنی، اور ہم نے ابوحنیفہ کے اکثر اقوال کو اپنا لیا ہے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۵)

یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید اہل کوفہ کے قول پر فتویٰ دیتے تھے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۶)

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ امام علی بن مدینی علیہ الرحمہ سے ناقل ہیں کہ علی بن مدینی علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں فرمایا ہے، " وھو ثقة لا بأس به " (کہ ابوحنیفہ ثقہ ہیں ان کی حدیث کے ساتھ کوئی ڈر نہیں)

(جامع بیان العلم صہ ۲/ ۱۴۹)

امام ابوزکریا یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے جب پوچھا گیا کہ ابوحنیفه کان یصدق فی الحدیث ؟ قال نعم صدوق ، (جامع بیان العلم صہ ۲/ ۱۶۹)

کیا ابوحنیفہ حدیث میں سچے تھے؟ تو یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ ہاں وہ سچے تھے،

جناب احمد بن محمد بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا تو فرمایا فقال عدل ثقة ما ظنك بمن عدل له ابن المبارك ووكيع ---- (مناقب کردری صہ ۱/ ۹۱)

تو یحییٰ بن معین نے کہا کہ ہاں ابوحنیفہ عادل اور ثقہ تھے، جن کی تعدیل امام عبداللہ بن مبارک اور وکیع کریں ان کے بارے میں تیرا کیا خیال ہے؟

خطیب بغدادی بسند خود بیان کرتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین نے فرمایا " كان ابوحنيفه ثقة لا يحدث بالحديث الا ما يحفظ ولا يحدث بما لا يحفظ "

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۱۹)

یعنی امام ابوحنیفہ ثقہ تھے وہ وہی حدیث بیان کرتے تھے جو ان کو اچھی طرح یاد ہوتی اور جو حدیث ان کو یاد نہ ہوتی تھی تو وہ اس کو بیان ہی نہ کرتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ صالح بن محمد اسدی امام یحییٰ بن معین سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ تھے۔

(تہذیب التہذیب صہ)

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ حضرت امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے اس طرح نقل فرماتے ہیں کہ "کان ثقة صدوقاً فی الفقه والحدیث ماموناً علی دین اللّٰه"، (الخیرات الحسان صہ ۳۱) کہ امام ابوحنیفہ فقہ اور حدیث میں ثقہ صدوق ہیں اور اللہ تعالیٰ کے دین میں قابل اعتماد مامون تھے۔

نیز امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ امام عبداللہ بن احمد الدورقی علیہ الرحمہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین سے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا گیا اور میں سن رہا تھا تو یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ ابوحنیفہ ثقہ تھے میں نے کسی سے نہیں سنا کہ کسی ایک نے بھی ان کی تضعیف کی ہو (یعنی ضعیف کہا ہو) اور یہ شعبہ بن حجاج ہیں جو ان کی طرف لکھ رہے ہیں کہ وہ حدیث بیان کریں اور ان کو حکم دے رہے ہیں اور شعبہ علیہ الرحمہ تو آخر شعبہ ہیں۔

(الانتقاء صہ ۱۲۷، الجواہر المضیہ صہ ۱/ ۲۷)

نیز امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ الخیرات الحسان میں لکھتے ہیں:

کہ امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے کسی سے ان کی تضعیف نہیں سنی۔

(الخیرات الحسان صہ ۳۲)

قارئین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ امام الائمہ حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کی توثیق کرنے والے کتنے آئمہ کرام ہیں، اور کیسے جلیل القدر امام ہیں امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ، امام علی بن مدینی علیہ الرحمہ، امام وکیع بن جراح علیہ الرحمہ، امام یحیٰی بن معین علیہ الرحمہ، امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ وغیرہ اور امام یحیٰی بن معین علیہ الرحمہ نے ثقہ فی الحدیث فرمایا اور نیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں نے کسی سے بھی نہیں سنا کہ اس نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو ضعیف کہا ہو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ امام یحیٰی بن معین علیہ الرحمہ کے دور تک امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو کوئی ضعیف کہنے والا نہیں تھا۔

تو امام نسائی علیہ الرحمہ کی جرح کا ابطال واضح ہو گیا جو انہوں نے "من جہۃ الحفظ" امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر کی ہے اور یہ جو امام ذہبی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابن عدی اور کئی دوسروں نے امام ابوحنیفہ کو ضعیف کہا ہے تو ابن عدی کے اعتراضات الحمدللہ اس کتاب کی ابتدا ہی امام ابن عدی کے اعتراضات کے جوابات سے ہوتی ہے۔ ہر اعتراض کا جواب مفصل مدلل وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

نیز ابن عدی علیہ الرحمہ کے اعتراضات کے جوابات کے بعد امام عقیلی علیہ الرحمہ کی ضعفآء کبیر میں جو حضرت امام علیہ الرحمہ پر اعتراضات ہیں پھر ان کے جوابات مفصل درج ہیں اس کے بعد امام ابن حبان علیہ الرحمہ کی کتاب المجروحین کے اعتراضات کے مفصل و مدلل جوابات مذکور ہیں اس کے بعد مؤرخ فسوی کی کتاب المعرفہ والتاریخ کے جوابات ہیں، پھر حضرت امام بخاری علیہ الرحمہ کی تاریخ صغیر کے اعتراضات کے جوابات ہیں اب جبکہ میزان الاعتدال کے بارے میں گفتگو حاضر ہے۔

نیز امام ذہبی علیہ الرحمہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ خطیب علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں دو فصلیں لکھی ہیں ایک میں حضرت امام علیہ الرحمہ کے ضعیف کہنے والوں کا بیان اور ایک میں حضرت امام علیہ الرحمہ کے تعدیل کرنے والوں کا ذکر کیا ہے۔

نیز خطیب علیہ الرحمہ نے جو حضرت امام کے فضائل بیان کیے ہیں وہ بھی کمال کے بیان کیے ہیں، خطیب کے ہم زمانہ اور بعد میں آنے والوں نے اس سے بہت بیان کیا ہے اور خطیب کے اس فضائل والے باب کو قبول کیا ہے، بخلاف دوسرے باب کے کہ جس میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر اعتراضات مذکور ہیں، بعد میں آنے والوں میں سے بہت سے حضرات نے خطیب کے اس باب کو جو حضرت امام علیہ الرحمہ کے طعن پر مشتمل ہے کو رد کر دیا ہے بلکہ کئی حضرات نے تو مستقل طور پر خطیب کے رد میں کتابیں لکھی ہیں۔ مثلاً علامہ محدث مؤرخ ابن نجار علیہ الرحمہ نے جو تاریخ بغداد کا ذیل لکھا ہے اس میں ایک مکمل جلد خطیب کے رد میں لکھا جو اس نے حضرت امام پر اعتراضات کیے۔

امام ابن الجوزی علیہ الرحمہ کے نواسے نے ایک مکمل کتاب خطیب کے رد میں لکھی۔ (السہم المصیب) اور ابن حجر مکی علیہ الرحمہ نے تو الخیرات الحسان میں صاف فرمایا ہے کہ خطیب کی تاریخ بغداد کی وہ سندیں جن میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر طعن ہیں وہ سب کی سب ضعیف ہیں۔ (الخیرات الحسان صہ ۱۰۳ مطبوعہ بیروت لبنان)

اور بھی کئی حضرات نے خطیب بغدادی کی اس فصل کا رد بلیغ لکھا ہے جس سے یہ بات واضح نظر آتی ہے کہ بعد والے حضرات کی نظر میں خطیب کی وہ فصل جو اس

نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے طعن پر لکھی ہے قابل رد ہے، اور انہوں نے امام کی فضائل و مناقب والی فصل کو قبول کیا ہے، ماضی قریب کے محقق العصر محدث مورخ علامہ کوثری علیہ الرحمہ نے بھی خطیب کے اعتراضات کے جوابات پر ایک بہت نفیس کتاب لکھی ہے (تأنیب الخطیب) علامہ موصوف نے پوری دیانتداری کے ساتھ خطیب علیہ الرحمہ کے ہر اعتراض کا مفصل و مدلل جواب تحریر کیا ہے جو کہ قابلِ دید ہے اور لائق ستائش بھی۔

پھر یہ بات بھی قابل غور ہے کہ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کے بعد جو آئمہ اسماء الرجال ہیں انہوں نے خطیب کے حوالہ سے امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تعریف و توصیف تو نقل کی ہے، لیکن جو باب امام صاحب علیہ الرحمہ پر طعن و تشنیع والا ہے اس سے کچھ بھی نقل نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو بعد میں اس کا رد بھی کر دیا ہے، مثلاً امام ذہبی علیہ الرحمہ امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ امام صلاح الدین خلیل صفدی علیہ الرحمہ علامہ ابن خلکان علیہ الرحمہ، علامہ سمعانی علیہ الرحمہ علامہ ابن نجار علیہ الرحمہ وغیرہم ان آئمہ کرام نے خطیب علیہ الرحمہ کے جرح والے باب سے حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے متعلق کچھ بھی قبول نہیں کیا بلکہ صرف اور صرف حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی تعریف و توصیف پر ہی اکتفا کیا ہے، خاص طور پر امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں حضرت امام موصوف علیہ الرحمہ کی تعریف و توصیف ہی بیان کی ہے اور جرح کا ایک کلمہ بھی خطیب وغیرہ سے نقل نہ کیا، امام ذہبی علیہ الرحمہ کے شاگرد علامہ صفدی علیہ الرحمہ نے الوافی بالوفیات میں یہی طریقہ اختیار فرمایا، جس سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ ان آئمہ اسلام نے خطیب کی جرح کو جو اس نے امام

ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر کی ہے اس کو عملاً مسترد کر دیا ہے اور تعریف وتوثیق والے باب سے نقل کر کے گویا عملاً اس کی تائید کر دی ہے اسی طرح قاضی القضاۃ شمس الدین ابوالعباس علامہ ابن خلکان جو کہ 681 ہجری میں متوفی ہیں آپ نے وفیات الاعیان صہ 456 تا 468 جلد 5 تک امام صاحب علیہ الرحمہ کا تذکرہ کیا ہے۔ جس میں باقاعدہ خطیب کے حوالے سے امام صاحب علیہ الرحمہ کی تعریف وتوصیف بیان کی ہے لیکن جرح کا ایک لفظ بھی خطیب سے نقل نہ کیا۔ بلکہ صہ 466/5 پر خطیب کا ان الفاظ میں رد کرتے ہین کہ آپ کے مناقب اور فضائل بہت ہیں، خطیب نے اپنی تاریخ میں ان میں سے بہت کا ذکر کیا ہے پھر ان باتوں کا ذکر کیا ہے جن کا چھوڑنا اور ان سے پہلوتہی کرنا زیادہ مناسب تھا، اس قسم کے امام کے دین، تقویٰ اور تحفظ میں شک نہیں کیا جا سکتا۔

مذکورہ بالا سطور میں علامہ ابن خلکان علیہ الرحمہ نے خطیب کی ان تمام باتوں کو رد کر دیا ہے جو اس نے حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے متعلق نامناسب باتیں نقل کی ہیں بلکہ اس طرح امام ابن خلکان علیہ الرحمہ نے اشارہ فرمایا کہ ان باتوں کا ذکر بھی خطیب کو نہ کرنا چاہئے تھا، چہ جائیکہ وہ ان کو نقل کرتا۔

اسی طرح علامہ محدث مجتہد امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ نے الخیرات الحسان مترجم میں فصل نمبر ۳۹ کے تحت صہ ۲۷۳ پر ارشاد فرمایا۔

علامہ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے جو کچھ نقل کیا ہے اس سے مراد ان کی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تنقیص شان نہیں بلکہ مورخین کی عادت کے مطابق ہر قیل و قال رطب و یابس کو جمع کرنا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ خطیب علیہ الرحمہ نے پہلے

مادحین (یعنی تعریف کرنے والے) کے کلام کونقل کیا ہے اس کا اکثر حصہ وہ ہے جس سے اہل مناقب نقل کرتے ہوئے خطیب علیہ الرحمہ پر اعتماد کرتے ہیں، پھر کلام قادحین (یعنی اعتراض کرنے والے) اس لئے نقل کی تاکہ پتل چل جائے کہ بڑے سے بڑے اکابر بھی لوگوں کے حسد اور جہل سے محفوظ نہیں رہے، اس پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے اور جتنی اسناد قدح کی ہیں وہ متکلم فیہ ہیں (یعنی ان کا ضعیف ہونا بیان کیا گیا ہے) یا ان میں مجاہیل ہیں، اتفاقی بات یہ ہے کہ اس جیسی سندوں سے (یعنی وہ سندیں جن سے خطیب بغدادی نے امام ابوحنیفہ پر جرح کی ہے) کسی عام مسلمان کی تنقیص کرنا جائز نہیں چہ جائیکہ امام المسلمین کی تنقیص پر استدلال کیا جائے

مذکورہ بالا سطور سے روز روشن کی طرح یہ بات روشن ہے کہ امام علامہ ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ نے بھی تاریخ بغداد میں مذکورہ تمام اعتراض کو جو امام صاحب پر کئے گئے ہیں، ان کو رد کر دیا ہے بوجہ ان سندوں کے ضعیف ہونے کے اور حضرت امام کی امامت فی الدین مُسلَّم ہونے کے۔

اسی طرح غیر مقلدین وہابیہ نام نہاد اہل حدیثوں کے مقتدا اور ان کے علامہ فہامہ سید صدیق حسن بھوپالی نے بھی اپنی کتاب التاج المکلل کے صہ ۱۳۲ پر یہ کہا ہے "وقد ذکر الخطیب فی تاریخہ منہا شیاء کثیرا، ثم اعقب ذلك بذکر ما کان الألیق ترکہ والا ضراب عنہ فمثل ھذ الامام لا یشك فی دینہ ولا فی ورعہ و تحفظہ ---

(یعنی) خطیب نے امام صاحب کے فضائل بیان کرنے کے بعد، کچھ ایسی باتیں بیان کی ہیں جن کا چھوڑ دینا ہی لائق تھا اور ان سے پہلو تہی اختیار کی جاتی

کیونکہ ایسے امام کے دین، تقویٰ، تحفظ میں شک نہیں کیا جا سکتا۔

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی نے بھی خطیب کے جرح والی باتوں کو جو اس نے حضرت امام پر کی ہیں رد کر دیا ہے اور خطیب نے جو امام کے فضائل و مناقب بیان کیے ہیں ان کو قبول کیا ہے۔

علامہ زرقانی کا ارشاد

اسی لیے علامہ محدث مؤرخ امام محمد بن عبدالباقی زرقانی علیہ الرحمہ نے شرح زرقانی علی المواہب صہ ۱/ ۱۹۶ پر خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کا ترجمہ کرتے ہوئے باوجود نقل توثیق کے خطیب علیہ الرحمہ کو المتعنت فی علله و اسناده قرار دیا ہے۔ یعنی سندوں اور علل کے بارے میں حد سے گزرنے والا۔

محدث علامہ ابن نجار علیہ الرحمہ

اپنی تصنیف کتاب الرد علی الخطیب کے صہ ۱۴۴ پر ارشاد فرماتے ہیں کہ "قال ابن الجوزی انبأنا ابوزرعة طاهر بن محمد بن طاهر المقدسی عن ابیه قال سمعت اسماعیل بن الفضل القوسی ، وکان من اهل المعرفة بالحدیث یقول ثلاثة من الحفاظ لا احبهم لشدة تعصبهم و قلة انصافهم الحاکم ابوعبدالله و ابو نعیم الاصفهانی و ابوبکر الخطیب ۔ قلت کان اسماعیل هذا حافظاً ثقة صدوقاً له معرفة بالرجال والمتون ۔

(کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۴۴)

اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ اسماعیل بن فضل جو کہ حدیث ورجال کی معرفت رکھنے والے ہیں اور ثقہ، صدوق یعنی سچے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ تین ایسے حافظ ہیں جنہیں میں پسند نہیں کرتا، بوجہ ان کے تعصب کرنے کے اور قلت انصاف کے ایک تو ابوعبداللہ حاکم ہیں دوسرے ابونعیم اصفہانی ہیں اور تیسرے ابوبکر خطیب بغدادی ہیں۔ مذکورہ بالا سطور سے دوپہر کے سورج کی طرح واضح ہے کہ امام ابن نجار علیہ الرحمہ اور محدث اسماعیل بن فضل علیہ الرحمہ کے نزدیک جن حضرات سے تعصب اور قلت انصاف کا اظہار ہوا ہے۔ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ بھی ان میں شامل ہیں تو جب صورت حال ایسی ہے تو پھر امام المسلمین سیّد المجتہدین شیخ الفقہاء سراج اُمت تاج المحدثین حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر خطیب کی جرح کسی طرح لائق التفات ہو سکتی ہے، جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی امامت فی الدین مُسلّم ہے۔

امام محدث علامہ شمس الدین سخاوی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ واما ما اسنده الحافظ ابوالشيخ فى كتاب السنة له من الكلام فى حق بعض الائمة المقلدين و كذا الحافظ ابو احمد بن عدى فى كامله والحافظ ابوبكر الخطيب فى تاريخ بغداد و آخرون ممن قبلهم كابن ابى شيبة فى مصنفه والبخارى والنسائى مما كنت انزههم من ايراده مع كونهم مجتهدين و مقاصدهم جميلة فينبغى تجنب اقتفائهم فيه، الاعلان بالتوبيخ لمن ذم التاريخ صه٦٩۔

اس تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ حافظ ابوالشیخ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب السنہ میں بعض ایسے اماموں پر جو کلام نقل کیا ہے جن کی تقلید کی جاتی ہے، اور اسی طرح حافظ ابن عدی علیہ الرحمہ نے اپنی کامل میں اور اسی طرح حافظ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ میں اور دوسرے حضرات نے ان سے پہلے مثلاً ابن ابی شیبہ علیہ الرحمہ نے اپنے مصنف میں اور اسی طرح امام بخاری علیہ الرحمہ نے اسی طرح امام نسائی علیہ الرحمہ نے کلام کیا ہے میں ان کے کلام کو پیش کرنے سے بھی بچتا تھا حالانکہ یہ تمام حضرات مجتہدین ہیں اور ان کے مقاصد بھی اچھے تھے مگر پھر بھی اس کلام میں ان کی پیروی سے اجتناب کیا جائے۔

مذکورہ بالا سطور اپنے مدلول میں واضح ہیں کہ امام ابن عدی امام خطیب بغدادی امام بخاری امام نسائی وغیرہم علیہ الرحمہ نے جو مقتداء پیشوا مجتہدین ائمہ میں سے کسی پر انہوں نے جرح کی ہے اس سے بچنا ضروری اور اس کی پیروی نہ کرنا ضروری ہے اس سے واضح ہو گیا، امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جو خطیب وامثالہ کی جرح ہے وہ بالکل لائق التفات نہیں اور اس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

امام محدث حافظ محمد یوسف صالحی شافعیؒ

جو کہ 942ھ متوفی ہیں، فرماتے ہیں کہ ”ولا تغتر بما نقله الحافظ ابوبكر بن ثابت الخطيب البغدادي مما يخل بتعظيم الامام ابي حنيفة رضي الله عنه فان الخطيب وان نقل كلام الماد حين قد اعقبه بكلام غيرهم فشان كتابه بذالك اعظم شين و صار بذالك هدفاً للكبار والصغار واتى بما ذورة لا

تغسلھا البحار ''(عقود الجمان صہ بحوالہ ماتمس الیہ الحاجۃ صہ ۳۲)

اس تمام کا خلاصہ ی ہے کہ حافظ ابوبکر خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق جوان کی تعظیم کے خلاف باتیں کی ہیں ان سے دھوکا نہ کھانا، خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے اگرچہ پہلے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تعریف کرنے والوں کا بیان کیا ہے تاہم اس کے بعد دوسرے لوگوں کی بھی باتیں نقل کی ہیں اس وجہ سے خطیب علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب کو داغدار کرلیا ہے اور بڑوں اور چھوٹوں کیلئے ہدف طعن بن گئے ہیں اور اس نے ایسی گندگی پھیلائی ہے جو سمندروں سے بھی نہیں دھل سکتی۔

محدث امام یوسف لخی علیہ الرحمہ نے خطیب کی تمام جرح کو اس نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر کی ہے کس طرح رد کردیا ہے بلکہ ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح کرنے کو گندگی قرار دیا۔ جس میں غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث وہابی حضرات کے کئی خطباء، واعظین اور مناظرین اپنے آپ کو مُلوث کرتے رہتے ہیں اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور ان کے مقلدین کے ساتھ اپنے بغض وعناد کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

(آمین)

علامہ محمد معین السندی

صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کیا جاتا ہے، فرماتے ہیں کہ امام دارقطنی علیہ الرحمہ نے امام الائمہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں طعن کیا ہے اور جو حدیثیں ان کے طریق سے مروی ہیں ان کو ضعیف قرار دیا ہے اور اسی طرح خطیب بغدادی علیہ الرحمہ

نے بھی بہت ہی غلو سے کام لیا ہے مگران دونوں اوران کے نقش قدم پر چلنے والے حضرات کی اس کارروائی کا کوئی اعتبار نہیں کیونکہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توثیق اور جلالت شان اور عظیم فضیلت پر سبھی کا اتفاق ہے، جس فضیلت کی طرف نبی کریم ﷺ کی یہ حدیث اشارہ آتی ہے کہ اگر علم ثریا پر بھی پہنچ جائے تو پھر بھی فارس کے کچھ لوگ اس کو ضرور حاصل کرلیں گے۔ (دراسات اللبیب صہ ۲۸۹ مطبوعہ لاہور)

علامہ محمد معین السندی کے فرمان سے واضح ہے کہ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے یا کسی اور نے جو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح کی ہے وہ بالکل نا قابل اعتبار ہے اور ہرگز ہرگز لائق التفات نہیں چہ جائیکہ اس سے استدلال کر کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مخالفت کی جائے۔ دوسروں کی طرح علامہ محمد معین سندی نے بھی خطیب کی جرح کو جواس نے امام ابوحنفیہ علیہ الرحمہ پر کی ہے رد کردیا ہے۔

﴿الحمد للہ رب العالمین﴾

اس تمام گفتگو کے بعد خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کی جرح والی سندوں پر کلام کرنے کی ضرورت تو باقی نہیں رہتی تاہم پھر بھی اجمالی طور پر کچھ خلاصہ حاضر خدمت ہے، خطیب علیہ الرحمہ کا وہ باب جواس نے اس عنوان سے قائم کیا ہے کہ جو کچھ ایمان کے بارے میں ابوحنیفہ سے بیان کیا گیا ہے، اس کا اجمالی طور پر جواب حاضر ہے میں حرف بحرف ذکر نہیں کروں گا، بلکہ خطیب علیہ الرحمہ کے کلام کا خلاصہ بیان کروں گا اور اس سے میرا مقصد صرف طوالت سے بچنا ہے۔ اس باب کی سند نمبرا بطریق وکیع سفیان ثوری علیہ الرحمہ اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا اختلاف بیان کیا ہے اور پھر بیان کیا ہے کہ وکیع نے سفیان ثوری کے قول کو اپنایا ہے اور امام ابوحنیفہ کے قول کو ترک کیا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۳۷۲/۱۳)

اس کا جواب

کہ اس کی سند میں محمد بن حیویہ ہے اور وہ ابن عباس الخزاز ہے حالانکہ خطیب نے خود ترجمہ نمبر ۱۱۳۹ پر اس کو متساہل قرار دیا ہے تو سند کا ضعف واضح ہے، پھر یہ حکایت وکیع سے بیان کی ہے حالانکہ امام وکیع بن جراح علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے خاص شاگردوں سے ہیں جبکہ امام وکیع بن جراح علیہ الرحمہ تو فتویٰ بھی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے قول پر دیتے تھے جیسا کہ خود خطیب علیہ الرحمہ نے امام وکیع کے ترجمہ میں بیان کیا ہے اور امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں بیان کیا ہے اور خطیب نے خود اعتراف کیا ہے کہ وکیع امام ابوحنیفہ سے کثیر السماع بھی ہے تو وکیع بن جراح علیہ الرحمہ کس طرح امام کی مخالفت کر سکتے ہیں، یہ متساہل راوی کا کرشمہ ہے کہ شاگرد کو استاذ مکرم کے مخالف کھڑا کر رہا ہے۔

اس باب کی سند نمبر۲

حارث بن عمیر سے بیان کیا کہ اس نے ایک آدمی سے سنا جو امام ابوحنیفہ سے پوچھ رہا تھا کہ میں کعبہ پر تو ایمان رکھتا ہوں کہ کلمہ حق ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ آیا وہ وہی کعبہ ہے جو مکہ میں ہے یا کہیں اور۔ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں مگر یہ نہیں جانتا کہ وہ ان کی قبر انور مدینۃ المنورہ میں ہے یا کہ کہیں اور تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے اس آدمی کو مومن قرار دیا اور امام حمیدی علیہ الرحمہ نے اس کو کفر قرار دیا۔ (صہ 372/13)

اس کا جواب:

یہ ہے کہ اس کی سند میں واقع حارث بن عمیر کے متعلق امام ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان الاعتدال میں فرمایا کہ ''کذبہ ابن خزیمہ'' ابن خزیمہ نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے اور حاکم نے کہا کہ اس نے حمیدی اور امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے من گھڑت روایات بیان کی ہیں اور ابن حبان نے کہا کہ یہ مضبوط راویوں سے من گھڑت روایات بیان کرتا ہے (یہ ساری کاروائی اس کذاب کی) امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اس سے بری ہیں۔

سند نمبر 3

میں خطیب علیہ الرحمہ پھر وہی کعبہ اور جگہ والی بات دہرائی جو سند نمبر ۲ میں ہے اس کی سند میں وہی حارث بن عمیر ہے جو کہ جھوٹا ہے، محمد بن عباس الخزاز سے جو کہ متساہل ہے، سند کا ابطال واضح جرح مردود ثابت ہوئی۔

سند نمبر 4

میں بھی وہی حارث بن عمیر ہے جو کہ جھوٹا ہے۔

سند نمبر 5

میں بھی یہی حارث بن عمیر ہے جو کہ جھوٹا ہے تفصیل سند نمبر ۲ میں ہے۔

سند نمبر 6

میں موول ہے جو کہ بن اسماعیل ہے اگرچہ بعض الفاظ تعدیل بھی اس کیلئے مروی ہیں مگر جرح مفسر کی وجہ سے جرح ہی مقدم ہے۔ امام بخاری علیہ الرحمہ نے کہا منکر الحدیث ابوزرعہ نے کہا اس کی حدیث میں کثیر خطا ہے، ابن حجر نے کہا گندے حافظے والا ہے۔ (تقریب التہذیب صہ ۲/۲۳۱)

اور تہذیب التہذیب میں ہے کہ سلیمان بن حرب نے کہا اہل علم پر واجب ہے کہ اس کی حدیث سے رُکے رہیں، کیونکہ یہ ثقات سے منکر روایات بیان کرتا ہے۔ امام ساجی نے کہا ہے سچا لیکن کثیر الخطاء ہے۔ ابن سعد نے کہا کثیر الغلط ہے دار قطنی نے کہا ہے ثقہ لیکن کثیر الخطاء ہے۔ محمد بن نصر مروزی نے کہا گندے حافظے والا کثیر الغلط ہے۔ (تہذیب التہذیب صہ ۵/ ۵۸۶)

اس کی سند میں واقع عباد بن کثیر ہے جس کے متعلق امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ''لیس بثقة و لیس بشئ'' نہ ہی ثقہ ہے نہ ہی کوئی چیز۔ سند اور جرح دونوں غلط ثابت ہوئیں۔

سند نمبر 7

میں ہے کہ سعید نے سنا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص اس جوتے کی عبادت کرتا ہے اور اس سے تقرب الی اللہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا''۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۵)

اس کی سند میں واقع عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے حالانکہ خطیب نے خود ہی اس کا
امام برقانی سے ضعیف ہونا بیان کیا ہے اگرچہ برقانی کے ساتھ اتفاق نہیں کیا، اور اس
پر یہ جرح بھی موجود ہے کہ یہ چند دراہم کے بدلے میں روایت کو اس کی طرف
منسوب کر دیتا تھا جس سے اس نے روایت کو سنا نہیں ہوتا تھا، جیسا کہ امام ابن نجار
علیہ الرحمہ نے اس کی تفصیل بیان کی ہے کہ خطیب نے خود اس عبداللہ بن جعفر کے
ترجمہ میں ذکر کیا ہے کہ میں نے ہبۃ اللہ بن حسن طبری سے سنا اس نے اس کا ذکر کیا
اور اس کو ضعیف کیا، اور کہا کہ مجھ کو یہ بات پہنچی ہے کہ اس کو کہا گیا کہ ہمیں عباس دوری
سے حدیث بیان کر ہم تجھے درہم عطا کریں گے اور حالانکہ اس نے عباس دوری سے
کچھ سنا ہی نہیں اس کے باوجود اس نے عباد دوری کے حوالے سے حدیث بیان کر دی
خطیب نے کہا کہ میں نے برقانی سے اس کے متعلق پوچھا تو برقانی علیہ الرحمہ نے کہا
کہ انہوں نے (یعنی محدثین) نے اس کو ضعیف کہا ہے، اس لیے کہ اس نے یعقوب
بن سفیان سے جو اس کی تاریخ بیان کی ہے، انہوں نے (یعنی محدثین) نے اس کا
انکار کیا ہے انہوں نے کہا کہ یعقوب کا تاریخ بیان کرنا قدیماً ہے پھر اس نے اس
تاریخ کو کب سنا ہے؟ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۰۷)
پھر ایسے امام جن کی امامت فی الدین مُسلّم ہے جن کی ثقاہت فقاہت تعدیل وتوثیق،
دین تقویٰ پرہیزگاری، مجتہدانہ شان کی جلیل القدر امام گواہی دے چکے، کروڑوں کی
تعداد میں جن کے مقلدین ہیں جن کے اصول وفروع ہیں، جن کی املا کرائی ہوئی اور
شاگردوں کو سکھائی ہوئی کتب موجود ہیں، عقائد پر جن کی اپنی کتاب فقہ اکبر موجود ہے
جس میں دین کے بنیادی عقائد کا بیان کیا ہے، موجود ہے تو پھر ایسے امام کی طرف ایسی

گھٹیا حرکت کی نسبت کرنا کتنی غلط بات ہے اس کے رد کیلئے تو امام صاحب کے اصول وفروع اور امام صاحب کے شاگردوں کی کتب کافی ہیں، البتہ درہم ودینار کے بدلے بکنے والوں سے ایسی اُمید کی جاسکتی ہے کہ وہ ایسے جلیل القدر امام پر کیچڑ اُچھالیں (اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔۔۔آمین)

سند نمبر 8

میں شریک سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے دو آیات کا انکار کیا ہے (معاذ اللہ) اس کی سند میں عبدالسلام بن عبدالرحمٰن الوابصی ہے، جس کے متعلق خود خطیب نے ترجمہ نمبر 5729 میں بیان کیا ہے کہ قاضی یحییٰ بن اکثم نے اس کے کمزور فیصلوں کی بنا پر اس کو عہدہ قضاء سے معزول کر دیا تھا، اور اس کو ضعیف فی الفقہ قرار دیا۔

پھر اس میں شریک ہے حالانکہ خطیب نے ترجمہ 4838 میں خود اس کا ضعیف ہونا بیان کیا ہے، امام ابن نجار علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ خطیب نے خود بیان کیا ہے کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے اس کے متعلق پوچھا گیا کہ یحییٰ القطان اس کے بارے میں کیا کہتے تھے تو امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا ''کان لا یرضاہ'' کہ یحییٰ اس شریک سے راضی نہیں تھے اور یحییٰ اس سے کوئی چیز بیان نہیں کرتے تھے۔اور یحییٰ بن سعید نے شریک کو بہت زیادہ ضعیف کہا ہے اور ابوحاتم رازی نے کہا کہ شریک کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے۔ابوحاتم نے کتاب الجرح والتعدیل میں کہا ہے سچا ہے لیکن اس کی بہت سی غلطیاں ہیں، ابوزرعہ نے کہا وہم والا ہے کئی مرتبہ غلطی کرتا ہے۔

دارقطنی نے کہا جس میں منفرد ہو اس میں قوی نہیں ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۰۷۔۱۰۸)

قال الذہبی زور۔۔یعنی امام ذہبی علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ محض جھوٹا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۰)

سند نمبر 9

میں ابواسحٰق فزاری سے بیان کیا کہ میں نے سنا ابو حنیفہ کہتے تھے کہ ابلیس اورحضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ایمان ایک جیسا ہے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۶)

اس کے رد کیلئے امام صاحب اور آپ کے تلامذہ کی کتب ہی کافی ہیں، پھر اس کی سند میں محبوب بن موسیٰ انطا کی ہے، اس کے متعلق امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس کی حکایات کی طرف توجہ نہ کی جائے سوائے اس کی کتاب کے اور اس کی سند میں ابواسحاق فزاری ہے اور وہ منکر الحدیث ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۶)

ابن سعد نے کہا ثقہ فاضل ہے لیکن اس کی حدیث میں بہت زیادہ غلطی ہوتی ہے۔ (تہذیب التہذیب صہ ۱/ ۹۹)

نوٹ: کثیر الخطاء ہونا یہ جرح مفسر ہے اور جرح مفسر تعدیل پر مقدم ہوتی ہے، لہذا یہ سند بھی قابل اعتبار نہیں ہے۔

سند نمبر 10

میں وہی عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے، جو دراہم لے کر ہر طرح کی

روایت کو بیان کر دیتا تھا۔ تفصیل سند نمبر ۷ میں دیکھیں۔

پھر اس کی سند میں فزاری ہے یہ وہی ابو اسحاق فزاری ہے جس پر جرح ابھی سند نمبر ۹ میں گزری ہے لہذا متن میں مذکور بات بھی حضرت امام کی طرف غلط ثابت ہوئی۔

سند نمبر 11

میں قاسم بن عثمان سے بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے ایک نشئی کو فرمایا تھا کہ تیرا اور جبریل علیہ السلام کا ایمان برابر ہے (معاذ اللہ)

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۷)

اس کی سند میں واقع معبد بن جمعۃ الرویانی ہے جس کو ابو زرعۃ الکشی نے جھوٹا کہا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۷)

سند نمبر 12

میں قاسم بن حبیب سے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے کہا کہ ایک شخص اس جوتی کیلئے نماز پڑھتا ہے مگر وہ دل سے اللہ تعالیٰ کو پہچانتا ہے تو ابو حنیفہ نے کہا کہ وہ شخص مومن ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۷)

ایسی بات تو ایک عام شخص بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ امام المسلمین سید المجتہدین شیخ المحدثین امام اعظم علیہ الرحمہ کی طرف اس کی نسبت کی جائے یقیناً یہ حاسدین کے حسد کا کرشمہ ہے اور امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اس سے بری ہیں، آپ کی کتاب فقہ اکبر ہی ان کی تردید کیلئے کافی ہے، پھر سند میں واقع قاسم بن حبیب ہے جس کے

متعلق ابو حاتم کتاب الجرح والتعدیل میں اس کے متعلق کہا ہے، کہ ابن معین علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق کہا ہے ''لاشی'' یہ کچھ بھی نہیں ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۰۸)

سند نمبر 13

میں وکیع سے بیان کیا جس میں سفیان ثوری، شریک، حسن بن صالح، ابن ابی لیلیٰ اور امام ابو حنیفہ کے ایک جگہ جمع ہونے کا ذکر ہے، پھر مسئلہ بیان کیا گیا کہ جو آدمی اپنے باپ کو قتل کرے اور اپنی ماں سے نکاح کرے اور اپنے باپ کے سر میں شراب پیئے، تو ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے ایسے شخص کو مومن قرار دیا ہے، ابن ابی لیلیٰ نے کہا میں ابو حنیفہ کی کبھی گواہی قبول نہیں کروں گا۔ سفیان ثوری نے کہا میں کبھی ان سے کلام نہیں کروں گا، شریک نے کہا کہ اگر میرا اختیار ہوتا تو ابو حنیفہ کی گردن مار دیتا، حسن بن صالح نے کہا میرا آپ کی طرف نظر کرنا بھی حرام ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۸)

یہ سب کچھ وکیع بن جراح علیہ الرحمہ سے بیان کیا گیا ہے حالانکہ گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ خود خطیب علیہ الرحمہ کو اعتراف ہے کہ وکیع امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے کثیر السماع ہے اور وکیع قولِ امام پر فتویٰ دیتے تھے جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے بھی یہ بات تذکرۃ الحفاظ میں نقل کی ہے، تو جس شخص کو اپنے امام پر اتنا زیادہ اعتماد ہو وہ کس طرح اپنے امام کی طرف ایسی باتوں کی نسبت کر سکتا ہے، بس یہ حاسدین کے حسد کا کرشمہ ہے اور ضعیف رواۃ کی کاروائی ہے کہ ایسی باتیں حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کر دیں، سند میں واقع، محمد بن جعفر الادمی ہے

عن احمد بن عبید اس کے متعلق ابن ابی الفوارس نے کہا جو کچھ اس نے بیان کیا ہے وہ خلط ہو گیا ہے (یعنی صحیح، غلط سب مکس ہو گیا) اور اس کا جو شیخ ہے احمد بن عبید، وہ منکر روایات بیان کرنے والا ہے۔ ذہبی نے کہا عمدہ نہیں ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۷۷)

پھر اس واقعہ میں شریک ہے جو کہ خود خطیب کے نزدیک متکلم فیہ ہے، واقعہ میں ابن ابی لیلیٰ ہے وہ بھی خطیب کے نزدیک متکلم فیہ ہے، واقعہ میں حسن بن صالح ہے وہ بھی

سند نمبر 14

میں حماد بن زید کی زبانی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر ارجا کی تہمت لگائی گئی ہے جبکہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور آپ کے شاگرد اس اتہام سے بری الذمہ ہیں اس کے رد کیلئے حضرت امام کی فقہ اکبر ہی کافی ہے۔ جبکہ سند میں وہی عبداللہ بن جعفر بن درستوریہ ہے جو کہ درہم و دینار کے بدلے ہر طرح کی روایت سنانے کیلئے تیار ہو جاتا تھا جیسا کہ گزشتہ صفحات میں اس کی تفصیل مذکور ہے، پس لائق التفات نہیں۔

پھر سند میں واقع محمد بن موسیٰ البربری ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے ترجمہ میں کہا کہ " کان لا یحفظ الاحدیثین حدیث الطیر وحدیث تقتل عماراً الفئة الباغیة و معلوم ان حدیث الطیر موضوع "

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۰۸)

یعنی محمد بن موسیٰ البربری کے متعلق خطیب نے کہا کہ اس کو صرف دو حدیثیں یاد تھیں ایک حدیث طیر اور ایک حدیث عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کہ ان کو ایک باغی گروہ

قتل کرے گا، ابن نجار فرماتے ہیں کہ یہ بات معلوم ہے کہ حدیث طیر من گھڑت ہے۔ یعنی یہ شخص من گھڑت روایات بیان کرنے سے بھی گریز نہیں کرتا تھا اور حافظ بھی نہیں تھا، تو جو شخص جھوٹی روایت بیان کرنے سے بھی اجتناب نہیں کرتا وہ اگر امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی طرف کوئی جھوٹی منسوب کردے تو اس پر کیا افسوس ہے۔

سند نمبر 15

میں ابومسہر سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ مرجئی تھے۔ (صہ ۱۳/۳۸۰)

جبکہ مرجئی ہونا حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر صرف بہتان ہے جس کی تردید کیلئے حضرت امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے، جس میں آپ نے اہل سنت و جماعت کے عقائد بیان کئے ہیں اور مرجیئہ معتزلہ وغیرہ کی تردید ہے۔ اور خود ابومسہر بدعقیدہ تھا، جیسا کہ تہذیب التہذیب صہ ۳/۳۱۴ پر مذکور ہے کہ ابومسہر قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا۔

اور قرآن مجید کو مخلوق کہنا کفر ہے، بس انہیں جیسے بدعقیدہ لوگوں نے حضرت امام اعظیم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو بدنام کرنے کیلئے ایسی گھٹیا باتوں کی حضرت امام صاحب کی طرف نسبت کردی ہے۔

سند نمبر 16

میں عبداللہ بن یزید المقری کی زبانی بیان کیا ہے کہ مجھے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے ارجاء کی طرف دعوت دی۔ (صہ ۱۳/۳۸۰)

جبکہ ارجاء کے رد کیلئے امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے، جس میں آپ نے اہل سنت و جماعت کے عقائد بیان کیے ہیں اور بدعقیدہ لوگوں کی تردید کی ہے، پس یہ آپ پر محض بہتان ہے۔ پھر اس کی سند میں واقع حسن بن حسین بن عباس النعالی ہے جو کہ خطیب علیہ الرحمہ کا شیخ ہے اور یہ ابن دوما کے لقب سے پہچانا جاتا ہے خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ یہ کثیر السماع ہے مگر اسی نے اپنے امر کو فاسد کرلیا ہے اس لیے جو چیزیں اس نے نہیں سنی وہ بھی سماع میں ملالی ہیں اس لیے اس کا کام فاسد ہو گیا ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار ص ۱۰۹)

سند نمبر 17

میں پھر عبداللہ بن یزید المقری ئ سے بیان کیا کہ مجھے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے ارجاء کی طرف دعوت تو میں نے انکار کردیا۔ (ص ۱۳/۳۸۰)

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نہ مرجئ تھے اور نہ ہی کسی کو ارجاء کی طرف دعوت دینے والے تھے بلکہ آپ نے اپنی کتاب فقہ اکبر میں مرجئ اور معتزلی عقیدوں کا رد کیا ہے اور اہل سنت و جماعت کے عقیدوں کو بیان کیا ہے ثابت ہوا یہ بھی آپ پر محض بہتان ہے جبکہ سند میں واقع عبداللہ بن یزید المقری ئ ابوعبدالرحمٰن اگرچہ ثقہ ہے تاہم ابن ابی حاتم نے کہا کہ میرے باپ سے سوال کیا گیا اس کے متعلق تو کہا ہے تو ثقہ کہا گیا کیا حجت بھی ہے تو کہا کہ جب اس سے مالک اور یحیٰی بن ابی کثیر اور اسامہ روایت کریں تو یہ حجت ہے۔

تو مذکورہ سند میں اس سے مذکورہ حضرات میں سے کسی نے بھی روایت نہیں کی ہے واضح ہو گیا کہ یہ روایت میں حجت نہیں ہے۔ نیز خطیب علیہ الرحمہ نے خود اپنی تاریخ کے صہ ۱۳/ ۳۴۵ پر بشر بن موسیٰ سے روایت کیا ہے کہ ہمیں ابو عبد الرحمٰن المقری نے بیان کیا اور وہ جب ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے روایت کرتے تو اس طرح کہا کرتے تھے کہ ہم سے شہنشاہِ نے روایت بیان کی ہے۔

(تاریخ بغداد ۱۳/ ۳۴۵۔ تبییض الصحیفہ صہ ۱۱۴)

نیز امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقاء میں حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے مادحین کی فہرست دی ہے جو کہ صہ ۱۹۳ تا ۱۹۵ تک ہے اس میں یہ عبد اللہ بن یزید المقریٔ بھی ہے۔

سند نمبر 18

میں حضرت امام عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے امام ابو حنیفہ پر پھر اجاء کا بہتان لگایا گیا ہے۔ جبکہ سند میں واقع عبد اللہ بن جعفر بن درستویہ ہے جس کا مفصل حال گزشتہ صفحات میں بیان کیا گیا ہے کہ یہ شخص دراہم کے بدلے سب کچھ بیان کر دیتا تھا، ایسے شخص کا کیا اعتبار ہے، جبکہ حضرت عبد اللہ بن مبارک حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے اجل تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کی تعریف کرنے والوں میں سے ہیں ۔دیکھئے حضرت امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۱۹۵ جبکہ خطیب علیہ الرحمہ نے خود حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی تعریف بیان کی ہے، عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ آیت

ہے (یعنی نشانی ہے) کہنے والے نے کہا کیا شر کی نشانی ہے فرمایا اے کہنے والے خاموش رہ، وہ خیر کی نشانی ہیں۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۶)

حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ" لولا ان اللہ اغاثنی بابی حنیفہ و سفیان ، کنت کسائر الناس "یعنی اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کرتا تو میں بھی عام لوگوں کی طرح ہی ہوتا۔

نیز حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ" واما افقہ الناس فابوحنیفة ثم قال ما رایت فی الفقہ مثلہ "کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سب سے بڑے فقیہ ہیں، پھر فرمایا کہ میں نے فقہ میں ان کی مثل نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۳)

نیز عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ" اذا اجتمع السفیان و ابو حنیفة فمن یقوم لہما علی فتیا "جب سفیان اور ابوحنیفہ علیہما الرحمہ کسی فتویٰ پر جمع ہو جائیں تو کون ان کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے پھر فرمایا "اذا اجتمع ھذان علی شی فذاك قوی یعنی الثوری واباحنیفة "جس چیز پر سفیان ثوری اور ابوحنیفہ علیہما الرحمہ جمع ہو جائیں وہ چیز قوی ہوتی ہے نیز فرمایا کہ اگر کسی کو رائے سے کہنا لائق ہے تو ابوحنیفہ کی رائے زیادہ لائق ہے" (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۳)

منصور بن ہاشم کہتے ہیں کہ ہم قادسیہ میں ابن مبارک علیہ الرحمہ کے ساتھ تھے کہ ایک آدمی آیا اس نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر اعتراض کیا تو حضرت ابن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کیا تو ایسے آدمی پر اعتراض کرتا ہے، جس نے پینتالیس سال ایک وضو سے پانچ نمازیں ادا کی ہیں اور دو رکعتوں میں قرآن مجید ختم کرتے تھے اور جو فقہ میرے پاس ہے وہ میں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ہی سیکھی ہیں۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۵۵)

نیز عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "مارایت احدا اورع من ابی حنیفہ" میں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے بڑا کوئی پرہیز گار نہیں دیکھا۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۵۹)

مذکورہ بالا سطور سے روزہ روشن کی طرح واضح ہے کہ حضرت عبداللہ مبارک علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے زبردست مداح تھے اور خاص تلامذہ میں سے ہیں اور یہ سب کچھ خود خطیب علیہ الرحمہ نے ہی روایت کیا ہے۔

سند نمبر 19

میں خطیب علیہ الرحمہ نے امام ابو یوسف قاضی القضاۃ علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا مرجئ اور جہمی ہونا بیان کیا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۰۔ ۳۸۱)

اس کے رد کیلئے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی کتاب فقہ اکبر ہی کافی ہے نیز امام المحدثین تاج المحدثین ثقہ ثبت حجت امام ابوجعفر طحاوی علیہ الرحمہ کی عقیدۃ الطحاویہ بھی ان کی تردید کیلئے کافی ہے۔ نیز امام محدث علامہ ابن نجار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ھذا لا یصح عن ابی یوسف ۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۰۹)

یہ بات ابو یوسف علیہ الرحمہ کی طرف سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

نیز خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کی تردید میں روایت کیا ہے کہ ابو یوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سب لوگوں میں سب سے زیادہ شریر، جہمیہ اور مشبھۃ ہیں، نیز عبدالحمید حمانی نے امام ابوحنیفہ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جہم

بن صفوان کافر ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۲)

ان روایات میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے خود جہمی فرقہ والوں کو کافر کہا ہے، واضح ہو گیا کہ امام صاحب کو جہمی کہنا بھی آپ پر بہتان ہے، جبکہ امام قاضی القضاۃ ابویوسف علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے اخص تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کے زبردست مداح۔ خود خطیب علیہ الرحمہ نے ہی قاضی ابویوسف علیہ الرحمہ سے روایت کیا ہے کہ قاضی ابویوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا ''ما رأیت احدا اعلم بتفسیر الحدیث ومواضع النکت التی فیہ من الفقہ من ابی حنیفۃ '' کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے زیادہ بڑا حدیث کی تشریح جاننے والا و باریک نکات فقہ کے حوالے سے جاننے والا میں نے نہیں دیکھا۔ نیز قاضی ابویوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جب بھی کسی مسئلہ میں میں نے امام صاحب کی مخالفت کی ہے تو غور وفکر کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ آخرت کے اعتبار سے آپ کا مذہب ہی زیادہ نجات دینے والا ہے اور امام ابوحنیفہ حدیث صحیح کی مجھ سے زیادہ بصیرت رکھنے والے ہیں نیز قاضی ابویوسف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ''انی لادعو لابی حنیفۃ قبل ابوی '' کہ میں رحمت کی دعا پہلے امام ابوحنیفہ کیلئے کرتا ہوں بعد میں اپنے ماں باپ کیلئے کرتا ہوں۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۴۰)

نیز امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے بھی الانتقاء میں امام قاضی القضاۃ ابویوسف علیہ الرحمہ کو حضرت امام صاحب کے مداحین میں سے شمار کیا ہے۔

سند نمبر 20

میں بھی خطیب علیہ الرحمہ نے امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے ہی امام صاحب علیہ الرحمہ کا جہمی ہونا بیان کیا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۳۸۱/۱۳)

جہمی ہونے کا جواب گزشتہ سند میں مفصل ہو چکا ہے۔

سند نمبر 21

میں بطریق زنبور پھر جہمی ہونے کا الزام لگایا گیا ہے۔ جبکہ گزشتہ صفحات میں تفصیل بیان ہو چکی ہے نیز یہ راوی زنبور متروک ہے جیسا کہ امام ابو حاتم نے فرمایا ہے اور امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا ذاہب الحدیث ہے نسائی نے کہا ثقہ نہیں ہے احمد بن سنان نے کہا جہمی ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۳۸۱/۱۳)

سند نمبر 22

میں ابوالاخنس الکنانی سے بیان کیا کہ میں نے ابو حنیفہ کو دیکھا یا مجھے کسی ثقہ نے بیان کیا ہے کہ اس نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے کہ جہم کی لونڈی کی سواری کی لگام آپ نے پکڑی ہوئی تھی اور اس کے اونٹ کو آپ چلا رہے تھے، کوفہ کی طرف۔

(تاریخ بغداد صہ ۳۸۲/۱۳)

اس روایت میں یہ واضح ہے کہ ابوالاخنس کنانی کو صحیح یاد نہیں ہے کبھی کہتا ہے میں نے دیکھا کبھی کہتا ہے کہ یا پھر مجھے ثقہ نے بیان کیا ہے جب خود راوی کو ہی شک ہے تو پھر بات یقیناً ثابت نہیں ہے، نیز اسی روایت کے نیچے خود خطیب علیہ الرحمہ نے امام

ابو یوسف علیہ الرحمہ سے رُوایت کی ہے کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ جہم کی مذمت کرتے تھے اور اس کے عیب بیان کرتے تھے نیز اسی روایت کے نیچے روایت ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے جہم کو کافر قرار دیا ہے، نیز ان حوالہ جات کی تردید کیلئے امام صاحب علیہ الرحمہ کی کتاب فقہ اکبر اور امام المحدثین امام ابو جعفر طحاوی علیہ الرحمہ کی کتاب عقیدۃ الطحاویہ ہی کافی ہے۔

سند نمبر 23

میں خطیب علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے سب سے زیادہ شریر، جہمیہ اور مشبہہ کو کہا ہے۔

سند نمبر 24

میں بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے جہم بن صفوان کو کافر کہا ہے (فرقہ جہمیہ اسی کی طرف منسوب ہے) (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۲)

سند نمبر 25

میں آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

سند نمبر 26

میں مذکور ہے کہ آپ نے قدری فرقہ کے رد کا طریقہ بیان کیا۔

سند نمبر 27

میں یحیٰی بن نصر سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو (باقی سب سے) افضل جانتے تھے اور حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے اور تقدیر پر ایمان رکھتے تھے (یعنی قدری نہیں تھے) اور نہ ہی تقدیر میں بحث کرتے تھے اور خفین پر مسح کرتے تھے اور اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۳)

سند نمبر 28

میں بیان کیا کہ حضرت سفیان ثوری اور حضرت امام ابوحنیفہ علیہما الرحمہ دونوں فرماتے تھے کہ القرآن کلام اللہ غیر مخلوق کہ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۳)

سند نمبر 29

میں بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا "من قال القرآن مخلوق فھو کافر" کہ جس نے قرآن مجید کو مخلوق کہا وہ کافر ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۳)

سند نمبر 30

میں بھی یہی بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا جو قرآن مجید کو مخلوق کہے وہ بدعتی ہے کسی کو اس بدعتی جیسا قول نہیں کہنا چاہئے اور نہ کسی کو اس بدعتی کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۴)

سند نمبر 31

میں بیان کیا کہ جس نے قرآن مجید کو مخلوق کہا امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے اس کو کذاب یعنی جھوٹا قرار دیا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۴)

سند نمبر 32

میں حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ بات پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے قرآن مجید کو مخلوق کہا ہو۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۴)

سند نمبر 33

میں بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ امام ابو یوسف، امام زفر امام محمد رحمہ اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی نے بھی قرآن کو مخلوق نہیں کہا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۴)

مذکورہ بالا روایات سے واضح ہو رہا ہے کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جہمیت یا قدری ہونے کی نسبت یا قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت یہ سب روایات باطل جھوٹی ہیں، امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اور ان کے تلامذہ کرام ہر بد عقیدگی سے بری الذمہ ہیں اور اہل سنت و جماعت کے مُسلم پیشوا و مقتدا ہیں۔

سند نمبر 34

میں امام ابو یوسف علیہ الرحمہ کی زبانی بیان کیا ہے کہ جس نے سب سے پہلے قرآن کو مخلوق کہا وہ امام ابو حنیفہ ہیں۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۵)

اس کی سند بھی محفوظ نہیں اس کی سند میں محمد بن عباس الخزاز ہے گزشتہ صفحات میں اس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے۔

نیز سند نمبر ۲۹ تا ۳۳) دیکھیں کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے تو ایسے شخص کو جو قرآن مجید کو مخلوق کہے بدعتی کافر قرار دیا ہے۔لہذا یہ بات واضح ہے کہ سند نمبر 34 اور امثالہ یہ سب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر بہتان ہیں۔

سند نمبر 35

میں ابو مسھر کی زبانی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف پھر قرآن کو مخلوق کہنے کی نسبت کی ہے۔جیسا کہ سند نمبر 29 تا 33 سے ظاہر ہے کہ امام ابوحنیفہ کی طرف قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت محض کذب بیان ہے نیز ابو مسھر خود قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا۔ (تہذیب التہذیب صہ ۳/۳۱۴)

سند نمبر 36

میں امام ابو یوسف قاضی علیہ الرحمہ کی زبان سے پھر قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف کی ہے۔

اس کا رد گزشتہ سطور میں مفصل موجود ہے تاہم سند میں واقع ، ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بغوی علیہ الرحمہ کے متعلق ابن عدی نے کہا" الناس اهل العلم والمشائخ مجمعون علی ضعفه "اہل علم حضرات ان کے ضعف پر متفق ہیں۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۵۵۔کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۰۹)

سند نمبر 37

میں پھر امام ابو یوسف کی زبانی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف قرآن مجید کو مخلوق کہنے کی نسبت کی ہے، گزشتہ سطور میں اس کا مفصل رد موجود ہے۔ اس کی سند میں واقع راوی عمر بن حسن قاضی الاشنانی ہے، خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے ترجمہ میں کہا ابوعبدالرحمٰن مسلمی نے امام دارقطنی سے اس کے متعلق پوچھا تو دارقطنی نے کہا، یہ ضعیف ہے اور محدثین نے اس میں کلام کیا ہے (یعنی متکلم فیہ ہے)

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۱۰)

سند نمبر 38

میں یحییٰ بن عبدالحمید سے بیان کیا کہ میں نے دس ثقہ لوگوں سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم نے سنا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے قرآن کو مخلوق کہا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۶)

گزشتہ سطور میں مذکور ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور آپ کے تلامذہ کرام قرآن مجید کو مخلوق کہنے والے کو کافر کہتے ہیں اور اس کے پیچھے نماز بھی جائز نہیں سمجھتے۔

تو پھر اس کے خلاف امام صاحب کے خلاف سب افسانے ہیں جو بدعقیدہ لوگوں نے امام کو بدنام کرنے کیلئے پھیلائے ہیں، تاہم سند میں واقع قطن بن بشر ابوعباد الغبری البصری ہے جس کے متعلق امام ابن عدی علیہ الرحمہ نے کہا یہ حدیث کو چوری کر لیتا تھا۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۵)

امام ابوزرعہ نے کہا یہ جعفر بن سلیمان عن ثابت ایسی احادیث روایت کرتا ہے جس کا میں نے انکار کیا ہے (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۰۹)

پھر چاہئے تھا کہ یحییٰ بن عبدالحمید ان دس کے نام شمار کرتا تا کہ دیکھا جاتا کہ وہ کون ہیں اور کیسے ہیں۔

سند نمبر 39

میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے پوتے کی زبانی بیان کیا ہے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ قرآن کو مخلوق کہتے تھے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۶)

قرآن کو مخلوق کہنے کی نسبت آپ کی طرف غلط ہے دیکھئے سند نمبر ۲۹ تا ۳۳) نیز سند میں راوی حسین بن عبداللہ ہے اس کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا ہے "تکلم الناس فیہ وقال ابوزرعة لا احدث عنه و کذبه ابن معین" (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۶)

لوگوں نے اس میں کلام کیا ہے، ابوزرعہ نے کہا میں اس سے کچھ بیان نہیں کرتا اور ابن معین نے اس کو جھوٹا قرار دیا ہے۔

وقال ابوزرعة روی احادیث لا ادری ما ھی ولست احدث عنه۔

(کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۱۰)

ابوزرعہ نے کہا اس نے ایسی احادیث روایت کی ہیں میں نہیں جانتا کہ وہ کیا ہیں اور میں اس سے کچھ بیان نہیں کرتا، سند کا ابطال بھی واضح اور جرح کا مردود ہونا بھی واضح

سند نمبر 40

میں بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا اور عیسی بن موسیٰ نے کہا کہ ابوحنیفہ اگر توبہ کرے تو ٹھیک ورنہ اس کی گردن ماردو۔

اس کے رد کیلئے سند نمبر ۲۹ تا ۳۳ دیکھیں۔

نیز سند میں عمر بن حسین قاضی الاشنانی ہے، اس کو امام دارقطنی اور امام حسن بن محمد خلال نے ضعیف کہا ہے، اور دارقطنی سے ایک روایت یہ ہے کہ یہ کذاب ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۸۶)

سند نمبر 41

میں احمد بن یونس کی زبانی بیان کیا کہ ابن ابی لیلیٰ، ابوحنیفہ، عیسیٰ بن موسیٰ عباسی کے پاس جمع ہوئے تو امام ابوحنیفہ نے قرآن کو مخلوق کہا۔ گزشتہ سطور میں اس کا ابطال واضح ہو چکا ہے وہیں پر دیکھیں۔ نیز اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے جس کو ابو محمد شیخ لہ کہا گیا ہے، جب سند میں مجہول راوی ہے تو درجہ احتجاج سے ساقط ہوئی۔

سند نمبر 42

میں پھر آپ کی طرف خلق قرآن کی نیت کی ہے جبکہ سابقہ سطور میں اس کا ابطال واضح ہو چکا ہے تاہم سند میں سفیان بن وکیع بن جراح ہے۔ خطیب نے تاریخ میں اور ذہبی نے میزان میں کہا کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا محدثین نے اس میں کلام کیا ہے، امام ابوزرعہ نے کہا یہ کذب کے ساتھ متہم ہے، امام ابواحمد نے کہا یہ تلقین بھی قبول کرتا تھا۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۷) امام نسائی علیہ الرحمہ نے کہا لیس شئ یہ کچھ نہیں ہے۔ ابن حبان علیہ الرحمہ نے ۔۔۔ کہا یہ ترک کا مستحق ہے،

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۱۰)

سند نمبر 43

میں بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا، اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے جس کو (جارلی) سے بیان کیا ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۱۰) لہذا یہ سند بھی ساقط عن الاحتجاج ہوئی۔

سند نمبر 44

میں آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہے، نہ ہی عدم ثقاہت کے متعلق نہ خلاف تعدیل۔

سند نمبر 45

میں بن ابی لیلیٰ کی زبانی ایک شعر کی صورت میں دیگر حضرات کے ساتھ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف بھی مرجئی ہونے کی نسبت کی گئی ہے اس کا رد بھی گزشتہ سطور میں گزر چکا ہے۔

سند نمبر 46

میں حماد بن ابی سلیمان کی زبانی بیان کیا کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے برأت کا اعلان کیا جب تک وہ قرآن کو مخلوق کہنے سے رجوع نہ کرلیں۔

گزشتہ سطور میں اس مسئلہ پر تفصیلی گفتگو ہو چکی ہے، وہیں پر ملاحظہ فرمائیں، نیز اس کی سند میں ضرار بن صرد ہے اس کو یحییٰ بن معین جھوٹا کہتے ہیں، امام نسائی نے کہا متروک ہے دار قطنی نے کہا ضعیف ہے۔

نیز اس کی سند میں سلیم بن عیسیٰ المقری ہے، ابن معین نے کہا یہ کچھ نہیں نسائی نے کہا

ثقہ نہیں ہے، ذہبی نے اس کا ذکر میزان میں کیا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۸)

وقال ابوحفص الفلاس، ضعیف الحدیث قال النسائی لیس بثقۃ ابو حفص فلاس نے کہا اس کی حدیث ضعیف ہے نسائی نے کہا ثقہ نہیں ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۱۰)

سند نمبر 47

میں حماد بن ابی سلیمان کی زبانی امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف پھر خلق قرآن کی نسبت کی ہے۔ جبکہ گزشتہ سطور میں اس کا جواب ہو چکا ہے۔

نیز اس کی سند میں پچھلی سند والا راوی ضرار بن صرد ہے، جو کہ کذاب ہے تفصیل اس سے پہلی سند میں ملاحظہ کریں۔

سند نمبر 48

میں بھی حضرت حماد بن ابی سلیمان کی امام ابو حنیفہ پر ناراضگی کا بیان کیا ہے۔ جبکہ حماد بن ابی سلیمان حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے استاذ مکرم ہیں اور آپ کے مداحین میں سے ہیں دیکھئے امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ کی الانتقاء نیز اس کی سند اس طرح ہے، عبد الرحمٰن اپنے باپ حکم سے روایت کرتا ہے یا کسی اور سے، جب راوی خود ہی شک میں مبتلا ہے تو رویت خود بخود ختم ہو جائے گی۔

سند نمبر 49

میں شریک قاضی سے بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا یہ ایسی بات ہے جس کو عورتیں پردہ میں بھی جانتی ہیں۔ اس کی سند میں قاضی شریک ہے اگرچہ اس کی تعدیل بھی ہے لیکن متکلم فیہ ہے، نیز امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے قاضی شریک کو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مادحین میں شمار کیا ہے (یعنی تعریف کرنے والوں میں سے۔ (الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

سند نمبر 50

میں سلیمان بن خلیج کی زبانی بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے توبہ کا مطالبہ کرنے والا خالد البقری تھا۔ اس کی سند میں عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے گزشتہ کئی اسناد میں اس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے، نیز اس کی سند میں محمد بن خلیج ہے ابن معین نے کہا لیس بثقۃ یہ کچھ بھی نہیں ہے، واخوہ سلیمان مجہول اور اس کا بھائی سلیمان مجہول ہے۔ ابوزرعہ نے کہا لا اعرفہ میں اسکو نہیں پہچانتا۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۹)

امام ابن نجار کتاب الرد علی الخطیب میں فرماتے ہیں:

محمد بن خلیج المدنی کا ذکر ابو حاتم نے اپنی کتاب میں کیا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن معین نے کہا کہ لیس بثقۃ و قال ابو حاتم لیس بذلك القوی ۔ یہ ثقہ نہیں ہے ابو حاتم نے کہا یہ قوی نہیں ہے۔ اور اس کا بھائی سلیمان، اس کے متعلق ابوزرعہ نے کہا میں اس کو نہیں پہچانتا۔ (کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۱۱)

سند نمبر 51

میں قیس بن ربیع سے بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے یوسف بن عثمان امیر الکوفہ نے توبہ کا مطالبہ کیا ہے، اس کی سند میں علی بن اسحاق بن زاطیہ ہے، خود خطیب نے اپنی تاریخ میں اس کے متعلق کہا'' لم یکن بالمحمود ، وکان یقال انه کذاب ، یہ اچھا نہیں ہے کہا جاتا ہے کہ یہ جھوٹا ہے) نیز اس کی سند میں حجاج بن اعور ہے، خود خطیب نے اس کے متعلق کہا، خلط اس کا معاملہ مخلوط ہوگیا۔

نیز اس کی سند میں قیس بن ربیع ہے، اس کے متعلق حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا، روی حادیث منکرۃ اس نے منکر حدیثیں روایت کی ہیں، وقال النسائی متروک الحدیث، امام نسائی نے کہا یہ متروک الحدیث ہے، وقال یحییٰ بن معین ضعیف، یحییٰ بن معین نے کہا یہ ضعیف ہے۔

وکان وکیع و ابن المدینی یضعفانه ، وکیع اور ابن المدینی دونوں اس کو ضعیف کہتے ہیں وقال الدارقطنی ضعیف، دارقطنی نے کہا ضعیف ہے، ذکرہ الذھبی فی المیزان و تکلم علیه کثیرا ۔۔۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۹۰)

علامہ محدث مؤرخ ابن نجار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ابن ابی حاتم نے قیس بن ربیع کو اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ عبدالرحمٰن بن مہدی نے اس کو چھوڑ دیا ہے اور امام احمد نے اس کو ضعیف کہا ہے اور کہا ہے کہ اس نے منکر روایات بیان کی ہیں اور ابن معین نے کہا اس کی حدیث کوئی شے نہیں ہے۔

اور ابن الجوزی علیہ الرحمہ نے بھی اس کو کتاب الضعفاء میں ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ نے کہا ہے کہ یہ کچھ نہیں ہے اور کبھی کہا ہے یہ ضعیف ہے کبھی یہ کہا ہے کہ اس کی حدیث نہ لکھی جائے۔ امام احمد سے کہا گیا کہ لوگوں نے اس کی حدیث کیوں چھوڑ دی ہے تو فرمایا یہ شیعہ ہے، اور کثیر الخطاء ہے اور اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔ ابن المدینی اور وکیع اس کو ضعیف کہتے ہیں، دار قطنی نے کہا یہ ضعیف ہے، السعدی نے کہا ساقط ہے نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۱۲)

سند نمبر 52

میں شریک سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے دو مرتبہ توبہ طلب کی گئی۔

اس کی سند میں محمد بن حیویہ ہے اور وہ بن عباس الخزاز ہے، اور اس کی سند میں شریک ہے، ان دونوں کا ضعف پچھلے صفحات میں بیان ہو چکا ہے وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

سند نمبر 53

میں بھی شریک سے بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے دو مرتبہ توبہ طلب کی گئی۔ اس کی سند میں بھی وہی شریک اور عبداللہ بن جعفر بن درستویہ ہے جن کا ضعیف ہونا گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 54

میں بھی شریک کی زبانی توبہ کا مطالبہ کیا گیا ہے، شریک کا حال پہلے گزر چکا ہے۔

سند نمبر 55

میں سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی زبانی بیان کیا گیا ہے کہ امام ابوحنیفہ سے دومرتبہ کفر کی وجہ سے توبہ طلب کی گئی ہے۔اس کی سند میں ابوالحسن علی بن اسحاق بن عیسیٰ بن زاطیا ہے جس کے متعلق خود خطیب علیہ الرحمہ نے کہا ''لم یکن بالمحمود، یہ اچھا نہیں ہے و کان یقال انه کذاب اور کہا گیا ہے یہ جھوٹا ہے'' نیز اس کی سند میں عثمان بن احمد الدقاق ہے اس پر کلام بھی گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

سند نمبر 56

میں حضرت سفیان علیہ الرحمہ کی زبانی بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے کفر کی وجہ سے دومرتبہ توبہ طلب کی گئی۔اس کی سند میں ایک تو ابن درستویہ ہے جو دراہم کے بدلے ہر طرح کی سنی ان سنی روایات کسی کی طرف بھی منسوب کرنے کیلئے تیار رہتا تھا، اور نیز اس میں نعیم بن حماد ہے یہ اگرچہ روایت حدیث میں تو ثقہ ہے لیکن امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق جو طعن پر مبنی حکایات ہیں وہ سب من گھڑت ہیں۔

(دیکھئے میزان الاعتدال صہ ۴/ ۲۶۹)

سند نمبر 57

میں مومل سے بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے دومرتبہ توبہ طلب کی گئی ہے۔ یہ مومل خود سخت ترین ضعیف ہے، امام بخاری نے فرمایا یہ منکر الحدیث ہے، ابوزرعہ نے کہا اس کی حدیث میں کثیر خطاء ہے۔ (میزان الاعتدال صہ ۴/ ۲۲۸)

ابوحاتم نے کہا ہے سچا مگر کثیر الخطاء ہے ابن حبان نے کہا کئی مرتبہ غلطی کر جاتا ہے۔
سلیمان بن حرب نے کہا۔۔۔ اہل علم پر اس کی حدیث سے بچنا لازم ہے کیونکہ یہ ثقہ
شیوخ سے منکر روایات بیان کرتا ہے، ساجی نے کہا ہے سچا مگر کثیر الخطاء ہے اور وہم
والا ہے۔ ابن سعد نے کہا کثیر الغلط ہے ابن قانع نے کہا ہے صالح مگر خطا کر جاتا ہے
، دار قطنی نے کہا ہے ثقہ مگر حافظہ گندہ اور کثیر الغلط ہے۔
(تہذیب التہذیب صہ ۵/۵۸۶)

کثیر الخطاء، کثیر الغلط اور سیئ الحفظ ہونا یہ جرح مفسر ہے جو کہ تعدیل پر مقدم ہے واضح ہو گیا یہ سند اور متن کا مدلول سب باطل ہے۔

سند نمبر 58

میں سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے گمراہی کی وجہ سے دو مرتبہ توبہ طلب کی گئی ہے۔ اس کی سند میں وہی مؤمل بن اسماعیل ہے، اس سے پچھلی سند میں اس کا کثیر الغلط، کثیر الخطاء، یخطی، منکر الحدیث ہونا بیان ہو چکا ہے۔ نیز اس کی سند میں عبداللہ بن معمر ہے، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان میں کہا کہ ازدی نے کہا یہ متروک الحدیث ہے، سند کا ابطال واضح ہے۔

سند نمبر 59

میں پھر امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے کفر کی وجہ سے کئی مرتبہ توبہ طلب کی گئی ہے۔
اس کی سند میں ثعلبہ ہے جو کہ بن سہیل الطہوی ہے، امام ابن معین نے اس کے متعلق

فرمایا، لیس بشئ یہ کچھ بھی نہیں ہے، ولہ حکایات غریبۃ تدل علی ضعف عقلہ اوراس سے عجیب قسم کی حکایات مروی ہیں جو کہ اس کی عقل کے ضعف پر دلیل ہیں۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۹۲)

سند نمبر 60

میں سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے تین مرتبہ توبہ طلب کی گئی ہے۔ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان میں اس سند سے ایک اثر ذکر کیا اور اس کی سند کو فرمایا، وہذا الاسناد ظلمات، یعنی یہ سند اندھیر ہی اندھیر ہے۔ حالانکہ امام سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ بھی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔

(دیکھئے الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۹۹)

خود خطیب علیہ الرحمہ تاریخ میں بیان کیا ہے کہ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ رحم اللہ ابا حنیفہ کان من المصلین اعنی انہ کان کثیر الصلاۃ "　　(تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۵۳)

اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر رحمت نازل کرے وہ نمازیوں میں سے تھے، یعنی بہت زیادہ نماز پڑھنے والے تھے، خطیب علیہ الرحمہ نے بیان کیا کہ سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا، ہمارے وقت میں مکۃ المکرمہ میں کوئی شخص ایسا نہیں آیا، جو ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا ہو۔۔۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۵۳)

خود خطیب علیہ الرحمہ نے ہی بیان کیا ہے کہ جناب سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: ما مقلت عینی مثل ابی حنیفہ۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۳۶)

کہ میری آنکھوں نے امام ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا۔

مذکورہ سطور سے بھی واضح ہے کہ جناب سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے زبردست مداحین میں سے ہیں۔

سند نمبر 61

میں یحییٰ بن حمزہ وسعید بن عبدالعزیز سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے گمراہی کی وجہ سے دومرتبہ توبہ طلب کی گئی۔

اس کی سند میں نعیم بن حماد ہے جو کہ روایت حدیث میں اگرچہ ثقہ ہے لیکن امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق اس کی حکایات من گھڑت ہیں۔

(میزان الاعتدال صہ۴/۲۶۹)

سند نمبر 62

میں عبداللہ بن ادریس سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے دومرتبہ توبہ کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کی سند میں محمد بن جعفر بن ہیثم انباری ہے، خود خطیب نے تاریخ میں اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ فیہ بعض الشیٔ۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۱۵)

سند نمبر 63

میں عبداللہ بن ادریس سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے دومرتبہ توبہ کا مطالبہ کیا گیا۔ اس کی سند میں محمد بن جعفر بن ہیثم انباری ہے، خود خطیب نے

تاریخ میں اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ فیہ بعض الشئ۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۱۵)

اس میں بعض قابل اعتراض چیزیں ہیں۔

سند نمبر 64

میں اسد بن موسیٰ سے بیان کیا کہ امام صاحب علیہ الرحمہ سے دو مرتبہ توبہ طلب کی گئی ہے اس کی سند میں اسد بن موسیٰ کے متعلق، ابن حزم نے کتاب الصبیہ میں کہا ہے منکر الحدیث ہے، ابوسعید بن یونس نے کہا حدث باحادیث منکرۃ۔ کہ اس نے منکر روایات بیان کی ہیں۔ (حاشیہ، تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۹۳)

سند نمبر 65

میں حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے بیان کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے توبہ کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

اس کی سند میں محمد بن عبداللہ بن ابان الہیتی ہے خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ کان مغفلا مع خلوہ من علم الحدیث ۔ اس میں غفلت ہے علم حدیث سے بھی خالی ہے۔ (حاشیہ، تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۹۳)

علامہ ابن نجار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خطیب علیہ الرحمہ نے خود ہی اپنے شیخ کے ترجمہ میں کہا ہے، کان شیخا مستورا صالحا فقیرا مقلا معروفا بالخیر و کان مغفلا مع خلوہ من علم الحدیث ۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۱۵)

سند نمبر 66

میں ابو بکر بن ابی داؤد بجستانی سے بیان کیا ہے کہ اس نے ایک دن اپنے ساتھیوں سے کہا تم اس مسئلہ کے بارے میں کیا کہتے ہو جس پر امام مالک اوران کے ساتھی، امام شافعی اوران کے ساتھی امام احمد بن حنبل اوران کے ساتھی متفق ہوں سب نے کہا اے ابو بکر کوئی مسئلہ اس سے زیادہ صحیح نہیں ہوسکتا تو ابو بکر نے کہا یہ تمام آئمہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی گمراہی پر متفق تھے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۹۵)

اس کی سند میں ابو بکر ہے جو کہ امام ابوداؤد کا بیٹا ہے پورا نام اس طرح ہے، عبداللہ بن سلیمان بن اشعث، اس کے متعلق ابن صاعد نے کہا کہ اس کے باپ کی بات ہی ہمارے لیے کافی ہے جوانہوں نے اس کیلئے کہی ہے کہ ابنی ھذا کذاب" میر ایہ بیٹا بڑا جھوٹا ہے، فلا تاخذ واعنہ اس سے کوئی چیز نہ لو، ابراہیم اصبہانی نے کہا ابن ابی داؤد کذاب ہے۔ (حاشیہ، تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۹۴۔ کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۱۵۔۱۱۶)

جرح کرنے والا جب خود ہی جھوٹا ہے تو اس کا آئمہ دین کی زبانی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تضلیل بیان کرنا بھی یقیناً جھوٹ ہے۔ تاریخ بغداد کی ان سندوں پر گفتگو کے بعد یہ بات واضح ہے کہ یہ سب سندیں ضعیف متکلم فیہ اور نا قابل اعتبار ہیں اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ آئمہ مسلمین ائمہ مجتہدین ائمہ محدثین میں سے وہ عظیم القدر شخصیت ہیں جن کی امامت فی الدین مُسلّم ہے اور جن کو اُمت کی اکثریت امام اعظم کے لقب سے ملقب کرتی ہے۔

نیز اس ابن ابی داؤد نے جس کو ائمہ نے کذاب کہا ہے نے جن ائمہ کرام کے نام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے خلاف استعمال کیے ہیں، ان ائمہ کرام کو امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مادحین یعنی تعریف کرنے والوں میں سے شمار کیا ہے۔

نیز خود خطیب نے امام مالک علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تعریف بیان کی ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۸)

نیز امام شافعی علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بچے ہیں۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۶)

نیز خطیب نے تاریخ میں خود بیان کیا ہے کہ امام اوزاعی علیہ الرحمہ نے امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے علم حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۸)

خطیب علیہ الرحمہ نے تاریخ میں بیان کیا کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تعظیم کیلئے کھڑے ہو گئے اور ان سے معانقہ کیا اور امام صاحب کی تعریف بیان کی۔ (خلاصہ) (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۱)

خطیب علیہ الرحمہ کی یہ روایات بھی اس ابن ابی داؤد کی تکذیب کرتی ہیں۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۹۹ پر خطیب نے یہ باب بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ قابل اعتراض افعال والفاظ جو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے حکایت کیئے گئے ہیں۔

اس باب کی سند نمبر 1

میں ابو مطیع بلخی علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ جنت و دوزخ کے فنا ہونے کا نظریہ رکھتے ہیں۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۹۹)

جبکہ یہ نظریہ امام صاحب کی کتاب فقہ اکبر کے بالکل خلاف ہے جس کے غلط ہونے میں اور امام کی طرف غلط منسوب کیے جانے میں ذرہ بھر بھی شک نہیں رہ جاتا، یہ محض آپ پر بہتان ہے نیز سند میں واقع محمد بن عباس خزار ہے۔ گزشتہ صفحات میں اس کا ضعف قدرے بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 2

میں بھی ابو مطیع بلخی علیہ الرحمہ سے سند اول میں مذکور اعتراض کو بیان کیا ہے، اس کا جواب سند اول میں مختصر طور پر ہو چکا ہے نیز سند میں عبداللہ بن عثمان بن الرماح ہے جو کہ متکلم فیہ ہے۔

سند نمبر 3

میں یوسف بن اسباط سے بیان کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ مجھے پا لیتے اور میں آپ کو تو ضرور رسول اللہ ﷺ میرے بہت سے اقوال لے لیتے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/)

ایسی بات تو ایک عام مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا پھر امام المسلمین سید المجتہدین امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں یہ محض آپ پر بہتان ہے آپ کو بدنام کرنے کیلئے بدعقیدہ لوگوں کی ساری کاروائی ہے۔ خطیب نے خود تاریخ میں

بیان کیا ہے ابن صباح سے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ تو صحیح حدیث پر عمل کرنے والے ہیں، اس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے افعال واقوال پھر تابعین کے افعال و اقوال سے سند لاتے ہیں پھر قیاس کرتے ہیں اور بہت خوبصورت قیاس کرتے ہیں۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۰)

اور ابن حزم نے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور ان کے تلامذہ کے نزدیک یہ طے شدہ بات ہے کہ ضعیف حدیث بھی قیاس سے بہتر ہے۔

تو جس امام کے نزدیک ضعیف حدیث بھی قیاس سے بہتر ہے وہ ایسی بات کیسے کہہ سکتے ہیں، (معاذ اللہ) نیز سند میں واقع راوی، یوسف بن اسباط، ضعیف ہے اس کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا "کان یغلط کثیرا لا یحتج بحدیثہ" یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اس کی روایت کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۰۰)

یہاں پر اگر دو روایات بیان کر دی جائیں تو نصیحت سے خالی نہیں بلکہ امام صاحب علیہ الرحمہ کے منکرین کیلئے تازیانہ عبرت ہیں۔ خطیب علیہ الرحمہ نے تاریخ میں قیس بن ربیع سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ متقی پرہیزگار ہیں اور ایسی شخصیت ہیں جن سے حسد کیا گیا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۰)

خطیب علیہ الرحمہ نے عبداللہ بن داؤد الخریبی علیہ الرحمہ سے بیان کیا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر اعتراض دو قسم کے لوگ کرتے ہیں یا حسد کرنے والے یا جاہل۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۶۷)

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف ایسی غلط باتیں جو منسوب کی گئیں ہیں یہ سب انہیں جاہل یا حاسد لوگوں کی ہی کارروائی ہے تاکہ امام الائمہ کو بدنام کیا جاسکے۔

سند نمبر 4 تا 8

میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر حدیث کو رد کرنے کے الزامات لگائے گئے ہیں (خلاصہ) جبکہ یہ بات بھی حقیقت کے خلاف ہے اور حاسدین کا غلط پراپیگنڈہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ قطعی طور پر ان الزامات سے بھی بری ہیں کیونکہ امام صاحب کی کتب اور آپ کے تلامذہ کی کتب شاہد و ناطق ہیں کہ امام صاحب اولاً قرآن مجید سے دلیل لیتے ہیں پھر حدیث نبوی سے پھر اصحاب رسول سے پھر تابعین کرام سے پھر قیاس کو دخل دیتے ہیں کیونکہ یہ روایات حقیقت کے خلاف ہیں اگر سنداً صحیح ہوتیں تب بھی قابل رد نہیں لیکن یہ سندیں بھی محفوظ نہیں ہیں۔ ان اسناد میں ابواسحاق فزاری ہے جس کا ضعیف ہونا گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔ تاریخ بغداد والے حصے کی سند نمبر 9 میں دیکھیں۔

پانچویں سند میں عبدالسلام بن عبدالرحمٰن ہے اس کا ضعیف ہونا بھی گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔ اس کے متعلق خود خطیب نے ترجمہ نمبر ۵۷۲۹ میں بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن اکثم نے اس کو اس کے کمزور فیصلوں کی وجہ سے معزول کر دیا تھا اور اس کو فقہ میں ضعیف قرار دیا ہے۔

ساتویں سند میں ابن دوما ہے اور حسن بن علی حلوانی ہے اور ابوصالح فراء ہے ابن دوما کے متعلق خطیب نے ترجمہ نمبر ۳۸۱۲ میں بیان کیا ہے کہ اس نے سنی ان کی سب چیزیں ملالیں جس وجہ سے اس نے اپنا امر خود خراب کر لیا ہے، ان سب کا ضعیف ہونا گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے وہیں پر ملاحظہ فرمائیں۔

(کمافی حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۲۰۱)

اور آٹھویں سند میں علی بن عاصم ہے جس کے متعلق خود خطیب نے بیان کیا ہے کہ ابن معین نے کہا اللہ کی قسم علی بن عاصم، امام احمد بن حنبل کے نزدیک نہ ثقہ تھا اور نہ ہی آپ اس سے کوئی چیز بیان کرتے تھے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۲۰۲)

علامہ ابن نجار فرماتے ہیں کہ منهم من انكر عليه كثرة الخطأ والغلط۔۔ منهم من تكلم فی سوء حفظه (کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۱۹)

سند نمبر 9

حدیث: البیعان بالخیار مالم یتفرقا، کے رد کا امام صاحب پر الزام بیان کیا ہے۔ اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ امام صاحب نے اس حدیث کو رد نہیں کیا بلکہ معنی میں اختلاف کیا ہے یعنی امام صاحب علیہ الرحمہ اور آپ کے تلامذہ کرام اس تفرق سے مراد تفرق بالاقوال مراد لیتے ہیں، جبکہ دوسرے حضرات بالابدان مراد لیتے ہیں، تو اس میں حدیث کا انکار کیسے ہو گیا، اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کیلئے امام المحدثین حضرت امام جعفر طحاوی علیہ الرحمہ کی کتاب شرح معانی الآثار کی طرف رجوع کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ کافی تسلی وتشفی ہو گی۔

نیز سند میں محمد بن ابی نصر الفری ہے جس کے متعلق خود خطیب نے کہا ہے یہ غالی شیعہ ہے (نوٹ غالی شیعہ ان کو کہا جاتا ہے جو اصحاب رسول ﷺ کو برا کہنے والے ہیں)

اس کی سند میں۔ احمد بن محمد بن سعید الکوفی ہے جو کہ ابن عقدہ ہے، خود

خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق بیان کیا ہے کہ اس نے منکرات اور منقطع روایات بیان کی ہیں اور مشائخ بغداد اس کے بارے کہتے تھے ''انہ کان لا یتدین بالحدیث' اوردارقطنی نے کہارجل سوء برا آدمی ہے، عمر بن حیویہ نے کہا اصحاب رسول کے خلاف طعن کرنے والا آدمی ہے۔ (ملخصاً)

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۰۲، کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۲۰)

سند نمبر 10

میں بھی وہی دوضعیف راوی موجود ہے، کیونکہ سند نمبر 10 میں جو حدیث بیان کی گئی وہ بھی پچھلی سند کے ساتھ ہی متعلق ہے۔

سند نمبر 12-11

میں پھر امام پر حدیث کے رد کا الزام بیان کیا ہے جبکہ ان کی اسناد میں عبدالصمد بن حبیب ازدی ہے جس کو امام بخاری علیہ الرحمہ نے لین الحدیث قرار دیا ہے یعنی کمزور حدیث والا، خطیب نے اس کی سند سے ایک حدیث ذکر کر کے اس کو منکر قرار دیا ہے۔ اور اس روایت میں جو یہ مذکور ہے کہ آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے قول کو مسترد کیا ہے یہ بھی کذب بیانی ہے کیونکہ اس کا مدار بھی عبدالصمد بن حبیب پر ہے جو کہ ضعیف ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی کتاب، کتاب الآثار کو دیکھو، جس کو آپ سے امام محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ نے روایت کیا ہے، کہ اس میں آپ اکثر مسئلہ کی بنیاد ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاوئی جات پر رکھتے ہیں اور اصولِ احناف میں یہ بات روشن تر ہے کہ اہل سنت و جماعت احناف

کثر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک قول صحابی حجت ہے، پھر اعتراض کیا یہ ساری کاروائی حاسدین کی ہے۔

سند نمبر 13

میں بھی الزام لگایا گیا ہے کہ آپ نے (معاذ اللہ) حدیث نبوی ﷺ کو اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے قول کو رد کیا ہے۔

یہ بھی آپ پر بدعقیدہ لوگوں کا بہتان ہے جیسا کہ سند میں مذکور۔

عبداللہ بن عمرو بن ابی الحجاج ابو معمر ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق کہا کہ یہ قدری ہے (یعنی بدعتی بدمذہب تقدیر کا منکر)

(حاشیہ تاریخ بغداد، صہ ۱۳/۴۰۴ ۔ کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۲۰)

سند نمبر 14

کے تحت آپ پر کوئی اعتراض نہیں ہے جو کہ آپ کی عدالت وثقاہت کے خلاف ہو۔

سند نمبر 15

میں سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ حدیث کو رد کرنے میں بڑے جری تھے (معاذ اللہ)

جبکہ یہ بات بھی حقیقت کے خلاف ہے اور خود سفیان بن عیینہ حضرت عبداللہ مبارک علیہ الرحمہ کو امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے علم حاصل کرنے کی تلقین کرتے تھے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳)

پھر سند میں مذکور ابراہیم بن بشار الرمادی، بہت زیادہ ضعیف ہے۔
اس کے متعلق امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا، یہ مخلط ہے (یعنی اس کو روایات اس کے سوء حفظ کی وجہ سے رل مل گئی تھی) امام ابن معین علیہ الرحمہ نے فرمایا ''لیس بشیٔ''، یہ کچھ بھی نہیں ہے۔
قال النسائی لیس بالقوی، امام نسائی علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ قوی نہیں ہے۔
(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۰۵۔ کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۲۱)

سند نمبر 16

میں بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ نے کہا کون ہے جو قلتین میں پیشاب کرے اس سے آپ کا ارادہ حدیث قلتین کا رد تھا کہ جب پانی قلتین ہو تو نجس نہیں ہوتا۔
حدیث قلتین صحیح ثابت ہی نہیں بلکہ انتہائی ضعیف ہے، پھر امام اعظم کا تقویٰ وطہارت علم وعمل دین میں امامت کا مُسلّم ہونا یہ سب باتیں دلیل ہیں کہ ایسی بات امام صاحب کی زبان سے صادر نہیں ہو سکتی۔ نیز سند بھی محفوظ نہیں، سند میں، فضل بن موسیٰ سینانی ہے۔ اس کے متعلق ابن المدینی نے کہا روی احادیث مناکیر۔ کہ اس نے منکر روایات روایت کی ہیں۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۰۵)
اور اس کی سند میں ابن دوما ہے گزشتہ صفحات میں اس پر کلام ہو چکا ہے، نیز کتنی ہی ایسی احادیث ہیں جو ایک امام کے نزدیک صحیح ہیں اور کئی حضرات کے نزدیک صحیح نہیں ہے تو اس سے ان ائمہ کرام پر طعن تو نہیں کیا جا سکتا جن کے نزدیک وہ احادیث ضعیف ہوں اسی طرح امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ایک اپنا بلند معیار ہے۔ آپ کی

تحقیق میں جو حدیث صحیح نہ ہو تو پھر آپ پر طعن کیونکر کیا جا سکتا ہے۔

سند نمبر 17

میں حضرت وکیع بن جراح علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے نماز میں رکوع کے رفع یدین کے متعلق پوچھا تو امام صاحب علیہ الرحمہ نے فرمایا کیا وہ اڑنے کا ارادہ رکھتا ہے تو عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے کہا اگر وہ پہلی مرتبہ نہیں اُڑا تو دوسری مرتبہ میں کیوں اُڑے گا۔

روایت مذکورہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے رکوع والے رفع یدین سے ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ رفع یدین کے ترک پر دلائل کثیرہ صحیحہ موجود ہیں۔ اس مسئلہ پر فقیر راقم الحروف کی مفصل کتاب ہے ترک رفع یدین جو کہ پانچ سو صفحات پر مشتمل ہے۔ منفی، مثبت تمام پہلوؤں پر سیر حاصل بحث ہے۔ (الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو مقبولیت عطا فرمائی ہے، آپ بھی اس کا مطالعہ فرمائیں، ان شاء اللہ تعالیٰ کافی تشفی ہوگی)

نیز امام وکیع علیہ الرحمہ تو فتویٰ ہی امام ابوحنیفہ کے قول پر دیتے تھے۔ تذکرۃ الحفاظ للذہبی اور آپ کے اخص تلامذہ میں سے ہیں، اور امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ بھی حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ میں سے ہیں اور آپ کے مداح اور آپ کا دفاع کرنے والے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھے۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳۔ پر کئی ایسی روایات ہیں جن میں آپ نے حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ ان سطور سے واضح ہوتا ہے کہ امام عبداللہ بن مبارک

علیہ الرحمہ ایسے نہ تھے کہ حضرتِ امام صاحب کو ایسا جواب دیتے جبکہ حضرت ابن مبارک علیہ الرحمہ خود بھی ترک رفع یدین کی حدیث صحیح کے راوی ہیں۔

سند نمبر 18

میں جناب سفیان علیہ الرحمہ سے بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے مسئلہ پوچھا تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے اس کو فتویٰ دیا، اس نے کہا اے ابوحنیفہ اس مسئلہ میں اصحاب محمد ﷺ کا اختلاف ہے تو آپ نے کہا جا عمل کر، جو گناہ ہوگا وہ میں نے اپنے ذمے لے لیا۔ اس میں کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے اکثر فتاویٰ جات کی بنیاد ہی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاویٰ مبارکہ ہیں، یہ احقر الناس اس کا مطلب یہ سمجھتا ہے کہ آپ نے جو اتنے وثوق سے فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فتویٰ حدیث و آثار پر ہی مشتمل ہے، نیز سند میں عثمان بن احمد الدقاق ہے جس پر کلام گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

سند نمبر 19

میں یوسف بن اسباط سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے چار سو یا زیادہ احادیث کو رد کیا ہے۔۔۔۔ پھر بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے کہا کہ اگر رسول اللہ ﷺ مجھ کو پالیتے اور میں آپ کو تو میرے بہت سے اقوال آپ اخذ فرماتے احادیث کو رد کرنا اور اقوال اخذ کرنے والی بات محض آپ پر بہتان ہے، جو امام اپنا اصول ہی یہ بناتا ہے کہ پہلے قرآن پھر حدیث، پھر اقوال و افعال صحابہ پھر تابعین کے فتاویٰ جات پر نظر اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس نے اتنی احادیث کو رد کیا ہے یہ محض

بہتان ہے ہاں اگر کوئی حدیث کسی امام کے نزدیک صحیح ثابت نہیں ہے اور یہ کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے اور دوسری بات کے متعلق عرض ہے کہ ایسی بات تو ایک عام مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا چہ جائیکہ امام المسلمین سید الائمہ سے اس کا صدور ہو، روایۃً درایۃً دونوں طرح ہی یہ بات غلط ہے۔

درایۃً اس لیے کہ ایسے امام سے اس کا صدور ممکن نہیں جن کی امامت فی الدین پر بے شمار ائمہ مسلمین گواہی دے چکے۔ روایۃً اس لے کہ سند میں احمد بن محمد بن عبدالکریم الوساوسی ہے، خود خطیب نے اس کے متعلق کہا ہے کہ دارقطنی علیہ الرحمہ نے فرمایا "تکلموا فیہ" کہ محدثین نے اس میں کلام کیا ہے (یعنی یہ متکلم فیہ ہے)

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار ۱۲۱۔ حاشیہ تاریخ بغداد ۱۳ ۴۰۶)

اس کی سند میں یوسف بن اسباط ہے جو کہ سخت ضعیف ہے اس کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا "کان یغلط کثیرا لا یحتج بحدیثہ" (حاشیہ تاریخ بغداد ۱۳/۴۰۰)

یہ بہت زیادہ غلطیاں کرتا ہے اور اس کی حدیث کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے، واضح ہو گیا کہ یہ روایۃً، درایۃً دونوں طرح ہی درست نہیں۔

پھر علامہ محدث خوارزمی علیہ الرحمہ نے جامع المسانید کے مقدمہ میں فرمایا کہ اس روایت میں النبی کا جو لفظ ہے اس میں تصحیف ہے (یعنی تبدیلی ہے) اصل میں یہ تھا "البتی" کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے پہلے بصرہ میں ایک عالم ہوئے، جن کا نام تھا عثمان البتی اس کے مسائل اور اصول جب بعض جگہوں پر پھیلے تو اس کے متعلق امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر (البتی) مجھے پا لیتا تو میرے بہت سے اقوال کو اپنا لیتا۔ جیسا کہ اس کی تفصیل حاشیہ تاریخ بغداد ۱۳/ ۴۰۷ پر بھی ہے۔

سند نمبر 20

میں وکیع سے بیان کیا کہ میں نے امام ابوحنیفہ کو دوسو احادیث کا مخالف پایا

ہے، گزشتہ صفحات میں امام وکیع علیہ الرحمہ کے متعلق مفصل بیان ہو چکا ہے کہ آپ

فتوی قولِ ابوحنیفہ پر دیتے تھے اور آپ سے کثیر السماع ہیں اور آپ کے اخص تلامذہ

میں سے، اگر ایسی بات ہوتی تو امام وکیع قولِ ابوحنیفہ پر فتوی کیوں دیتے، معلوم ہوا کہ

یہ ساری کاروائی حاسدین کا حسد ہے اور امام وکیع علیہ الرحمہ اس سے بری ہیں۔ نیز

امام وکیع علیہ الرحمہ حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، دیکھئے

علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی الانتقاء پھر خود تاریخ بغداد وہ باب جو خطیب علیہ الرحمہ

نے حضرت امام کے مناقب پر لکھا ہے پھر راوی نے ان روایات کو بیان نہیں کیا کہ وہ

کون سی روایات ہیں ان کی اسناد کیسی ہیں، آیا متن بھی علل سے محفوظ ہے کہ نہیں وغیرہ

،پس یہ اعتراض بھی غلط ثابت ہوا۔

سند نمبر 21

میں حماد بن سلمہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اپنی رائے

سے آثار کو رد کر دیتے تھے۔ راوی نے ان آثار کا ذکر نہیں کیا تا کہ دیکھے جاتے کہ روایۃً

اور درایۃً وہ کیسے ہیں، نیز گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے کہ یہ سب حضرت امام

صاحب علیہ الرحمہ پر بہتان ہیں۔

نیز سند بھی محفوظ نہیں، سند میں علی بن محمد بن سعید الموصلی ہے، خود خطیب علیہ

الرحمہ نے عیسیٰ بن فیروز کے ترجمہ میں اس کا ذکر کر کے کہا ہے "لیس بثقۃ" یہ ثقہ نہیں

ہے۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۲۱۔ حاشیہ تاریخ بغداد ۱۳/ ۴۰۸)

سند نمبر 22

میں حماد بن سلمہ علیہ الرحمہ سے گزشتہ سند والا اعتراض پھر بیان کیا ہے، اس کی سند میں مؤمل بن اسماعیل ہے جو کہ سخت ضعیف ہے گزشتہ صفحات میں اس کے متعلق تفصیلاً بیان ہو چکا ہے گزشتہ اسناد میں سے سند نمبر 57 کے تحت دیکھیں۔

سند نمبر 23

میں پھر حماد بن سلمہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اپنے قیاس سے سنت کو رد کرتے تھے۔ یہ آپ پر صریح بہتان ہے، اس کے متعلق گزشتہ صفحات میں نقل کیا جا چکا ہے، سند نمبر 16 کے تحت نیز سند میں، ابن دوما ہے، جو کہ متکلم فیہ ہے نیز سند میں مؤمل ہے جو کہ بن اسماعیل ہے سخت ضعیف ہے گزشتہ صفحات میں اس کے متعلق بھی تفصیلاً بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 24

میں بیان کیا کہ امام ابوعوانہ علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی کتاب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ کئی ایسے رواۃ ہیں جو کہ فی نفسہ ثقہ ہیں مگر کئی حضرات نے ان سے روایت نہیں کی اس کے باوجود وہ کئی حضرات کے نزدیک ثقہ اور معتبر ہیں۔ تو اس سے کوئی طعن ثابت نہیں ہوتا۔

نیز سند میں عثمان بن احمد دقاق ہے، اسکے متعلق حاشیہ تاریخ بغداد صہ

۱۳/۳۹۲ پر ہے کہ ذکرہ الذهبی و روی عنه مرفوعاً الی علی بن ابی طالب رضی الله عنه اثرا ، وصفه الذهبی بانه من أسبخ الكذب ثم قال وهذ الاسناد ظلمات ذکر کیا اس کو ذہبی علیہ الرحمہ نے اور اس سے حضرت علی رضی اللہ عنہ تک ایک اثر روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ کذب کی قسم میں سے ہے، اور یہ سند ظلمات ہے۔ یعنی اندھیرا ہی اندھیرا ہے۔

سند نمبر 25

میں ابوعوانہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے ایک حدیث کو رد کیا۔

اس اعتراض کے متعلق گزشتہ صفحات میں تفصیلاً عرض کیا جا چکا ہے وہیں پر ملاحظہ فرمائیں، نیز سند میں ابن دوما ہے جو کہ حسن بن حسین بن دوما النعالی ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق بیان کیا ہے ترجمہ نمبر ۳۸۱۲ کے تحت کہ "افسد امره بأن الحق لنفسه اسماع فی اشیاء لم یکن علیها سماعه"

(حاشیہ تاریخ بغداد، صہ ۱۳/۳۸۰)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جن چیزوں میں اس کو سماع حاصل نہیں تھا اس نے ان کو بھی سماع میں شامل کر لیا جس سے اس کا امر (یعنی روایت حدیث) کا فعل فاسد ہو گیا (یعنی یہ قابل اعتبار نہیں رہا)

سند نمبر 26

میں حماد علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے

ایک حدیث کا انکار کیا ہے۔ (تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۰۹)

ان جیسے اعتراضات کے مفصل جوابات گزشتہ صفحات میں مذکور ہو چکے ہیں۔

پھر سند میں بھی انقطاع ہے کہ خطیب علیہ الرحمہ اور حلوانی جو کہ حسن بن حلوائی ہے کے درمیان تقریباً دو واسطے ہیں کہ خطیب علیہ الرحمہ کی بعض سندوں سے واضح ہے اور یہ حلوانی خود بھی متکلم فیہ ہے گزشتہ صفحات میں کئی بار اس کے متعلق عرض کیا جا چکا ہے۔

سند نمبر 27

میں اور سند نمبر 28 اور سند نمبر 29 میں پھر آپ علیہ الرحمہ پر ردّ حدیث کا الزام لگایا۔

جبکہ سند نمبر 27 میں ابن دوما ہے جو کہ ضعیف ہے دیکھئے سند نمبر 25 کے تحت اور سند میں عارم ہے جو کہ مختلف فیہ ہے۔

سند نمبر 29 میں ابن دوما ہے جو کہ ضعیف ہے دیکھیں سند نمبر 25 پھر سند میں حسن علی حلوانی ہے جو کہ ضعیف ہے۔

علامہ ابن نجار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ خطیب علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ میں اس کے ترجمہ میں بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن احمد علیہ الرحمہ نے اپنے باپ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے اس کے متعلق پوچھا تو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا "ما اعرفه بطلب الحديث وما رأيتهٗ يطلب الحديث" میں اس کو طلب حدیث کے بارے میں نہیں پہچانتا اور میں نے اسے کبھی حدیث طلب کرتے نہیں دیکھا، عبداللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یہ کہتا ہے کہ اس نے یزید بن ہارون کی صحبت کو لازم کیا ہوا تھا تو امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا میں اس کو نہیں پہچانتا اور میرے باپ نے اس کی

کوئی تعریف نہیں کی۔تو کہا کہ مجھے اس کی طرف سے کچھ ایسی چیزیں پہنچی ہیں جن کی وجہ سے میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۱۲) پھر سند میں نعیم بن حماد ہے گزشتہ صفحات میں اس پر بھی کلام ہو چکا ہے۔

سند نمبر 30

میں خطیب علیہ الرحمہ نے حضرت امام مالک علیہ الرحمہ کی زبانی حضرت امام ابوحنیفہ کو ہلاک کرنے والی بیماری کہا۔جبکہ امام مالک علیہ الرحمہ کی طرف اس کی نسبت درست نہیں کیونکہ آپ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء۔۔۔

پھر سند بھی مجروح ہے سند میں واقع راوی محمد بن احمد الحکیمی ہے، اس کے متعلق حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۲۰ پر ہے کہ قال البرقانی لہ مناکیر، اس کی روایات منکر ہیں، علامہ ابن نجار علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، کہ خطیب نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا کہ میں نے (امام) برقانی علیہ الرحمہ سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا ہے تو ثقہ لیکن منکر روایات روایت کرتا ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۲۷)

سند میں مطرف ابومصعب الاصم ہے، ابن نجار علیہ الرحمہ اس کے متعلق امام ابن عدی علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہیں کہ ابواحمد ابن عدی نے کہا یہ مطرف، ابن ابی ذئب اور امام مالک اور ان کے غیر سے بھی منکر روایات بیان کرتا ہے۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۲۷)

سند نمبر 31

میں بطریق ولید بن مسلم امام مالک علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی رائے کی مذمت بیان کی ہے۔ اس کی سند میں ولید بن مسلم ہے جو متکلم فیہ ہے، امام ابن عدی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ یہ ولید بن مسلم ضعیف شیوخ سے حدیث روایت کرتا تھا پھر ضعیف راویوں کے نام گرا کر روایات کو امام اوزاعی علیہ الرحمہ سے بیان کرنا شروع کر دیتا تھا، لہذا یہ جرح بھی ساقط ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۴۲۱/۱۳)

امام ابن نجار علیہ الرحمہ نے بھی امام ابن عدی علیہ الرحمہ کے حوالے سے مذکورہ بالا روایت ہی درج کی ہے، ساتھ اسی طرح کی روایت امام دارقطنی علیہ الرحمہ سے بھی بیان کی ہے۔ (کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار علیہ الرحمہ صہ ۱۲۷)

سند نمبر 32

میں پھر بطریق ولید بن مسلم امام مالک علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو تمہارے شہروں میں رہنا لائق نہیں ہے۔

اس کی سند میں وہی ولید بن مسلم ہے جس کے متعلق سند نمبر 31 میں ذکر ہو چکا ہے۔

سند نمبر 33 تا 37

میں پھر امام مالک علیہ الرحمہ کی زبانی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر طعن نقل کیا ہے جبکہ امام مالک علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

خود خطیب کی تاریخ صہ ۱۳/ ۳۳۸ پھر ان کی اسناد بھی محفوظ نہیں ہیں، ایک
سند میں حسن بن علی حلوانی ہے، ایک سند میں علی بن زید الفراضی ہے ایک سند میں
الحنینی ہے یہ روات متکلم فیہ ہیں، ان کے متعلق گزشتہ صفحات میں نقل کیا جا چکا ہے۔

سند نمبر 38

میں ابو ہلال اشعری ہے جس کو دار قطنی علیہ الرحمہ نے ضعیف کہا ہے، (حاشیہ تاریخ
بغداد صہ ۱۳/۴۲۳)

پھر روایت میں جس مسئلہ کا اشارہ کیا گیا ہے وہ مسئلہ تو راوی نے بیان نہیں کیا اگر بیان
ہوتا تو پھر امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے ادلہ کی طرف اشارہ کر دیا جاتا۔

سند نمبر 39

میں ابو عوانہ کا امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے مسائل پوچھنے کا ذکر ہے پھر ان مسائل کو چھوڑ
دینے کا ذکر ہے۔ جبکہ سند میں ابو عوانہ متکلم فیہ ہے اس کے متعلق گزشتہ صفحات میں
بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 40

میں نضر بن محمد سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر طعن ذکر کیا ہے، جبکہ یہ نضر بن محمد ضعیف
ہے، جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان الاعتدال میں ذکر فرمایا ہے کہ ضعفہ
البخاری والازدی کہ امام بخاری علیہ الرحمہ اور ازدی نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۲۳)

سند نمبر 41

میں ابن درستور یہ ہے جس کا حال گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔(یعنی یہ متکلم
فیہ ہے)

سند نمبر 42

میں امام زفر علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ہم امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں جاتے
تھے اور امام ابویوسف اور امام محمد علیہما الرحمہ ساتھ ہوتے تھے، تو ایک دن امام ابوحنیفہ
علیہ الرحمہ نے ابویوسف علیہ الرحمہ کو کہا اے یعقوب، مجھ سے سنی ہوئی ہر چیز نہ لکھا کرو
کیونکہ آج میری ایک رائے ہے تو کل میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔

اس میں کوئی عیب کی بات نہیں ہے بلکہ اس میں تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ک
حق کی طرف رجوع کرنا بیان ہوا ہے اور یہ کہ آپ جس مسئلہ کو صحیح نہیں سمجھتے تھے اس
سے رجوع کر لیتے تھے، یہی اہل حق کا شیوہ ہے۔

سند نمبر 43

میں ابو نعیم علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ میں نے سنا ابوحنیفہ علیہ الرحم
ابو یوسف کو فرماتے تھے مجھ سے کوئی چیز روایت نہ کیا کر، اللہ کی قسم میں نہیں جانتا ک
میں خطا کرنے والا ہوں یا صحیح ہوں۔

اس میں بھی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی شان و عظمت ہے اور حق کی جستجو ک
کوشش باقی آپ نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے یا کہ نہیں تو اس کیلئے آپ ک

مسند جو کہ کتاب الآثار ابو یوسف کے نام سے ہے وہ گواہ ہے کہ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے بکثرت روایات بیان کی ہیں۔

سند نمبر 44

میں حفص بن غیاث سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ ایک مسئلہ کی پانچ تاویلیں کرتے تھے تو میں نے ابوحنیفہ کو چھوڑ دیا۔

اس کی سند میں واقع حفص بن غیاث ہے جو کہ متکلم فیہ ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے (میزان الاعتدال لذہبی علیہ الرحمہ)

سند نمبر 45

میں بطریق ابن المقری حدثنا ابی بیان کیا کہ میں نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے عطاء علیہ الرحمہ سے افضل کوئی نہیں دیکھا، اور جو عام (روایات) میں تمہیں بیان کرتا ہوں وہ غلط ہیں۔

سند نمبر 46

میں بھی یہی کچھ بیان کیا ہے۔

کسی روایت کا جس طرح روایۃً صحیح ہونا ضروری ہوتا ہے اسی طرح درایۃً بھی ضروری ہے، بھلا ایسا امام جس کا دین میں مجتہد ہونا، ثقہ صدوق ہونا، حجت ہونا مُسلّم ہو جو تقویٰ وپرہیزگاری میں آئیڈیل ہو عابد ہو زاہد ہو جس کی زندگی دین اسلام کی خدمت کرتے گزر گئی ہو، بھلا وہ اس طرح کیسے کہہ سکتے ہیں کہ میں تمہیں غلط روایات بیان کرتا ہوں

(معاذ اللہ) اس روایت کا تو درایۃً صحیح نہ ہونا واضح ہے سند پر بحث کی ضرورت ہی نہیں

سند نمبر 47

میں بطریق وکیع علیہ الرحمہ بیان کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا حضرت عطاء علیہ الرحمہ سے سماع مشکوک ہے۔

حالانکہ خطیب نے اپنی تاریخ میں بڑی پختگی سے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے حضرت عطاء علیہ الرحمہ سے سنا ہے، اسی طرح امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں حضرت امام کے ترجمہ میں یہ بات بیان کی ہے اسی طرح امام موفق نے مناقب ابوحنیفہ میں اور علامہ محدث خوارزمی علیہ الرحمہ نے جامع المسانید میں۔

سند نمبر 48

میں بطریق محمد بن حماد ایک خواب کا ذکر کیا ہے جس میں امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کے کلام میں نظر کرنے سے منع کا بیان ہے۔

شرعی طور پر ہمارے خواب حجت نہیں ہیں لہذا اس کا جواب دینے کی ضرورت نہیں ہے تاہم خوابوں کے بارے میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق بشارات کا سلسلہ بڑا طویل ہے بطور نمونہ اسی کتاب کے شروع میں ابن عدی کی سند نمبر 13 کے تحت دیکھیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں کیسی عظیم بشارات ہیں۔

سند نمبر 49

میں حضرت امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ جس نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی کتاب الحیل میں نظر کی تو اس نے اللہ کے حرام کو حلال کیا اور حلال کو حرام کیا۔

یہ سب کچھ حضرت امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کی طرف غلط منسوب ہے کیونکہ آپ جناب حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نہ صرف امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین سے ہیں بلکہ آپ کا دفاع کرنے والے بھی ہیں۔ امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین سے شمار کیا ہے۔ (کتاب الانتقاء صہ) اور خود خطیب علیہ الرحمہ نے اپنی تاریخ میں حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کو بھی آپ کے مداحین میں سے شمار کیا ہے، دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۷۔۳۳۸۔۳۴۲۔۳۴۳۔۳۵۵)

پھر سند بھی محفوظ نہیں ہے سند میں محمد بن اسماعیل السلمی ہے اس کے متعلق امام ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان الاعتدال میں کہا کہ " قال ابن ابی حاتم تکلموا فیه ، ابن ابی حاتم نے کہا کہ انہوں نے (یعنی محدثین نے) اس میں کلام کیا۔ (یعنی اس پر جرح کی ہے) پھر اس میں ابوتوبہ ربیع بن نافع بھی متکلم فیہ ہے۔

سند نمبر 50۔ 51۔ 52 میں پھر کتاب الحیل کا ذکر کر کے مذمت بیان کی گئی ہے جبکہ اس کی نسبت حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف درست نہیں ہے۔ پھر سند نمبر ۵۰ میں نضر بن شمیل ہے، جس کو امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین سے شمار کیا ہے۔ (کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

جبکہ امام عقیلی نے اس کو ضعفاء میں شمار کیا ہے اور ابراہیم بن شماس نے کہا کہ میں نے اس کے متعلق وکیع سے پوچھا تو ان کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ (میزان الاعتدال)

اور سند نمبر ۵۱ میں محمد بن عباس الخراز ہے اسکے متعلق گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے اور سند میں زکریا بن سہل ہے جو کہ غیر معروف ہے اور سند میں اسحاق طالقانی ہے خود خطیب نے اس کے بارے میں کہا کہ یہ اِرجاء کا قائل ہے (یعنی مرجی ہے)

سند نمبر ۵۲ میں ابراہیم بن عمر برمکی ہے خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق کہا ہے کہ اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں اور سند میں عمر بن محمد جوہری ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کے متعلق کہا ہے کہ اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۲۸)

سند نمبر 53

میں خطیب نے زکریا سے اپنا سماع ذکر نہیں کیا اور سند منقطع ہے لہذا ساقط ہوئی۔

سند نمبر 54 میں بھی یہی کیفیت ہے۔

سند نمبر 55 میں بھی انقطاع ہے کیونکہ امام ابوداؤد علیہ الرحمہ نے ابن مبارک علیہ الرحمہ کو نہیں پایا لہذا یہ بھی درجہ احتجاج سے ساقط ہوئی۔

سند نمبر 56

میں محمد بن عبد الوہاب القناد سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مجلس میں وقار نہیں ہوتا تھا۔

حاشیہ تاریخ بغداد ۱۳/ ۴۲۹ پر ہے کہ اس کی سند میں عبداللہ بن محمد بن جعفر ہے اگر یہ قزوینی ہے تو اس کا معاملہ خلط ہے اور اس نے کچھ احادیث بھی گھڑی ہیں، ابن یونس نے تاریخ میں ذکر کیا ہے کہ دار قطنی نے کہا یہ بڑا جھوٹا ہے، احادیث گھڑ لیتا تھا۔ اور اگر یہ اصفہانی ہے جو کہ ابوالشیخ کے نام سے معروف ہے تو اس کی تضعیف پہلے گزر چکی ہے۔

سند نمبر 57

میں بیان کیا کہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مجلس سے منع کرتے تھے۔

یہ سب کچھ امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی طرف منسوب محض خطا ہے کیونکہ امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ کو حضرت امام عبدالبر علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے شمار کیا ہے۔ (کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

خود خطیب علیہ الرحمہ نے بھی امام سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تعریف بیان کی ہے، دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۱۔۳۴۴۔۳۶۳)

جہاں تک آپ کی مجلس کے وقار کا ذکر ہے تو خود خطیب علیہ الرحمہ نے حجر بن عبدالجبار علیہ الرحمہ سے آپ کی مجلس کا حال بیان کیا ہے کہ مارأی الناس اکرم مجالستہ من ابی حنیفۃ ولا اکرام لاصحابہ۔ لوگوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مجلس سے زیادہ عزت والی مجلس نہیں دیکھی اور نہ ہی آپ کے شاگردوں سے زیادہ اکرام والے (تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۶۰)

سند نمبر 58

میں بطریق محمد بن یوسف فریابی، سفیان ثوری سے بیان کیا ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی رائے میں نظر کرنے سے منع کرتے تھے اور یہ کہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ سے کوئی شی روایت نہیں کی اور یہ کہ سفیان ثوری امام ابوحنیفہ کو ناپسند جانتے تھے۔ مذکورہ بالا عبارت میں جو کچھ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کی نسبت آپ کی طرف درست نہیں ہے۔ کیونکہ سند بھی مجروح ہے اور خود حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے زبردست مداحین میں سے ہیں، سند میں محمد بن عبداللہ بن ابان الہیتی ہے، اس کے متعلق حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۲۹ پر ہے ''كانت اصوله سقيمة كثيرة الخطاء و ذكره الخطيب رقم ۳۰۲۷ وضعفه بغير ذلك، وفيها النجاد ضعيف ايضاً''۔

اس کے اصول نادرست ہیں اور کثیر خطا پر مبنی ہیں خود خطیب نے اس کو ذکر کیا اور اس علت کے بغیر بھی اس کو ضعیف قرار دیا ہے، اور اس کی سند میں احمد بن سلیمان النجاد ہے وہ بھی ضعیف ہے۔

اور حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین سے ہیں دیکھئے، امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ اور دیکھئے خود خطیب علیہ الرحمہ کی تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۱_۳۴۴_۳۶۳)

سند نمبر 59

میں بطریق محمد بن عبید الطنافسی سے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی

زبانی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی برائی بیان کی۔ سند میں واقع راوی محمد بن حسین بن ربیع ہے، اس کو احمد بن محمد بن سعید نے کذاب ابن کذاب کہا۔۔۔ سند میں محمد بن عمر بن دلیل ہے۔ ابو حاتم نے اس کو اپنی کتاب میں ذکر کے کہا، اس کا معاملہ پریشان کن ہے اور ابن الجوزی نے اس کو کتاب الضعفاء میں شمار کیا ہے اور ابن حبان نے کہا یہ امام مالک سے ایسی روایات کرتا ہے جو ان کی روایات میں سے نہیں ہیں اور اس کے ساتھ احتجاج کرنا جائز نہیں ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد ۱۳/۴۳۰)

سند نمبر 60

میں بطریق سفیان بن وکیع بن جراح، حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی زبانی پھر طعن بیان کیا ہے۔

سند میں واقع سفیان بن وکیع ضعیف ہے جیسا کہ خود خطیب علیہ الرحمہ نے اور امام ذہبی علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ نے فرمایا انہوں نے (یعنی محدثین) نے اس میں کئی اشیاء کی بسنبت کلام کیا ہے اور امام ابوزرعہ علیہ الرحمہ نے فرمایا اسکو جھوٹ کے ساتھ متہم کیا گیا ہے، ابن ابی حاتم نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ اس کی حدیث فاسد ہوگئی ہے۔ ابو احمد نے کہا یہ تلقین بھی قبول کرتا تھا۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۸۷)

سند نمبر 61

میں قیس بن ربیع سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو اجہل الناس کہا، قیس بن ربیع خود متکلم فیہ راوی ہے اور ضعیف ہے۔ امام احمد علیہ الرحمہ نے کہا اس نے منکر روایات

بیان کی ہیں، امام نسائی علیہ الرحمہ نے کہا یہ متروک الحدیث ہے، امام یحیٰ بن معین علیہ الرحمہ نے کہا ضعیف ہے، امام وکیع اور امام ابن المدینی علیہما الرحمہ اس کو ضعیف کہتے تھے، امام دارقطنی علیہ الرحمہ نے کہا یہ ضعیف ہے، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے میزان میں اس کا ذکر مفصلاً کیا ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۹۰)

سند نمبر 62

میں پھر قیس بن ربیع کی زبانی حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی برائی بیان کی ہے، جبکہ پچھلی سند میں قیس بن ربیع کا متروک الحدیث اور ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے، پھر سند میں البرکی ہے وہ بھی متکلم فیہ ہے گزشتہ صفحات میں اس کا ضعف بھی بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 63

میں ابن ادریس علیہ الرحمہ کی زبانی ذکر کیا ہے کہ میری خواہش ہے کہ کاش کوفہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا قول نکل جائے۔۔۔۔

سند میں واقع محمد بن احمد الابادی ہے جو کہ ضعیف ہے اور گزشتہ صفحات میں اس کا ذکر ہو چکا ہے، پھر سند میں مجہول راوی ہے کہ زکریا بن یحیٰ الساجی نے کہا حدثنا بعض اصحابنا ہمیں بیان کیا ہمارے بعض ساتھیوں نے تو سند میں ایک راوی ضعیف اور ایک مجہول، لہٰذا درجہ احتجاج سے ساقط۔

سند نمبر 64

اس طرح شروع ہوتی ہے" قال زکریا، جبکہ خطیب اور زکریا کے درمیان تین واسطے ہیں جو کہ مذکور نہیں لہذا منقطع ہوئے پھر اس ضعیف اور منقطع سند میں ابوعاصم کی زبانی حضرت امام پر طعن کیا گیا ہے جبکہ ابوعاصم (نبیل) تو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہے دیکھئے الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ اور خود خطیب علیہ الرحمہ نے بھی اس کو امام کے مداحین میں سے بھی شمار کیا ہے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۴۲_۳۴۳_۳۵۴)

سند نمبر 65

میں بطریق خارجہ بن مصعب حضرت حماد علیہ الرحمہ سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے علم کی نفی کی ہے۔ جبکہ حضرت حماد، حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین سے ہیں۔ (دیکھئے الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

اور سند میں واقع خارجہ بن مصعب باوجود متکلم فیہ ہونے کے خود خطیب علیہ الرحمہ نے خارجہ بن مصعب کو حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے شمار کیا ہے۔ بلکہ دفاع کرنے والوں میں شمار کیا ہے کہ خارجہ بن مصعب نے کہا جو خفوں پر مسح جائز نہ سمجھے یا امام ابوحنیفہ پر طعن کرے وہ ناقص العقل ہے۔

(تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۶۴)

اور حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۱ پر ہے کہ قال ابوحاتم مجہول کہ ابوحاتم نے اس کو مجہول کہا ہے۔

سند نمبر 66

میں بطریق یحییٰ بن آدم، سفیان و شریک و حسن بن صالح سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فقہ کے ساتھ نہیں پہچانے گئے بلکہ ہم ابوحنیفہ کو خصومات کے ساتھ پہچانتے ہیں (یعنی جھگڑوں کے ساتھ) حالانکہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے علم وفقہ وتقویٰ وطہارت کا اعتراف آپ کے مخالفین نے بھی کیا اور مذکورہ سند میں جن کی طرف سے جرح بیان کی گئی ہے وہ خود حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ (دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹)

یہ مخالفین کا کرشمہ ہے کہ جو حضرت امام صاحب کے مداحین ہیں ان کو حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کا مخالف کر کے دکھایا۔

سند نمبر 67

میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ سے مناظرہ کا ایک واقعہ بیان کیا، جس میں ایک رجل مجہول کا ذکر ہے جس نے حضرت امام کو کہا کہ آپ نے خطا کی ہے، لہذا رجل مجہول کی وجہ سے بھی یہ جرح ساقط ہوئی۔ نیز حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ حضرت امام کے کتنے بڑے مداح ہیں۔ خود خطیب علیہ الرحمہ نے اور امام ابن عبدالبر اور امام صیمری علیہ الرحمہ اور کئی حضرات نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ سے یہ بات بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا فقہ میں تمام لوگ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بچے ہیں۔ نیز جو فقہ میں تبحر حاصل کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے۔

سند نمبر 68-69

میں حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کی طرف سے بیان کیا کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نہ مجتہد تھے نہ عالم۔ حالانکہ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ حضرت امام صاحب کے زبردست مداح تھے اور آپ کا دفاع کرنے والے تھے۔ امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ پر آپ کو حضرت امام کے مداحین سے شمار کیا ہے اور خود خطیب علیہ الرحمہ نے بھی اپنی تاریخ میں صہ ۱۳/ ۳۳۷۔ ۳۳۸۔ ۳۴۳ میں حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کی زبانی حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی شاندار تعریف بیان کی ہے۔

سند نمبر 70

میں حماد بن سلمہ کی زبانی بیان کیا کہ آپ امام ابوحنیفہ کو ابو جیفہ کہتے تھے، محمد بن عباس کی وجہ سے سند بھی کمزور ہے گزشتہ صفحات میں اس کے متعلق بیان ہو چکا ہے ،اور سند میں ابو ربیعہ محمد بن عوف ہے، امام ابن المدینی نے اس کو کذاب کہا ہے۔ ابن الجوزی علیہ الرحمہ نے کتاب الضعفاء میں یہ بات بیان کی ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۳۲)

لہذا سند میں کذاب راوی ہونے کی وجہ سے جرح بھی ساقط ہوئی اور حضرت حماد بن سلمہ علیہ الرحمہ بھی اس سے بری الذمہ ہوئے۔

سند نمبر 71

میں حمیدی علیہ الرحمہ کی زبانی بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم ابوحنیفہ کی بجائے ابوجیفہ کہتے ہیں کسی کا نام بگاڑنا شرعاً درست نہ ہے، لہذا اس کی ذمہ داری حمیدی علیہ الرحمہ پر ہی ہوگی۔ اور کسی کا نام بگاڑنا اس کے ساتھ بغض کی علامت تو بن سکتا ہے لیکن یہ جرح نہیں ہے لہذا سند پر گفتگو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سند نمبر 72

میں بطریق محمد بن بشار العبدی بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن مہدی علیہ الرحمہ جب بھی امام ابوحنیفہ کا ذکر کرتے تھے تو کہتے تھے کہ ابوحنیفہ اور حق کے درمیان حجاب ہے۔ سند میں مذکور محمد بن بشار العبدی کے متعلق خود خطیب نے ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اسکو حدیث چوری کرنے کے ساتھ متہم کیا گیا ہے، نیز ابن المدینی نے اس کی روایت سے ایک حدیث ذکر کر کے کہا یہ محض جھوٹ ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۴۳۲/۱۳۔ کتاب الرد علی الخطیب صہ ۱۳۱ لابن نجار علیہ الرحمہ)

سند نمبر 73

میں پھر عبدالرحمٰن بن مہدی سے اوپر والی بات بیان کی اور سند میں وہی محمد بن بشار العبدی ہے جس کے متعلق اوپر والی سند میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 74

میں بھی وہی بات اسی راوی کے طریق سے دہرائی ہے، جواب اوپر گزر چکا ہے۔

سند نمبر 75

میں بطریق مؤمل بن اسماعیل بیان کیا کہ عمر بن قیس نے کہا جو حق کا ارادہ رکھتا ہے وہ کوفہ میں آئے اور دیکھئے کہ ابوحنیفہ اور اس کے شاگرد کیا کرتے ہیں بس ان کا خلاف کرے وہ حق پر ہوگا۔

سند میں مذکور راوی مؤمل بن اسماعیل ہے جو کہ کثیر الغلط، کثیر الخطاء، مخطی راوی ہے، اس کے متعلق دیکھئے تفصیلاً، اسی کتاب کے سند نمبر ا میں کامل ابن عدی کے تحت۔

سند نمبر 76

میں بطریق ابوالجواب بیان کیا کہ مجھے عمار بن زریق نے کہا کہ جب تو نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی مخالفت کی ہے تو، تو درست بات پر ہے۔

سند میں مذکورہ اسحاق بن ابراہیم الحنینی ہے جو کہ ضعیف ہے اور گزشتہ صفحات میں اس کا ضعیف ہونا بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 77

میں بطریق ابن نمیر بیان کیا کہ ہمیں ہمارے بعض ساتھیوں نے عمار بن زریق سے بیان کیا کہ جب تجھے کسی مسئلہ کا علم نہ ہو تو تو دیکھو کہ ابوحنیفہ نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے بس اس کے مخالف مسئلہ بتا دیا کر (کیا خوب کیا معیار تحقیق ہے، اللہ تعالیٰ تعصب سے پناہ عطا فرمائے)۔

سند میں مجہول راوی ہونے کی وجہ سے یہ جرح باطل ہوئی، جیسا کہ ابن نمیر نے کہا ''حدثنا بعض اصحابنا'' پھر اس میں ابن درستویہ ہے جس کا ضعف گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 78

میں بطریق حسین بن ادریس بیان کیا کہ کہا ابن ادریس نے کہا ابن عمار نے کہ جس مسئلہ میں تجھے شک ہو اس میں بس ابوحنیفہ کی مخالفت کیا کر تو حق پر ہو گا۔

اسی میں حسین بن ادریس نے، ابن عمار سے سماع کا صیغہ استعمال نہیں کیا، بلکہ قال سے بیان کیا جو کہ بعض اوقات انقطاع پر دلالت کرتا ہے، لہذا یہ جرح بھی قابل قبول نہیں ویسے یہ جو معیار بیان کیا گیا ہے کوئی بھی محقق عالم فقیہ منصف مزاج اس معیار کو قبول کرنے کیلئے تیار نہ ہو گا۔

سند نمبر 79 اور سند نمبر 80

میں چند اشعار کا ذکر ہے جبکہ سند نمبر 79 میں سفیان بن عیینہ سے بیان کیا گیا ہے، حالانکہ آپ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے تھے۔

دیکھئے الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹

سند نمبر 81

میں بطریق یحییٰ بن ایوب بیان کیا کہ ہمیں ہمارے ایک ثقہ ساتھی نے بیان کیا کہ میں ابوبکر بن عیاش کے پاس تھا، آگے اُن کی زبان سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر

طعن ذکر کیا ہے، حالانکہ ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹۔ اور خود خطیب علیہ الرحمہ نے بھی ابوبکر عیاش علیہ الرحمہ کو حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے شمار کیا ہے دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۷۔

پھر سند میں عثمان بن احمد الدقاق ہے جس کا ضعیف ہونا گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے ، پھر سند میں ایک مجہول راوی ہے جس کو یحییٰ بن ایوب نے صاحب لنا ثقہ سے بیان کیا ہے لہذا راوی مجہول ہونے کی وجہ الدقاق کا ضعف اس جرح کو ساقط کرنے کیلئے کافی ہے۔

سند نمبر 82

میں پھر ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ سے طعن بیان کیا ہے۔

سند نمبر ۸۱ میں بیان ہو چکا ہے کہ ابوبکر عیاش حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔

سند نمبر 83

میں بھی ابوبکر بن عیاش ہی سے طعن بیان کیا ہے، جبکہ پہلے بیان ہو چکا ہے اور سند میں محمد بن عباس الخزار ہے اس کا ضعف گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے، اور سند میں ابو معمر، اسماعیل بن ابراہیم ہے الہروی ہے جس کے متعلق خود خطیب علیہ الرحمہ نے بیان کیا ہے کہ یحییٰ بن معین نے اس کا ذکر کیا اور کہا کہ اس نے پانچ ہزار احادیث رقہ میں بیان کی ہیں، تین ہزار احادیث میں اس نے خطا کی ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۵)

سند نمبر 84

میں بطریق ابو عبید بیان کیا کہ میں نے کہا کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ نے اس طرح بیان کیا ہے تو اسود بن سالم نے کہا کہ تو مسجد میں ابو حنیفہ کا ذکر کرتا ہے پھر مرتے دم تک مجھ سے کلام نہیں کیا۔ راوی نے مسئلہ بیان نہیں کیا کہ وہ کون سا مسئلہ تھا جس کی وجہ سے اسود بن سالم ناراض ہوئے اگر مسئلہ مذکور ہوتا تو اس میں غور و فکر کیا جاتا۔ پھر ابو عبید صرف کنیت سے مذکور ہے نہ نام نہ کوئی نسبت معلوم نہیں یہ کون سا ابو عبید ہے ثقہ ہے یا کہ ضعیف۔

سند نمبر 85

میں بیان کیا کہ علی بن عثام نے کہا کہ ابو حنیفہ نہ دین کیلئے حجت ہے نہ دنیا کیلئے جبکہ یہ علی بن عثام خود ہی مجہول ہیں۔ دیکھئے حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۵۔
حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ کی توثیق و تعدیل اسی کتاب کے باب نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں۔

سند نمبر 86

میں ایک حکایت ذکر کی گئی ہے۔ فقط

سند نمبر 87

میں حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کی زبانی حضرت امام صاحب کو ضال مضل کہا، جبکہ سند میں ابو محمد عبداللہ بن محمد بن حیان ہے، جبکہ اس کو ابو احمد العسال نے اس کو

ضعیف کہا ہے اور وہ اس کے شہر کے ہی رہنے والے ہیں۔

(کتاب الرد علی الخطیب لابن نجار صہ ۱۳۳)

جبکہ حضرت سفیان ثوری تو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے زبردست مداح ہیں، یہ حوالہ گزشتہ صفحات میں کئی بار گزر چکا ہے۔

سند نمبر 88

میں عبداللہ بن ادریس کی زبانی بیان کیا کہ ابوحنیفہ ضال مضل ہے، جبکہ سند بھی غیر محفوظ ہے سند میں ایوب بن اسحاق بن سافری ہے، جو کہ فقط ایک اخباری آدمی ہے (یعنی ہر طرح کی باتیں کرنے والا)۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۳۶)

سند نمبر 89

میں یزید بن ہارون کی طرف سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ کے شاگرد قوم نصاریٰ سے مشابہت رکھتے ہیں (معاذ اللہ)

جبکہ اس کی سند میں انقطاع ہے جو کہ موجب ضعف ہے، کیونکہ ایوب بن شاذ اور خطیب علیہ الرحمہ کے درمیان ملاقات وسماع ثابت نہیں ہے پھر یزید بن ہارون حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔

دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۴۲، صہ ۱۳/۳۶۴ پھر دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹۔

سند نمبر 90

میں حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کی زبان سے حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ پر جرح بیان کی ہے جبکہ سند بھی غیر محفوظ ہے۔ سند میں واقع راوی محمد بن عبداللہ بن عبدالحکیم۔ ابن جوزی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ربیع بن سلیمان نے اس کو ان روایات میں جھوٹا قرار دیا ہے جو اس نے حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ سے بیان کی ہیں (یہ مذکورہ حکایت بھی اس نے حضرت امام شافعی سے ہی بیان کی ہے)

ابن خزیمہ نے کہا یہ سند کو محفوظ نہیں رکھتا۔ میزان الاعتدال۔ حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۷۔ جبکہ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ کا حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہونا شہرہ آفاق ہے دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۶ دیکھئے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹۔

سند نمبر 91۔92۔93

میں بھی امام شافعی علیہ الرحمہ سے جو طعن کیا گیا ہے۔

سند نمبر 90 میں جواب دے دیا گیا ہے، جبکہ سند نمبر 93 میں عثمان بن احمد الدقاق ہے، جس کا ضعف گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

جبکہ سند نمبر 94 میں محمد بن عباس الخزاز ہے اس کے متعلق بھی گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 95

میں عبداللہ بن محمد جعفر ابو شیخ الاصبہانی ہے، یہ بھی متکلم فیہ ہیں۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۸)

سند نمبر 96

میں احمد بن جعفر بن حمدان القطیعی ہے۔ خود خطیب علیہ الرحمہ نے ابوالحسن بن فرات سے، اسکا آخر عمر میں مختلط ہونا بیان کیا ہے، حتی کہ یہ کچھ بھی نہیں پہنچانتا تھا،

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۸)

سند نمبر 97 میں طلاق کے ایک مسئلہ کا ذکر ہے، مسائل کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔

سند نمبر 98

میں النجاد میں ہے جو کہ اپنے غیر کی کتاب سے بیان کرتا حتی کہ وہ اصول بیان کرتا جو کہ خود اس کے اپنے اصولوں میں نہیں تھے۔ سند میں مہنی بن یحییٰ ہے خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کو منکر الحدیث کہا ہے، (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۹)

سند نمبر 99

میں احمد بن محمد الأدمی ہے اس کا حال گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 100

محمد بن نصر بن احمد بن نصر ہے، جو کہ غیر سماع والی چیزیں بھی سماع سے بیان کرتا تھا،

حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۹ سند میں واقع محمد بن میسب ہے، جو کہ متکلم فیہ ہے، سند میں خالد بن یزید بن ابی مالک ہے، اس کے متعلق ابن ابی حاتم نے کہا منکر روایات بیان کرتا ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۳۹)

سند نمبر 101

میں ابو مسھر ہے جو کہ قرآن مجید کو مخلوق کہتا تھا یعنی بدعقیدہ تھا۔ پھر سند میں ان ائمہ کرام کے نام نہیں ہیں جن کی طرف اس طعن کو منسوب کیا گیا ہے، لہذا مجہولوں کی بناء پر بنا کرنا درست نہیں ہے۔

سند نمبر 102

میں محمد بن علی بن عطیہ ہیں، خود خطیب علیہ الرحمہ نے ان کا ذکر کر کے کہا کہ انہوں نے اپنی کتاب میں بہت سی منکر اشیاء بیان کر دی ہیں۔

سند 103

ابو العلاء محمد بن علی الواسطی ہے خود خطیب علیہ الرحمہ نے کہا کہ اس کے اصول مضطرب ہیں، خطیب نے کہا جن اہل علم کو ہم نے پایا ہے وہ اس میں جرح کرتے تھے۔

سند میں طریف بن عبداللہ ہے، جس کو دارقطنی علیہ الرحمہ نے ضعیف کہا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۴۴۱)

سند نمبر 104

میں عبید اللہ بن محمد بن حمدان العکبری ابو عبداللہ بن بطہ ہے۔ خود خطیب علیہ الرحمہ نے

بیان کیا کہ ابو القاسم الازہری نے کہا ضعیف ہے۔ حجت نہیں ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۴۱)

سند نمبر 105

میں ابن مبارک علیہ الرحمہ سے طعن بیان کیا جبکہ آپ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بہت زیادہ مداح تھے، اس کا حوالہ گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 106

میں بھی ابن مبارک علیہ الرحمہ سے جرح بیان کی ہے، جبکہ آپ حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، دیکھیے تاریخ بغداد اور امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء۔ یہ حوالہ گزشتہ صفحات میں مذکور ہو چکا ہے۔

سند نمبر 107

میں احمد بن محمد یوسف ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کا ذکر کیا ہے کہ محمد بن ابی الفوارس نے اس کی روایت میں کلام کیا ہے اور اس پر طعن کیا ہے۔

(حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۴۲)

سند نمبر 108

میں ابراہیم بن محمد بن سلیمان المؤدب ہے جبکہ اس کا ذکر گزشتہ صفحات میں ہو چکا ہے

سند نمبر 109

میں ابو بکر الاعین ہے اس کا حال بھی گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے۔

سند نمبر 110

میں عبد اللہ بن سلیمان اور ابو بکر الاعین ہیں، یہ دونوں متکلم فیہ ہیں اور ان کا حال پیچھے بیان ہو چکا ہے۔ پھر اس کی سند میں حسن بن ربیع ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے بیان کیا ہے کہ اگر یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو مغازی بیان نہ کرتا۔ اس کے بغیر بھی اس کو ضعیف کہا ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد ص ۱۳/۴۴۳)

سند نمبر 111

مین علی بن حسن بن شقیق ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے اس کا ذکر اپنی تاریخ میں کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے (یعنی محدثین) نے اس کے مرجئی ہونے کے بارے میں کلام کیا ہے (یعنی بدعقیدہ تھا)

سند نمبر 112 میں ابن دوما ہے اس کا ضعف گزشتہ صفحات میں بیان ہو چکا ہے،

سند نمبر 112، 113 میں حضرت ابن مبارک علیہ الرحمہ سے طعن بیان کیا ہے۔

جبکہ پیچھے بیان ہو چکا ہے کہ ابن مبارک علیہ الرحمہ تو حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں اور آپ کا دفاع کرنے والوں میں سے ہیں۔

سند نمبر 114

میں ابو قطن سے بیان کیا کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ حدیث میں لنجے تھے، جبکہ یہ
بات قطعی طور پر درست نہیں ہے جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ مجتہد مطلق ہیں اور
آپ کی امامت فی الدین مُسلّم ہے اور مجتہد کیلئے تمام مروجہ علوم وفنون پر مہارت تامہ کا
ہونا ضروری ہے، لہذا آپ ان سب علوم میں ماہر کامل ہیں، نیز آپ کا مرتبہ علم حدیث
میں جاننے کیلئے دیکھئے اسی کتاب کی سند نمبر 31 میں عقیلی کے تحت نیز ابو قطن عمر بن
ہیثم یہ قدری تھا جیسا کہ ابن برداد نے کہا ہے اور یہ شخص قدری ہونے کے ساتھ اس کا
داعی بھی تھا۔ (دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۲/۲۰۰)

لہذا بدعقیدہ لوگوں کا حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے خلاف غلط پراپیگنڈہ کرنا
ان لوگوں کی مجبوری ہے، جیسا کہ ہمارے دور میں بدعقیدہ لوگوں کا امام اہل سنت اعلیٰ
حضرت عظیم البرکت مجدد الملت والدین سیدی امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کے
خلاف پراپیگنڈہ کرنا ان کی مجبوری ہے، اپنی بدعقیدگی پر پردہ ڈالنے کیلئے ہمیشہ سے
بدعقیدہ لوگوں کی یہ حالت رہی ہے۔

سند نمبر 115

میں کوئی خاص اعتراض نہیں ہے نہ ہی کوئی جرح مذکور ہے۔

سند نمبر 116

میں محمد بن یونس الکدیمی ہے، خود خطیب علیہ الرحمہ نے ایک جماعت سے اس کا

کذاب ہونا بیان کیا ہے، اور سند میں مؤمل بن اسماعیل ہے جو کہ سخت ضعیف ہے اسی کتاب کی سند نمبر 1 ابن عدی کامل کے تحت دیکھیں۔

سند نمبر 117۔ نمبر 118 میں ابن نمیر سے بیان کیا کہ میں نے لوگوں کو پایا ہے وہ ابوحنیفہ کی حدیث نہیں لکھتے تھے پس رائے کیسی ہوگی۔ ابن نمیر نے ان لوگوں کے نام نہیں لیے کہ وہ خود کس پایہ کے تھے، جو امام ابوحنیفہ کی حدیث نہیں لکھتے تھے، اگر ان کے نام مذکور ہوتے تو غور و فکر کیا جاتا مگر یہاں تو بنیاد ہی مجہولوں پر ہے۔

سند نمبر 119

میں حجاج بن ارطاۃ ہے اگرچہ توثیق بھی ثابت ہے تاہم دارقطنی نے کہا کہ اس کے ساتھ دلیل نہ پکڑی جائے اور خطیب نے دارقطنی سے نقل کیا ہے کہ یہ مدلس ہے اور محمد بن سعد نے کہا یہ ضعیف ہے۔ (حاشیہ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۴۴۴)

سند نمبر 120

میں محمد بن عباس ہے گزشتہ صفحات میں اس کا حال بیان ہو چکا ہے، اور اس میں یحییٰ بن سعید سے امام صاحب علیہ الرحمہ پر من جہت علم حدیث اعتراض کیا گیا ہے، جبکہ یحییٰ بن سعید حضرت امام اعظم علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں۔ دیکھئے امام علامہ محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی کتاب الانتقاء اور خود خطیب علیہ الرحمہ کی تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۵ بلکہ امام ذہبی علیہ الرحمہ تو لکھتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ فتویٰ بھی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے قول پر دیتے تھے۔

(تذکرۃ الحفاظ، ترجمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ)

سند نمبر 121

میں امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے طعن ذکر کیا ہے۔ جبکہ یحییٰ بن معین بھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے مداحین میں سے ہیں، دیکھئے تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۷ ، دیکھئے کتاب الانتقاء صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹۔

سند نمبر 122

میں حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کی زبانی امام اوزاعی علیہ الرحمہ اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی حدیث ورائے کو ضعیف کہا گیا ہے۔

جبکہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ حضرت امام صاحب علیہ الرحمہ کی تعریف کرتے تھے، اور آپ کیلئے دعا خیر کے طالب تھے۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے متعلق اسی کتاب میں سند نمبر ۳۰ میں عقیلی کے تحت دیکھیں۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ

کا تذکرۃ الحفاظ

اور ذکر امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ

امام ذہبی علیہ الرحمہ تذکرۃ الحفاظ میں فرماتے ہیں:

ابوحنیفۃ الامام الاعظم فقیہ العراق النعمان بن ثابت بن زوطا التیمی مولاھم الکوفی، مولدہ سنۃ ثمانین رأی انس بن مالک غیر مرۃ لما قدم علیھم الکوفۃ رواہ ابن سعد عن سیف بن جابر انہ سمع ابا حنیفۃ یقولہ،

(تذکرۃ الحفاظ ص ۱/۱۲۶، ۱۲۷ مطبوعہ بیروت لبنان)

ابوحنیفہ امام اعظم عراق کے فقیہ نعمان بن ثابت بن زوطا کوفی، ۸۰ (اَسی ہجری) میں پیدا ہوئے، حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کی زیارت کئی بار آپ نے کی ہے، ابن سعد نے اس کو روایت کیا ہے سیف بن جابر سے اس نے سنا کہ ابوحنیفہ یہ کہتے تھے۔ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے اس مختصر سی عبارت میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو جو لقب دیئے۔

۱۔ امام اعظم ۲۔ فقیہ العراق

۳۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ کی آپ نے کئی بار زیارت کی ہے

یعنی آپ تابعی ہیں۔

پھر امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کے اساتذہ اور شاگرد بیان کیے۔

آپ کے اساتذہ میں سے، عطاء، نافع، عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، عدی بن ثابت، سلمہ بن کہیل، ابوجعفر محمد بن علی، قتادہ، عمرو بن دینار، ابواسحاق اور فرمایا خلق کثیر رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

شاگردوں میں سے: وکیع، یزید بن ہارون، سعد بن صلت، ابوعاصم، عبدالرزاق، عبیداللہ بن موسیٰ، ابونعیم، ابوعبدالرحمٰن المقریٔ اور بشر کثیر (یعنی بہت سے لوگوں نے)

پھر امام ذہبی کہتے ہیں'' کان اماما ورعا ، عالما ، عاملا ، متعبدا کبیرا الشأن ۔۔۔ پھر امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ضرار بن صرد نے کہا یزید بن ہارون سے پوچھا گیا کہ سفیان ثوری اور ابوحنیفہ میں سے بڑا فقیہ کون ہے تو کہا کہ ابوحنیفہ بڑے فقیہ ہیں اور سفیان حدیث کے بڑے حافظ ہیں۔

ابن مبارک نے کہا ابوحنیفہ افقہ الناس کہ ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہہ ہیں

، قال الشافعی الناس فی الفقہ عیال علیٰ ابی حنیفہ

کہ امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

قال یزید ما رأیت احدا اورع ولا اعقل من ابی حنیفہ ،

یزید نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے بڑا پرہیز گار اور بڑا عقل مند نہیں دیکھا۔

وروی احمد بن محمد بن القاسم بن محرز عن یحییٰ بن معین قال لا باس به لم یکن یتہم

احمد بن محمد بن ابوقاسم نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے کہ ابوحنیفہ کے ساتھ کوئی ڈر نہیں ہے (کیونکہ) ابوحنیفہ پر کوئی تہمت نہیں ہے۔

پھر امام ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قال ابوداؤد رحم اللہ ان ابا حنیفة کان اماما۔ (تذکرۃ الحفاظ صہ ۱۲۷)

(امام) ابوداؤد نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحم کرے کیونکہ وہ امام ہیں (تذکرۃ الحفاظ صہ ۱/۱۲۷)

نتیجہ: تذکرۃ الحفاظ میں امام ذہبی علیہ الرحمہ نے جو القابات دیئے:

امام اعظم　　فقیہ العراق　　امام

عالم　　عامل (یعنی کتاب وسنت پر عمل کرنے والے)

متقی پرہیزگار　　اللہ کی عبادت کرنے والے

کبیر الشان (یعنی بہت بڑی شان والے)

یہ تو امام ذہبی علیہ الرحمہ کا اپنا فیصلہ ہے، اور جو کلمات اوروں سے نقل کئے ہیں وہ یہ ہیں

۱۔ سب سے بڑے فقیہ

۲۔ لوگ فقہ میں آپ کے محتاج ہیں

۳۔ سب سے زیادہ عقل مند

۴۔ سب سے زیادہ متقی

۵۔ آپ کے ساتھ کوئی ڈر نہیں (یعنی آپ کی حدیث میں کوئی حرج نہیں ہے)

۶۔ آپ متہم نہیں ہیں (یعنی آپ پر کسی قسم کی کوئی تہمت نہیں ہے)

۷۔ آپ امام ہیں۔

تذکرۃ الحفاظ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کا ایک لفظ بھی ذکر نہیں کیا، بس تعریف ہی فرمائی اپنی زبان سے اور دیگر کئی آئمہ کرام سے اب صاحب بصیرت کیلئے یہ نتیجہ اخذ کر لینا بہت آسان اور واضح ہے کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ امام ذہبی علیہ الرحمہ کی نظر میں بہت بلند شان وعظمت کے حامل ہیں اور آپ صرف امام نہیں بلکہ امام اعظم ہیں۔

میزان الاعتدال میں تو اوروں سے نقل کیا ہے وہ بھی مبہم جرح جو کہ مردود ہے لیکن تذکرہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح مبہم کا بھی کوئی ایک لفظ ذکر

نہیں کیا جس سے یہ بات واضح ہے کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ کے نزدیک حضرت امام پر جرح مردود ہے اور آپ کی جلالت شان اور آپ کا امام اعظم ہونا مسلّم ہے۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ کی تصنیف
مناقب الامام وصاحبیہ
امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی شان میں

امام ذہبی علیہ الرحمہ اپنی تصنیف مناقب الامام وصاحبیہ میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: یہ کتاب فقیہ العصر، عالم الوقت ابوحنیفہ، شریف رتبہ والے، پاکیزہ ذات والے اور بلند درجہ والے نعمان بن ثابت بن زوطی اہلِ کوفہ کے مفتی کی خبر کے بارے میں ہے۔

آپ اَسّی (۸۰) ہجری میں پیدا ہوئے، اس وقت کئی صحابہ موجود تھے اور آپ تابعین میں سے ہیں ان شاء اللہ بھلائی کے ساتھ، یہ بات بالکل صحیح ہے کہ آپ نے حضرت انس بن مالک (صحابی) رضی اللہ عنہ کی زیارت کوفہ میں کی ہے۔۔۔۔ ابونعیم فضل بن دکین علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالٰی خوبصورت چہرے والے، حسین داڑھی والے، اچھے لباس والے ہیں۔۔۔۔ نظر بن محمد سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ خوبصورت چہرے والے، خوشبو میں رچا بسا لباس پہنتے تھے۔

حسن بن اسماعیل بن مجالد عن ابیہ سے بیان کیا ہے کہ میں خلیفہ رشید کے پاس تھا کہ قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ آئے، رشید نے کہا اے ابو یوسف میرے لیے ابوحنیفہ کے اخلاق پر مشتمل ایک کتاب لکھ دو، ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی قسم ابوحنیفہ بہت شدت کے ساتھ حرام سے بچنے والے تھے، اہل دنیا سے دور رہنے والے طویل خاموشی والے ہمیشہ غور وفکر کرنے والے اور کثیر الکلام نہیں تھے اگر کسی مسئلہ کے بارے میں آپ سے پوچھا جاتا تھا تو اس کا جواب ارشاد فرما دیتے تھے۔۔۔ جب بھی کسی کا ذکر کرتے تو خیر سے کرتے تھے، رشید نے کہا یہ نیکوں کے اخلاق ہیں۔

اسحاق بن ابی اسرائیل سے بیان کیا کہ ایک قوم نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ذکر تنقیص کے ساتھ کیا (سفیان) بن عیینہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے پاس تو ابن عیینہ نے فرمایا رُک جاؤ، ابوحنیفہ دوسرے لوگوں کی بنسبت بہت زیادہ نماز پڑھنے والے تھے، امانت کی ادائیگی میں اعظم تھے اور احسان کرنے کے اعتبار سے بہت اچھے تھے۔

شریک قاضی علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ طویل خاموشی والے ہمیشہ غور وفکر کرنے والے اور بہت بڑی عقل والے تھے۔۔۔ حسن بن صالح رحمہ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے اور حرام سے دور جانے والے تھے۔۔۔۔

عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے بیان فرمایا کہ ابوحنیفہ کی مجلس میں ان سے زیادہ کوئی موَقر، اچھی سیرت اور زیادہ حلم والا نہیں تھا۔ قیس بن ربیع علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہت زیادہ متقی تھے۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے پھر بیان فرمایا کہ آپ سے کبار کی ایک جماعت نے علم فقہ حاصل کیا، ان میں سے زفر بن ہزیل، ابو یوسف قاضی آپ کا بیٹا حماد، نوح بن ابی مریم، ابو مطیع حکم بن عبداللہ بلخی، حسن بن زیاد لؤلوی، محمد بن حسن، اسد بن عمرو قاضی اور آپ سے بہت سے محدثین وفقہاء نے روایت کی ہے اتنے لوگوں نے جو گنے نہیں جا سکتے۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ سے بیان کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ہر رات ایک رکعت میں مکمل قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے، پھر اس کو حکایت غریبیہ کہہ کر ابو یوسف قاضی سے محفوظ روایت کرتے ہیں کہ میں امام کے ساتھ بازار میں جا رہا تھا کہ ایک شخص نے کہا یہ ابوحنیفہ ہیں جو تمام رات عبادت کرتے ہیں تو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ لوگ میری ایسی تعریف کرتے ہیں کہ جو مجھ میں نہیں ہے پھر اس کے بعد آپ تمام رات بیدار رہ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

پھر یحییٰ الحمانی عن ابیہ سے بیان کیا کہ میں ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے پاس چھ ماہ تک رہا، میں نے چھ ماہ میں دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرماتے تھے (یعنی ساری رات عبادت الٰہیہ میں گزارتے تھے) اور ہر رات سحری تک قرآن مجید تلاوت کیا کرتے تھے۔

ابو الجویریہ سے نقل کیا میں نے امام ابوحنیفہ کی معیت میں چھ ماہ گزارے اس عرصہ میں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو کبھی سوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

یحییٰ بن نصر رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ رمضان المبارک میں ساٹھ مرتبہ قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے۔

اسد بن عمرو رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس سال عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی، آپ عام طور پر ایک ہی رکعت میں قرآن مجید تلاوت کر لیتے تھے۔

عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ میں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ جیسا پرہیز گار نہیں دیکھا۔ امام اعمش علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ان سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا یہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت اچھی طرح (حل) کرتا ہے اور میں گمان کرتا ہوں کہ ابوحنیفہ کے علم میں برکت دی گئی ہے۔

جریر علیہ الرحمہ سے بیان فرمایا کہ امام اعمش رحمہ اللہ سے جب کوئی دقیق مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ سائل کو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے پاس بھیج دیتے تھے۔ شبابہ بن سوار سے بیان کیا کہ امام شعبہ علیہ الرحمہ، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں بہت اچھی رائے رکھتے تھے اور امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کیلئے بہت رحمت کی دعا کرتے تھے۔

مسعر علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ آپ کہتے تھے اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحمت فرمائے بے شک وہ فقیہ عالم تھے۔

ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے فقیہ تھے۔

عبداللہ بن داؤد خریبی علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ اگر تو آثار کا ارادہ کرے تو حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کو لازم پکڑ اور اگر تو دقیق مسائل کا ارادہ کرے تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو لازم پکڑ۔

روح بن عبادہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ میں ابن جریج علیہ الرحمہ کے پاس تھا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی وفات کی خبر آئی تو ابن جریج نے کہا اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحمت کرے آپ کے وصال کی وجہ سے کثیر علم چلا گیا ہے۔

سعید بن ابی عروبہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ عراق کے عالم ہیں، یزید بن ہارون علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ جن حضرات کو میں نے دیکھا ہے ان میں سب سے بڑے فقیہ ابوحنیفہ ہے۔

شداد بن حکیم علیہ الرحمہ سے بیان کیا، ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم ہیں، عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ اور سفیان کے ذریعہ میری مدد نہ فرماتا تو میں بدعتی ہوتا۔

حسن بن صالح علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ علم کے سمجھنے والے، اس میں مضبوط تھے جب آپ کے نزدیک کوئی خبر (یعنی حدیث) صحیح ثابت ہو جاتی تو پھر کسی اور جانب توجہ نہ فرماتے تھے، امام شافعی رضی اللہ عنہ سے بیان فرمایا کہ لوگ فقہ (کے سمجھنے میں) ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ میری آنکھوں نے ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا، عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ تو (خیر) کی نشانی تھے۔

خریبی علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر طعن یا تو جاہل کرے گا یا حسد کرنے والا کرے گا۔

پھر خریبی علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ اہل اسلام پر (اخلاقاً) ضروری ہے کہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ کیلئے رحمت کی دعا کیا کریں۔

مکی بن ابراہیم علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔ یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ہم اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولتے، ہم نے ابوحنیفہ سے بہتر رائے کسی کی نہیں سنی، اور ہم نے ابوحنیفہ کے اکثر اقوال کو اپنا لیا ہے۔

علی بن عاصم سے بیان کیا کہ اگر ابوحنیفہ کے علم کو ان کے زمانے والوں کے علم کے ساتھ وزن کیا جائے تو ابوحنیفہ کا علم بھاری ہوگا۔ حفص بن غیاث علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا کلام بال سے بھی زیادہ دقیق ہے اس کو عیب وہ لگائے گا جو جاہل ہوگا۔

ابونعیم علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ حسن الدین عظیم الامانت تھے، عبدالحمید حمانی علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ دین، پرہیزگاری کی رُو سے میں نے ابوحنیفہ سے کوئی افضل نہیں دیکھا۔

مسعر بن کدام علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ہم نے حدیث طلب کی تو ابوحنیفہ ہم پر غالب رہے، ہم نے زہد اختیار کیا تو ابوحنیفہ فوقیت لے گئے اور ہم نے ان کے ساتھ فقہ طلب کی تو تم ان کی فقہ دیکھ ہی رہے ہو۔

امام ابوعبداللہ احمد بن حنبل علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ہمارے نزدیک یہ بات صحیح ثابت نہیں ہے کہ ابوحنفیہ نے قرآن مجید کو مخلوق کہا ہو، ابوبکر مروزی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا اے ابوعبداللہ وہ تو علم میں مقام رکھتے ہیں تو امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وہ (یعنی ابوحنیفہ) علم، تقویٰ، پرہیزگاری، ایثار کے اس مقام پر فائز ہیں جس کو احمد (بن حنبل) علیہ الرحمہ کبھی نہیں پا سکتا۔۔۔

پھر بعد چند سطور فرمایا کہ ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس سے بہت بلند ہیں کہ وہ جھوٹ بولیں، صالح بن جزرہ کے طریق سے ابن معین علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ ابوحنیفہ ثقہ ہیں۔اور احمد بن محمد بن قاسم بن محرز کے طریق سے ابن معین علیہ الرحمہ سے بیان کیا ہے کہ لا باس بہ، کہ ابوحنیفہ کے ساتھ کوئی خوف نہیں ہے (یعنی ان کی حدیث بلا کسی خوف کے قبول کرو)

امام ابوداؤد علیہ الرحمہ سے بیان کیا کہ آپ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مالک علیہ الرحمہ پر رحمت کرے وہ امام ہیں، اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحمت کرے وہ امام ہیں۔

(مناقب الامام وصاحبیہ للذہبی ص ۱۱ تا ۳۳ ملخصاً، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ)

قارئین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ کے نزدیک امام اعظم فقیہ اعظم، افضل اہل زمانہ، افقہ اہل زمانہ، متقی، پرہیزگار، عظیم امانت والے، اچھے دین والے اور ثقہ، ثبت، لا باس بہ کے مقام پر فائز ہیں۔اس سے میزان الاعتدال کی مبہم مردود جرح والی عبارت کا قابلِ ردّ ہونا بھی واضح ہو گیا۔الحمد للہ رب العالمین

خطیب بغدادی کی ”تاریخ بغداد“ میں

امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر

کیئے گئے اعتراضات پر گفتگو

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کے جوابات بہت سے حضرات نے دیئے ہیں خطیب کے رد میں مستقل کتابیں لکھی ہیں، ان اعتراضات کا باطل ہونا ثابت کیا ہے، ان میں سے امام ابوالمؤید خوارزمی علیہ الرحمہ ہیں، آپ نے جامع المسانید کے مقدمہ میں خطیب کا خوب رد کیا ہے۔

امام ابن نجار علیہ الرحمہ ہیں جنہوں نے مستقل ایک کتاب خطیب کے رد میں لکھی اس سلسلہ میں، امام ابن جوزی علیہ الرحمہ کے نواسے نے خطیب کے رد میں ایک کتاب لکھی۔ ملک المعظم عیسیٰ علیہ الرحمہ نے خطیب کے رد میں ایک کتاب لکھی ہے، امام ابن حجر مکی شافعی علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ پر کئے گئے اعتراضات والی تمام سندوں کو ضعیف کہا ہے۔ (الخیرات الحسان)

علامہ نور بخش توکلی علیہ الرحمہ ہیں جنہوں نے اس پر مستقل ایک کتاب لکھی، بنام الاقوال الصحیحہ۔

علامہ محقق العصر زاہد کوثری علیہ الرحمہ نے خطیب کا خوب رڈ کیا، تأنیب الخطیب لکھی اور خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کے ہر اعتراض کا مدلل اور محققانہ جواب دیا ہے کتاب پڑھنے اور یاد رکھنے کے لائق ہے۔ تو پہلے کئی بزرگ خطیب کے اعتراضات کے جوابات سے فارغ ہو چکے ہیں۔

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کے جوابات کیلئے مذکورہ بالا کتب کی طرف رجوع فرمائیں کیونکہ ابن عدی، عقیلی، ابن حبان، یعقوب فسوی کی تاریخ وغیرہ کے جوابات بلکہ مستقل رد مع ادلہ کہیں نہیں دیکھا اس لیے یہ حقیر سی کوشش کر کے ان کے مکمل جوابات نقل کر دیئے ہیں۔ تاہم خطیب کے اعتراضات کے جوابات مختصراً حاضر ہیں:

کچھ تبصرہ

کتاب السنہ

کے بارہ میں

جس کے مؤلف امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے بیٹے جناب محدث عبداللہ علیہ الرحمہ ہیں ،اس کتاب میں بھی محدث عبداللہ بن احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ پر باسند جرح کی ہے، مختلف آئمہ محدثین کی زبان سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر کئی اعتراض کیے گئے ہیں۔لیکن یہ جرح بھی قابلِ توجہ نہیں اس لیے کہ جس سند کے ساتھ یہ کتاب مروی ہے اس سند میں دوراوی مجہول ہیں۔ایک ابوالنصر محمد بن حسن بن سلیمان السمسار اور دوسرے ابوعبداللہ محمد بن ابراہیم بن خالد الہروی ہیں۔

جیسا کہ اس کے محقق نے بھی اس کی وضاحت کی ہے تو جب صورت حال اس طرح ہے کہ جس سند سے کتاب مروی ہے اس سند میں دوراوی مجہول ہیں تو پھر مجہول رواۃ کی بناء پر ایسے جلیل القدر عظیم الشان کثیر المناقب امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر جتنی بھی جرحیں کی گئی ہیں وہ تمام کی تمام ناقابل احتجاج ہیں۔ لہذا کتاب السنہ میں امام اعظم رضی اللہ عنہ پر مذکور تمام اعتراضات کا جواب انہیں چند سطور میں مکمل ہوگیا۔الحمد للہ رب العالمین

باب نمبر 2

ثناء امام الأئمة ابی حنیفة

بلسان الآئمة الکرام الجلیلة

یعنی

اماموں کے امام ابوحنیفہ کی تعریف

جلیل القدر عزت والے اماموں کی زبان سے

حدیث سے بشارت کا بیان

حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی بشارت حدیث نبوی ﷺ میں بھی موجود ہے جس پر آئمہ اعلام نے اعتماد کیا ہے۔

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا ہاتھ مبارک رکھ کر یہ ارشاد فرمایا۔

"لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال او رجل من ھولاء۔"

(بخاری شریف صہ ۲/ ۷۲۷، مسلم شریف صہ ۲/۳۱۲۔ والنظم من البخاری)

یعنی اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو کئی مرد یا ایک مرد ان فارسی نسل کے لوگوں میں سے اس کو ضرور پا لے گا۔

دوسری روایت:

"لو کان الدین عند الثریا لذھب به رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناوله" (مسلم شریف صہ ۲/۳۱۲)

یعنی اگر دین ثریا کے پاس بھی ہو تو ضرور فارسی نسل کا ایک مرد اس کو حاصل کر لے گا۔

حضرت امام جلال الدین سیوطیؒ

فرماتے ہیں کہ اقول قد بشر ﷺ بالامام ابی حنیفه فی الحدیث الذی اخرجه ابونعیم فی الحلیة عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ ﷺ لو کان العلم بالثریا لتناوله رجال من ابناء فارسی واخرج الشیرازی فی الالقاب عن

قیس بن سعد بن عبادة رضی الله قال قال رسول الله ﷺ لو کان العلم معلقاً بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس و حدیث ابی هریرة رضی الله عنه اصله فی صحیحی البخاری والمسلم ۔ (تبییض الصحیفہ صہ ۳۔۴)

میں (سیوطی) کہتا ہوں کہ نبی پاک ﷺ نے اس حدیث میں امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی بشارت دی ہے جس کو ابونعیم علیہ الرحمہ نے حلیہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر علم ثریا پر بھی ہو تو ضرور ابناء فارس اس کو حاصل کریں گے اور شیرازی علیہ الرحمہ نے الالقاب میں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا اگر علم ثریا پر بھی معلق ہو تو ابناء فارس سے ایک قوم ضرور اس کو حاصل کر لے گی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اصل حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں موجود ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہے کہ حضرت سیدنا امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کے نزدیک اس حدیث مذکورہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی بشارت موجود ہے۔

حضرت امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ

الخیرات الحسان میں فرماتے ہین کہ ہمارے استاد نے یقین کیا ہے کہ اس حدیث میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی مراد ہیں کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ امام صاحب کے زمانے میں اہل فارس میں سے کوئی بھی امام صاحب کے علمی مقام کو نہیں پہنچا سکا اور آپ تو آپ بلکہ آپ کے شاگردوں کا بھی کوئی مقام نہ پا سکا۔

(الخیرات الحسان صہ ۱۴)

علامہ شیخ عزیزی علیہ الرحمہ

فرماتے ہیں کہ علی الامام الاعظم ابی حنیفہ و اصحابہ

(السراج المنیر جامع صغیر صہ ۳/۲۱۸)

یعنی اس بشارت کا مصداق امام ابوحنیفہ اوران کے شاگرد ہیں۔

علامہ حفنی علیہ الرحمہ

السراج المنیر شرح جامع صغیر کے حاشیہ پر فرماتے ہیں

''حملہ بعض المحققین علی ابی حنیفہ'' (حاشیہ السراج المنیر صہ ۳/۲۱۸)

بعض محققین نے اس بشارت کوامام ابوحنیفہ پر محمول کیا ہے۔

امام علامہ عجلونی شافعی

کشف الخفاء میں حدیث مذکورہ بیان کر کے فرماتے ہیں

'' محمول علی ابی حنیفہ'' کہ اس کا مصداق ابوحنیفہ ہیں۔

امام ابن حجر مکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ فیہ معجزۃ ظاھرۃ للنبی ﷺ اخبر بما سیقع (الخیرات الحسان صہ ٦)

یعنی اس (بشارت) دینے میں نبی کریم ﷺ کا واضح معجزہ ہے کہ آپ ﷺ نے آنے والے زمانے میں ہونے والی بات کی خبر دی ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے واضح ہے کہ مذکورہ حدیث نبوی ﷺ میں جو بشارت ہے وہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق ہے، امام سیوطی، امام ابن حجر مکی، شیخ عزیزی، شیخ عجلونی

علیہ الرحمہ علامہ حفنی علیہم الرحمہ اس کے قائل ہیں۔

امام ابوحنیفہ کی محبت سُنی ہونے کی نشانی

قاضی فقیہ امام مؤرخ محدث ابوعبداللہ حسین بن علی الصیمری علیہ الرحمہ جو کہ ۴۳۶ھ میں متوفی ہیں اپنی سند کے ساتھ محدث عبدالعزیز بن ابی رواد سے ناقل ہیں کہ آپ نے کہا "من احب ابا حنیفۃ فھو سنی و من ابغضہ فھو مبتدع"
(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۷۹ مطبوعہ مکتبہ عزیزیہ جلال پور پیروالہ)
یعنی (شیخ محدث) عبدالعزیز بن ابی رواد نے فرمایا کہ جو ابوحنیفہ سے محبت کرتا ہے وہ سنی ہے اور جو آپ سے بغض رکھتا ہے وہ بدعتی ہے۔
اسی بات کو محدث مؤرخ شیخ عبدالقادر قرشی علیہ الرحمہ نے بھی الجواہر المضیہ صہ ۲/۴۴۴ پر نقل فرمایا ہے۔

امام یحییٰ بن معین کی طرف سے توثیق

امام علامہ محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی تصنیف لطیف جامع بیان العلم میں فرماتے ہیں کہ "قال یحییٰ بن معین ما رأیت احدا اقدمہ علی وکیع و کان یفتی برأی ابی حنیفۃ و کان یحفظ حدیثہ کلہ و کان قد سمع من ابی حنیفۃ حدیثا کثیرا و قیل لیحییٰ بن معین یا ابا زکریا ابو حنیفۃ کان یصدق فی الحدیث قال نعم صدوق --- و قال اما ابوحنیفۃ فقد حدث عنہ قوم صالحون و ابو حنیفۃ لم یکن من اھل الکذب و کان صدوقا ---
(جامع بیان العلم صہ ۲/۱۴۹)

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں کسی کو وکیع پر مقدم نہیں کرتا لیکن وکیع خود امام ابوحنیفہ کی رائے کے مطابق فتویٰ دیتے تھے، اور وکیع نے امام ابوحنیفہ کی تمام احادیث کو یاد کیا ہوا تھا اور وکیع نے امام ابوحنیفہ سے بہت سی حدیثوں کا سماع کیا ہے، کہا گیا اے ابوزکریا کیا ابوحنیفہ حدیث میں سچے تھے تو امام ابوزکریا یحییٰ بن معین نے فرمایا کہ ہاں ابوحنیفہ سچے تھے، پھر پوچھنے پر فرمایا کہ ابوحنیفہ جھوٹ والے نہیں تھے بلکہ سچے تھے۔

امام شعبہ علیہ الرحمہ کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف

امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ شبابہ بن سوار سے نقل کرتے ہیں کہ "کان شعبة حسن الرأى فى ابى حنيفه" (جامع بیان العلم صہ ۲/ ۱۴۹)

کہ امام شعبہ علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔

امام علی بن مدینی کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی توثیق

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ امام علی بن مدینی کا قول نقل کرتے ہیں کہ قال علی بن المدینی ابو حنیفة روی عنه الثوری و ابن المبارك و حماد بن زید و هیثم و وکیع بن الجراح و عباد بن العوام و جعفر بن عون و هو ثقة لا بأس به (جامع بیان العلم صہ ۲/ ۱۴۹)

علی بن مدینی نے کہا کہ ابوحنیفہ سے، سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، حماد بن زید، ہشیم، وکیع بن جراح، عباد بن عوام، جعفر بن عون نے روایت کی ہے اور ابوحنیفہ ثقہ ہیں ان کے ساتھ کوئی ڈر نہیں ہے۔

امام یحییٰ بن سعید قطان کی طرف سے امام صاحب کی تعریف

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ یحییٰ بن سعید کا قول نقل کرتے ہیں کہ قال یحییٰ بن سعید ربما استحسنا الشئ من قول ابی حنفیۃ فتأخذ بہ قال یحییٰ و قد سمعت من ابی یوسف الجامع الصغیر ۔۔۔(جامع بیان العلم صہ۲/۱۴۹)

یعنی یحییٰ بن سعید نے فرمایا کہ کئی مرتبہ ہم نے ابوحنیفہ کے قول کو اچھا جانا اور اس کے ساتھ ہم نے دلیل پکڑی ہے یحییٰ (بن سعید) نے مزید فرمایا کہ میں نے ابویوسف قاضی سے جامع صغیر کا سماع بھی کیا ہے۔

نوٹ: جامع صغیر تمام کتاب امام ابوحنیفہ ہی سے مروی ہے۔

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کی طرف سے حضرت امام کی توثیق

امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ "الذین رووا عن ابی حنیفہ ووثقوہ واثنوا علیہ اکثر من الذین تکلموا فیہ۔

(جامع بیان العلم صہ۲/۱۴۹)

جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے تو امام ابوحنیفہ کو ثقہ کہا ہے اور امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے، ثقہ کہنے والے اور تعریف کرنے والوں کی تعداد ان سے کہیں زیادہ ہے جو امام ابوحنیفہ پر طعن کرنے والے ہیں۔

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کے اس مذکورہ ارشاد سے واضح ہوا کہ جن محدثین نے امام ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے حضرت امام کی توثیق بھی کی ہے اور تعریف بھی کی ہے اور ان کی تعداد بہت زیادہ ہے ذیل میں ان محدثین کی فہرست دی

جارہی ہے جو حضرت امام سے روایت کرنے والے ہیں اور یہ بھی یادر ہے کہ جو آپ سے روایت کرنے والے ہیں وہ آپ کو ثقہ بھی کہنے والے ہیں۔امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کے فرمان کے مطابق۔

حافظ الدنیا امام محدث ناقد فن رجال علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے اپنی شہرہ آفاق کتاب تہذیب التہذیب صہ ۵/ ۶۲۹ مطبوعہ احیاء التراث بیروت لبنان میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ کی تابعیت کو بیان کرتے ہیں پھر آپ کے بلند پایا اساتذہ کرام کا ذکر کرتے ہیں پھر آپ کے تلامذہ یعنی شاگردوں کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۔حماد بن ابی حنیفہ
۲۔ابراہیم بن طہمان
۳۔حمزہ بن حبیب الزیات
۴۔زفر بن ہذیل
۵۔ابو یوسف قاضی
۶۔ابو یحییٰ الحمانی
۷۔عیسیٰ بن یونس
۸۔وکیع (بن جراح)
۹۔یزید بن زریع
۱۰۔اسد بن عمرو البجلی
۱۱۔حکام بن یعلیٰ بن سلم الرازی
۱۲۔خارجہ بن مصعب
۱۳۔عبدالمجید بن ابی رواد
۱۴۔علی بن مسہر
۱۵۔محمد بن بشر العبدی
۱۶۔عبدالرزاق
۱۷۔محمد بن حسن شیبانی
۱۸۔مصعب بن المقدام
۱۹۔یحییٰ بن یمان
۲۰۔ابو عصمہ نوح بن ابی مریم
۲۱۔ابو عبدالرحمٰن المقرئ
۲۲۔ابو نعیم
۲۳۔ابو عاصم اور کئی حضرات

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے تیئس (۲۳) شاگرد بیان کیے اور پھر فرمایا کہ اور بھی کئی حضرات نے آپ سے روایت کی ہے۔

اور علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کا فرمان اس کے ساتھ ملائیں کہ جنہوں نے ابوحنیفہ سے روایت کی ہے انہوں نے آپ کو ثقہ کہا ہے تو اب نتیجہ یہ نکلا کہ

تیئس (۲۳) محدثین تو یہ ہیں جو آپ سے روایت کرنے والے ہیں اور آپ کو ثقہ کہنے والے بھی ہیں، ابن عبدالبر کے ارشاد کے مطابق۔ تو جس امام کی توثیق اتنے جلیل القدر اماموں سے ثابت ہو تو اس کی توثیق میں شک نہ کرے گا مگر حاسد یا جاہل

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کے حوالہ سے حضرت امام کی تعریف

حضرت امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب الانتقاء میں صہ ۱۹۳ تا ۲۲۹ تک ان محدثین کرام کے اسماء گرامی درج فرمائے ہیں جنہوں نے حضرت امام ممدوح علیہ الرحمہ کی تعریف کی ہے۔

1۔ امام الآئمہ امام محمد باقر (۱) کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ ابوحمزہ الشمالی سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوجعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق فرمایا،

"ما احسن هدیه و سمته وما اکثر فقهه" الانتقاء صہ ۱۹۳

یعنی ابوحنیفہ کتنی اچھی سیرت والا ہے کتنے اچھے طریقے والا ہے اور کتنا اچھا سمجھدار ہے

---

(۱) حضرت امام ابوجعفر محمد باقر رضی اللہ عنہ امام الائمہ ہیں ثقہ ثبت حجت ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ صہ ۱/۱۲۴ میں فرمایا ہے کہ " ابوجعفر الباقر الامام الثبت الہاشمی العلوی المدنی احد الاعلام اشتہر بالباقر ولد سنۃ ۵۶ وتوفی سنۃ ۱۱۶ھ وقیل ۱۱۷ھ اور ۱۱۸ھ۔

2۔حماد بن ابی سلیمان (۲) کی طرف سے حضرت امام کی تعریف

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں کہ قال حماد هذا مع فهمه يحيى الليل ويقومه (الانتقاء صہ ۱۹۶)

یعنی امام حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ رات کو زندہ کرنے والے ہیں اور اس کو قائم رکھنے والے ہیں یعنی (ساری رات عبادت الٰہی میں گزار دیتے ہیں

---

(۲) امام حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے استاذ محترم ہیں اس کے باوجود آپ نے ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے اخذ علم کیا ہے جیسا کہ امام حافظ الصالحی الدمشقی الشافعی علیہ الرحمہ نے عقود الجمان صہ ۱۰۸ پر فرمایا ہے

نیز امام حماد بن ابی سلیمان ثقہ صدوق راوی ہیں۔

امام ابن حجر عسقلانی تہذیب التہذیب صہ ۲/۱۳ مطبوعہ احیاء التراث بیروت لبنان میں فرماتے ہیں کہ امام شعبہ نے فرمایا کان صدوق اللسان کہ حماد سچی زبان والا ہے۔

ابن معین نے فرمایا ثقہ ہے، ابو حاتم نے کہا سچا ہے، امام عجلی نے کہا یہ کوفے کا رہنے والا ثقہ ہے، امام نسائی نے کہا ثقہ ہے داؤد طائی نے کہا کھانا کھلانے میں بڑا سخی ہے۔

(ملخصا من التہذیب صہ ۲/۱۳)

3۔ مسعر بن کدام کی طرف سے حضرت امام کی تعریف

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ عبید اللہ بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا مسعَر بن کِدام کہتے تھے، رحم اللہ ابا حنیفة ان کان لفقیہاً عالماً (الانتقاء صہ ۱۹۵)

کہ اللہ تعالیٰ ابو حنیفہ پر رحمت فرمائے بے شک وہ ضرور فقیہ عالم تھے۔

عقود الجمان صہ ۱۴۵ پر ہے کہ الکوفی لقی ابا حنیفہ واخذ عنہ کہ مسعر کوفی ہیں امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم حاصل کیا ہے۔ نیز مسعر بن کدام بھی ثقہ صدوق ہے، جیسا کہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے تہذیب التہذیب میں نقل فرمایا ہے۔

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا	کان ثقہ وکان مؤدبا
امام عجلی نے فرمایا	کوفی ثقہ ثبت ہے حدیث میں
ابن عیینہ نے فرمایا کہ	مسعر صدق کی کان ہے۔
ابن معین نے فرمایا	ثقہ ہے
ابوزرعہ نے فرمایا	ثقہ ہے۔

(ملخصاً من التہذیب التہذیب صہ ۲۱۹/۵)

4۔امام محدث ایوب سختیانی علیہ الرحمہ کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ حماد بن زید سے نقل کرتے ہیں
میں نے حج کا ارادہ کیا اور ایوب سختیانی علیہ الرحمہ کے پاس حاضر ہوا الوداعی سلام کیلئے
،تو محدث ایوب سختیانی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اہل کوفہ کا فقیہہ ابوحنیفہ بھی
حج کا ارادہ رکھتا ہے جب تو آپ سے ملے تو انہیں میرا اسلام کہنا۔(الانتقاء صہ ۱۹۵)

عقود الجمان صہ ۱۰۱ پر ہے کہ ایوب سختیانی بصری ہیں امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور باوجود عمر میں
بڑے ہونے کے آپ سے علم بھی حاصل کیا ہے۔

نیز ایوب سختیانی ثقہ ثبت حجت ہیں

تہذیب میں ہے کہ شعبہ نے کہا کہ ایوب سید الفقہاء ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے کہا ثقہ اور اثبت ہے۔

ابن سعد نے کہا حدیث میں ثقہ ثبت ہے، حجت ہے۔

ابو حاتم نے کہا ثقہ ہے اس کی مثل نہ پوچھ۔

نسائی نے کہا ثقہ ثبت ہے۔

ابن مہدی نے کہا یہ اہل بصرہ کی حجت ہے۔

امام محدث اعمش کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف وتوصیف

امام ابن عبدالبر باسند فرماتے ہیں کہ امام اعمش حج کے ارادے سے نکلے جب مقامِ حیرہ پر پہنچے تو علی بن مُسہر کو فرمایا کہ ابوحنیفہ کے پاس جا اور ہمارے لیے مناسک حج لکھوا کر لاؤ۔ (الانتقاء: صہ ۱۹۵)

نیز امام اعمش نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ نعمان بن ثابت کے علم میں برکت دی گئی ہے۔ (الانتقاء: صہ ۱۹۶)

عقود الجمان صہ ۷۳ پر ہے کہ سلیمان بن مہران الکوفی یعنی امام اعمش امام ابوحنیفہ کے شیوخ میں سے اس کے باوجود آپ نے امام ابوحنیفہ سے اخذِ علم کیا ہے نیز امام اعمش علیہ الرحمہ بھی اعلیٰ درجہ کے ثقہ ثبت صدوق راوی ہیں۔

تہذیب التہذیب میں ہے کہ ہشیم نے کہا کہ میں نے کوفہ میں اس سے بڑا قرآن کا پڑھنے والا نہیں دیکھا۔ امام شعبہ نے کہا کہ جتنی تسلی مجھے اعمش کی حدیث سے ہوتی ہے، اتنی کسی اور کی حدیث سے نہیں ہوتی، ابن عمار نے کہا کہ محدثین میں اعمش اور منصور سے بڑا کوئی ثبت نہیں ہے۔

عجلی نے کہا حدیث میں ثقہ ثبت ہے اور اپنے زمانے کا اہل کوفہ کا محدث ہے۔

ابن معین نے کہا ثقہ ہے، نسائی نے کہا ثقہ ثبت ہے اور اپنے زمانے کا اہل کوفہ کا محدث ہے ابن معین نے کہا ثقہ ہے، نسائی نے کہا ثقہ ثبت ہے۔

(ملخصا من التہذیب التہذیب صہ ۲/۲۲۴)

6۔امام شعبہ بن حجاج کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی توثیق وتعدیل

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ باسند شبابہ بن سوار سے نقل کرتے ہیں کہ وہ کہتے تھے کہ "کان شعبہ حسن الرأی فی ابی حنیفہ" کہ امام شعبہ امام ابوحنیفہ کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔

نیز ابن عبدالبر علیہ الرحمہ باسند عبدالصمد بن عبدالوارث سے نقل کرتے ہیں کہ ہم شعبہ کے پاس تھے کہ آپ کو کہا گیا کہ ابوحنیفہ کا وصال ہو گیا ہے تو شعبہ نے کہا "ذھب معہ فقہ الکوفہ تفضل اللہ علینا و علیہ برحمتہ" کہ کوفہ کی فقہ چلی گئی ہے اور پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ ہم پر اور ابوحنیفہ پر اپنی رحمت سے فضل فرمائے۔(الانتقاء صہ ۱۹۶)

نیز ابن عبدالبر باسند عبداللہ بن احمد بن ابراہیم الدورقی سے نقل کرتے ہیں کہ یحییٰ بن معین سے ابوحنیفہ کے متعلق سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا تو یحییٰ بن معین نے کہا کہ ابوحنیفہ ثقہ ہے، میں نے نہیں سنا کہ کسی ایک (محدث) نے بھی ابوحنیفہ کو ضعیف کہا ہو، (دیکھو) یہ شعبہ ہیں اور ابوحنیفہ کی طرف لکھتے تھے کہ اے ابوحنیفہ تم حدیثیں بیان کیا کرو اور آپ کو حکم کرتے تھے پھر شعبہ تو شعبہ ہی ہیں۔(الانتقاء صہ ۱۹۷)

عقود الجمان صہ ۱۱۸ پر ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم بھی اخذ کیا ہے،

7۔ امام سفیان ثوری کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف وتعدیل

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ فرماتے ہیں کہ حسین بن واقد نے کہا کہ میں نے سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے مسئلہ پوچھا آپ نے جواب نہ دیا پھر میں نے وہی مسئلہ امام ابوحنیفہ سے پوچھا تو آپ نے جواب دے دیا پھر میں نے اس کا ذکر حضرت سفیان کے پاس کیا تو آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ نے تجھے کیا کہا ہے تو میں نے کہا کہ اس طرح کہا ہے تو سفیان علیہ الرحمہ ایک ساعت خاموش رہے پھر فرمانے لگے اے حسین وہ اسی طرح ہے جس طرح ابوحنیفہ نے کہا ہے۔ (الانتقاء، صہ ۱۹۷)

نیز امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ عبداللہ بن داؤد خریبی سے نقل کرتے ہیں کہ میں جناب سفیان کے پاس تھا کسی آدمی نے آپ سے مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواب دیا تو اس آدمی نے کہا بے شک ابوحنیفہ تو مسئلہ اس طرح بتاتے ہیں تو جناب سفیان نے کہا ''هو كما قال ابوحنيفة و من يقول غير هذا '' مسئلہ اسی طرح ہے جس طرح ابوحنیفہ نے کہا ہے، کون ہے جو اس کے خلاف کہے؟۔

امام سفیان ثوری بھی اعلیٰ درجہ کے ثقہ ثبت حجت ہیں، تہذیب میں ہے کہ شعبہ، ابن عیینہ، ابو عاصم، ابن معین اور کثیر علماء نے کہا کہ سفیان ثوری امیر المومنین فی الحدیث ہیں۔

عبداللہ بن مبارک نے فرمایا کہ میں نے ایک لاکھ استادوں سے علم حاصل کیا ہے مگر کسی کو سفیان سے افضل نہیں دیکھا۔ (محدث) سعید نے کہا کہ سفیان مجھ سے بھی بڑا حافظ ہے۔

عبداللہ بن داؤد نے کہا کہ میں نے سفیان سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

خطیب نے کہا کہ سفیان ثوری مسلمانوں کے اماموں میں سے ایک امام ہیں اور دین کے نشانوں میں سے ایک نشان ہیں اور آپ کی امامت پر اجماع ہے۔

ابن سعد نے کہا کہ ثقہ مامون عابد ثبت ہیں۔ نسائی نے کہا وہ آئمہ دین میں سے ایک امام ہیں۔

ابن حبان نے کہا کہ وہ تقویٰ پرہیزگاری اور فقہ میں لوگوں کے سردار ہیں۔

(ملخصاً من التہذیب صہ ۳۵۵،۳۵۴/۲)

نیز ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے اپنی سند کے ساتھ امام ابو یوسف علیہ الرحمہ سے نقل کیا ہے کہ ابو یوسف قاضی فرماتے تھے کہ سفیان الثوری اکثر متابعة لابی حنیفه منی ۔(الانتقاء صہ ۱۹۸)

کہ سفیان ثوری علیہ الرحمہ مجھ سے زیادہ امام ابوحنیفہ کی پیروی کرنے والے ہیں۔

8۔امام مغیرہ بن مقسم الضبی کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف

علامہ امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ با سند طریقے سے جریر بن عبدالحمید سے نقل کرتے ہیں کہ مجھے مغیرہ نے کہا یا جریر الا تاتی ابا حنیفہ' کہ اے جریر تمہیں امام ابوحنیفہ کے پاس حاضر ہونا چاہئے (یعنی ان سے علم حاصل کرنا چاہئے)

(الانتقاء صہ ۱۹۸)

عقود الجمان صہ ۱۴۷ پر ہے کہ لقی ابا حنیفه و اخذ عنه کہ مغیرہ بن مقسم امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم بھی اخذ کیا ہے نیز مغیرہ بن مقسم ثقہ صدوق راوی ہیں۔ابوبکر بن عیاش نے کہا کہ میں نے کوئی مغیرہ سے بڑا فقیہہ نہیں دیکھا میں نے آپ کو لازم پکڑ لیا

ابن معین نے آپ کو ثقہ مامون کہا ہے۔ عجلی نے کہا مغیرہ ثقہ فقیہ الحدیث ہے۔

امام نسائی نے کہا مغیرہ ثقہ ہے۔ ابن سعد نے کہا ثقہ کثیر الحدیث ہے۔

ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔

(ملخصا من التہذیب التہذیب صہ ۵/ ۵۱۷)

9۔محدث حسن بن صالح کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعدیل وتعریف

امام علامہ محدث حافظ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ یحییٰ بن آدم سے ناقل ہیں کہ میں نے حسن بن صالح کو سنا وہ کہتے تھے" کان النعمان بن ثابت فہماً عالماً مُتشبتاً فی علمہ اذا صح عندہ الخبر عن رسول اللہ ﷺ لم یعدہ الی غیرہ۔ (الانتقاء صہ۱۹۹)

کہ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سمجھ دار عالم ہیں اور علم میں مضبوط ہیں جب آپ کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث ثابت ہو جاتی ہے تو پھر کسی اور طرف توجہ نہیں کرتے۔

عقود الجمان صہ۱۰۶ پر ہے کہ لقیٰ اباحنیفہ و اخذ عنہ

کہ حسن بن صالح نے حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ملاقات بھی کی ہے اور علم بھی اخذ کیا ہے، نیز حسن بن صالح ثقہ صدوق ہیں۔

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا، حسن بن صالح میرے نزدیک شریک سے اثبت ہے۔(الجامع فی العلل ومعرفۃ الرجال صہ۱۲۷)

نیز فرمایا: حسن بن صالح ثقہ ہے،(الجامع فی العلل ومعرفۃ الرجال صہ۲۱)

10۔ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ کی طرف سے امام ابوحنیفہ کی تعریف و توصیف

امام علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہیں کہ جناب ابن عیینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا: اول من اقعدنی للحدیث بالکوفۃ ابوحنیفۃ اقعدنی فی الجامع و قال ھذا اقعد الناس بحدیث عمرو بن دینار فحدثتھم ۔ (الانتقاء صہ ۱۹۹)

یعنی مجھے کوفہ میں سب سے پہلے جس نے حدیث بیان کرنے کیلئے بٹھایا ہے وہ ابوحنیفہ ہیں مجھے جامع (مسجد) میں بٹھایا اور لوگوں کو کہا کہ یہ حضرت عمرو بن دینار علیہ الرحمہ کی حدیث کو سب سے بہتر جانتے ہیں تو میں نے لوگوں کو حدیث بیان کی۔

نیز عقود الجمان میں ہے کہ الکوفی ثم المکی لقی ابا حنیفۃ واخذ عنہ ۔ یہ سفیان بن عیینہ کوفی اور مکی ہیں، امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم بھی اخذ کیا ہے۔ نیز حضرت سفیان بن عیینہ ثقہ ثبت حجت جلیل القدر امام ہیں۔ (تہذیب التہذیب وغیرہ)

11۔ جناب سعید بن ابی عروبہ کی طرف سے

امام علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ جناب سعید بن ابی عروبہ سے ناقل ہیں کہ آپ نے فرمایا'' کان ابو حنیفة عالم العراق ''(الانتقاء صہ ۱۰۲) یعنی ابوحنیفہ عراق کے عالم ہیں۔

عقود الجمان صہ ۱۱۴ پر ہے کہ البصری لقی ابا حنیفة و اخذ عنه کہ سعید بن ابی عروبہ بصری ہیں ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے اخذِ علم بھی کیا ہے، نیز سعید بن ابی عروبہ ثقہ ثبت ہیں۔

ابن معین اور نسائی نے کہا ثقہ ہے۔

ابوزرعہ نے کہا ثقہ مامون ہے۔

ابن ابی خیثمہ نے کہا قتادہ کی روایت میں سب لوگوں سے زیادہ ثبت ہے۔

ابوداؤد طیالسی نے کہا قتادہ کے شاگردوں میں سب سے بڑا حافظ ہے، **مفصل ترجمہ** تہذیب التہذیب صہ ۲/۳۲۳ پر ہے۔

12۔حماد بن زید علیہ الرحمہ کی طرف سے

امام علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ سلیمان بن حرب سے نقل کرتے ہیں
کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے ہوئے سنا'' واللہ انی لاحب ابا حنیفۃ لحبہ لایوب
وروی حماد بن زید عن ابی حنیفۃ احادیث کثیرہ ''(الانتقاء صہ ۱۰۲)
کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں ابوحنیفہ سے ضرور محبت کرتا ہوں آپ کی جو محبت ایوب
(محدث) کے ساتھ ہے اس کی وجہ سے اور حماد بن زید نے ابوحنیفہ سے کثیر حدیثیں
روایت کی ہیں۔

عقود الجمان صہ ۱۰۸ پر ہے کہ البصری لقی اباحنفیہ واخذ عنہ نیز حماد بن زید علیہ الرحمہ ثقہ صدوق ہیں
۔عبدالرحمن بن مہدی نے کہا لوگوں کے امام اپنے اپنے زمانے میں چار ہیں، سفیان ثوری کوفہ میں
مالک بن انس علیہ الرحمہ مدینہ میں اوزاعی شام میں، حماد بن زید بصرہ میں۔
ابن مہدی نے کہا کہ میں نے بصرہ میں حماد بن زید سے کوئی بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔یحیٰی بن یحیٰی نیسا
پوری علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ میں نے اس سے بڑا حافظ نہیں دیکھا۔احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے
فرمایا کہ حماد بن زید ہمیں عبدالوارث سے بھی زیادہ پیارا ہے اور حماد آئمہ مسلمین میں سے ایک امام
ہیں۔یزید بن زریع نے آپ کو سیدالمسلمین کہا
ابن سعد نے کہا آپ عثمانی ہیں اور ثقہ ثبت حجت اور کثیر الحدیث ہیں۔
(مفصل ترجمہ تہذیب التہذیب صہ ۲/۱۰۔۱۱ پر دیکھیں)

13۔ جناب قاضی شریک کی طرف سے

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ باسند خود ہیثم بن جمیل سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے شریک کو کہتے ہوئے سنا کہ کان ابو حنیفہ رحمہ اللہ طویل الصمت دائم الفکر ۔(الانتقاء صہ ۲۰۲)

کہ ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ خاموش طبع اور غور وفکر کرنے والے تھے۔

عقود الجمان صہ ۱۱۸ پر ہے الکوفی لقی ابا حنیفۃ و اخذ عنہ ۔ نیز قاضی شریک متکلم فیہ ہے بعض اس کو ثقہ کہتے ہیں اور بعض ضعیف نیز امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ فرماتے ہیں شریک، ابواسحاق کی روایت میں حسن ہے، الجامع فی العلل ومعرفۃ الرجال صہ ۱۱)

14۔ محدث عبداللہ بن شبرمہ علیہ الرحمہ کی طرف سے

علامہ امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ ابن شبرمہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ "قال ابن شبرمة عجزت النساء ان تلد مثل النعمان" (الانتقاء صہ ۲۰۲) (محدث) عبداللہ بن شبرمہ نے فرمایا کہ عورتیں اس سے عاجز ہیں کہ وہ ابوحنیفہ نعمان کی مثل جنم دیں۔

عقود الجمان صہ ۱۲۲ پر ہے کہ عبداللہ بن شبرمۃ الکوفی لقی ابا حنیفہ واخذ عنہ کہ ابن شبرمہ کوفی ہیں ابوحنیفہ سے ملاقات کی ہے اور علم بھی حاصل کیا ہے۔ نیز ابن شبرمہ ثقہ فقیہ قاضی ہیں۔

جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہمارے فقہاء تو ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلیٰ ہیں۔ عجلی نے کہا قاضی ہے۔

سفیان ثوری نے کہا ابن شبرمہ پاکباز، عقل مند، فقیہہ، اور ثقہ فی الحدیث ہے

ابن سعد نے کہا شاعر، فقیہ اور ثقہ ہے اور اگرچہ قلیل الحدیث ہے۔

ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔

ابوجعفر طبری نے کہا شاعر، فقیہ، پرہیزگار ہے۔

(ملخصاً من التہذیب التہذیب صہ ۳/۱۶۳)

15۔امام محدث یحییٰ بن سعید القطان علیہ الرحمہ کی طرف سے

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ حضرت یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ کا قول نقل کرتے ہیں کہ "واللّٰہ انا اذا استحسنا من قولہ الشی اخذناہ" اللہ کی قسم جب ہم نے آپ کے قول میں سے کسی کو اچھا جانا ہے تو ہم نے اس کو اپنا لیا ہے

(الانتقاء صہ ۲۰۳)

ابن عبدالبر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قال یحیٰی بن معین ، و کان یحیٰی بن سعید یذھب فی الفتوٰی مذھب الکوفیین ۔ (الانتقاء صہ ۲۰۴)

یحیٰ بن معین نے فرمایا کہ یحیٰ بن سعید فتویٰ میں اہل کوفہ کے مطابق چلتے تھے۔

نیز یحیٰ بن سعید القطان علیہ الرحمہ بالاتفاق ثقہ ثبت امام ہیں۔

نیز عقود الجمان صہ ۱۵۵ پر ہے، البصری الامام الحافظ القدوۃ لقی ابا حنیفۃ و اخذ عنہ ۔

16۔حضرت امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

امام محدث علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ علی بن حسن بن شقیق علیہ الرحمہ سے بیان کرتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ فرماتے تھے کہ "اذا اجتمع ھذان علی شی فتمسک بہ یعنی الثوری و ابا حنیفۃ" جب کسی شی پر امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری جمع ہو جائیں تو اس سے دلیل پکڑ۔

(الانتقاء صہ ۲۰۶ لابن عبدالبر علیہ الرحمہ)

امام محدث ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ اسماعیل بن داؤد سے بیان کرتے ہیں کہ امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف سے خیر کا ذکر کرتے تھے اور آپ کی پاکیزگی کا ذکر کرتے تھے اور آپ کی تعریف کرتے تھے اور ابواسحاق فزاری علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ناپسند جانتے تھے تو جب امام عبداللہ بن مبارک اور ابواسحاق فزاری کسی جگہ جمع ہوتے تو ابواسحاق فزاری کی آپ کے سامنے حضرت امام کے بارے میں کوئی بات (یعنی آپ اعتراض وغیرہ) کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ (الانتقاء صہ ۲۰۶)

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ عبدان سے بیان کرتے ہیں کہ امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کی محفل میں کسی نے حضرت امام ابوحنیفہ پر اعتراض کر دیا تو حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا "اسکت واللہ لو رأیت ابا حنیفة لرأیت عقلا و نبلاً" اے شخص خاموش رہ اللہ کی قسم اگر تو امام ابوحنیفہ کو دیکھ لیتا تو تو ایک بڑے عقل مند اور نفیس شخصیت کو دیکھتا۔ (الانتقاء صہ ۲۰۷)

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود، ابوسلیمان جوز جانی سے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ کہتے تھے، مارأیت احدا اتقی اللہ من سفیان الثوری ولا رأیت احدا اعقل من ابی حنیفة ۔ کہ میں نے سفیان ثوری سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا نہیں دیکھا اور ابوحنیفہ جیسا کوئی عقل مند نہیں دیکھا (الانتقاء صہ ۲۰۷)

17۔ محدث امام قاسم بن معن

امام محدث فقیہ علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود حجر بن عبدالجبار سے بیان کرتے ہیں کہ قاسم بن معن کو کہا گیا کہ آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں کیا آپ اس پر راضی ہیں کہ آپ ابوحنیفہ کے (بچوں) یعنی شاگردوں میں سے ہوں تو جناب قاسم بن معن نے فرمایا کہ لوگوں کیلئے ابوحنیفہ کی مجلس سے بڑھ کر کوئی مجلس زیادہ نفع والی نہیں ہے۔ پھر جناب قاسم نے کہا کہ میرے ساتھ آؤ، ابوحنیفہ کی مجلس کی طرف، جب امام ابوحنیفہ کی مجلس میں آئے تو قاسم بن معن نے آپ کی مجلس کو لازم پکڑ لیا اور کہا کہ میں نے ابوحنیفہ کی مثل نہ دیکھا، سلیمان (محدث) نے کہا کہ ابوحنیفہ بڑے بُردبار، پرہیزگار اور سخی تھے۔

(الانتقاء صہ ۲۰۸)

18۔ محدث حجر بن عبدالجبار

علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ حجر بن عبدالجبار حضرمی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوحنیفہ کی مجلس سے زیادہ عزت والی مجلس لوگوں نے نہیں دیکھی، اور سب سے زیادہ آپ اپنے شاگردوں کو عزت دیتے تھے۔

19۔ محدث زہیر بن معاویہ علیہ الرحمہ

امام محدث فقیہ مؤرخ علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی جناب زہیر بن معاویہ علیہ الرحمہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا کہاں سے آیا ہے تو اس نے کہا من عند ابی حنیفہ کہ ابوحنیفہ کے پاس سے آرہا

ہوں تو زہیر بن معاویہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ" ان ذھابك الى ابى حنفية يوماً واحدا انفع لك من مجيئك الى شهرا" تیرا امام ابوحنیفہ کے پاس ایک دن جانا میرے پاس ایک مہینہ رہنے سے زیادہ نافع ہے۔ (الانتقاء صہ ۲۰۸)

20۔ محدث ابن جریج علیہ الرحمہ

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ حجاج بن محمد نے کہا کہ میں نے ابن جریج سے سنا وہ کہتے تھے کہ مجھے تمہارے کوفہ کے رہنے والے اس نعمان بن ثابت کے بارے میں یہ بات پہنچی ہے کہ" ان شديد الخوف لله او قال خائف لله "یعنی وہ ابوحنیفہ نعمان بن ثابت اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے ہیں۔

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود روح بن عبادہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں (150) میں ابن جریج علیہ الرحمہ کے پاس حاضر تھا کہ اچانک امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر آئی تو جناب ابن جریج علیہ الرحمہ نے کہا رحمه الله لقد ذهب معه علم كثير کہ اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ پر رحمت کرے ان کے جانے سے کثیر علم چلا گیا ہے۔ (الانتقاء صہ ۲۰۹)

21۔ محدث امام عبدالرزاق علیہ الرحمہ

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود فرماتے ہیں کہ امام عبدالرزاق بن ہمام علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ"ما رأيت احدا احلم قط من ابى حنيفه" کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑھ کر کوئی بردباری کرنے والا نہیں دیکھا۔ (الانتقاء صہ ۲۰۹)

22۔امام المحدثین والفقہاء مجتہد مطلق سیدنا امام شافعی علیہ الرحمہ

امام محدث فقیہ علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود جناب محدث حرملہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ'' کان ابوحنیفۃ و قولہ فی الفقہ مسلما لہ فیہ'' ابوحنیفہ اور ان کا قول دونوں ہی فقہ میں معتبر ہیں۔

نیز (محدث) حرملۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ من اراد ان یفتن فی المغازی فھو عیال علی محمد بن اسحاق و من اراد الفقہ فھو عیال علیٰ ابی حنیفہ ۔جو شخص مغازی کا فن سیکھنا چاہے تو وہ محمد بن اسحاق کا محتاج ہے اور جو فقہ کا ارادہ کرے تو وہ شخص ابوحنیفہ کا محتاج ہے۔(الانتقاء صہ ۲۱۰)

23۔امام محدث فقیہ حضرت وکیع بن جراح علیہ الرحمہ

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود عباس دوری علیہ الرحمہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے سنا وہ کہتے تھے''ما رایت مثل وکیع و کان یفتی برأی ابی حنفیۃ '' کہ میں نے وکیع کی مثل نہ دیکھا اور وکیع خود امام ابو حنیفہ کی رائے پر فتویٰ دیتے تھے۔(الانتقاء صہ ۲۱۱)

24۔جناب محدث خالد الواسطی علیہ الرحمہ

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود، یزید بن ہارون سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے خالد الواسطی نے کہا کہ تو امام ابوحنیفہ کی کلام میں نظر کیا کرتا کہ تجھے تفقہ حاصل ہو، اس لے کہ وہ تیری ضرورت ہے اور خالد الواسطی نے امام ابوحنیفہ سے احادیث کثیرہ

روایت کی ہیں۔

25۔محدث فضل بن موسیٰ سینانی علیہ الرحمہ

علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ اپنی سند کے ساتھ بیان فرماتے ہیں کہ حاتم بن آدم نے کہا کہ میں نے فضل بن موسیٰ سے کہا، "ما تقول فی هولآء الذین یقعون فی ابی حنیفة ؟ قال ان ابا حنیفة جاء هم بما یعقلونه وبما لا یعقلونه من العلم ولم یترك لهم شیأ فحسدوه۔

آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو ابوحنیفہ پر اعتراض کرتے ہیں تو جناب فضل بن موسیٰ سینانی علیہ الرحمہ نے کہا کہ ابوحنیفہ ان کے پاس ایسا علم لائے ہیں جس کو وہ نہیں جانتے، اور نہ ہی ابوحنیفہ کے علم کو جانتے ہیں ابوحنیفہ نے ان کیلئے کوئی چیز نہیں چھوڑی (یعنی بہت سی خوبیوں کے مالک ہیں) تو انہوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے حسد شروع کردیا۔(الانتقاء صہ ۲۱۱)

26۔محدث عیسیٰ بن یونس علیہ الرحمہ

امام علامہ ابن عبدالبر علیہ الرحمہ بسند خود سلیمان شاذکونی علیہ الرحمہ سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے عیسیٰ بن یونس نے کہا کہ ابوحنیفہ کے بارے میں کبھی بھی کوئی بری بات نہ کرنا اور نہ ہی ایسے شخص کی تصدیق کرنا جو امام ابوحنیفہ کے بارے میں بری بات کہے، اللہ کی قسم میں نے ابوحنیفہ سے افضل کوئی نہیں دیکھا اور نہ ہی آپ سے بڑا پرہیزگار دیکھا ہے، اور نہ ہی آپ سے بڑا فقیہہ دیکھا ہے۔(الانتقاء صہ ۲۱۲)

اس کے بعد امام ابن عبد البر علیہ الرحمہ الانتقاء کے صفحہ نمبر ۲۱۲ پر فرماتے ہیں کہ '' وممن انتھیٰ الینا ثناؤہ علی ابی حنیفة و مدحه له '' اور جن محدثین کی طرف سے ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ کی ثنا اور مدح کی ہے (ان میں سے)

27۔ امام عبدالحمید بن عبدالرحمٰن

یہ عبدالحمید بن عبدالرحمٰن ابویحییٰ حمانی ثقہ ہیں جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ہے کہ ابن معین نے کہا یہ ثقہ ہے، ابن حبان نے اس کو ثقات میں داخل کیا ہے، بخاری و مسلم، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ نے اس سے روایات بیان کی ہیں۔

(تہذیب التہذیب)

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے سیَر اعلام النبلا میں آپ کو محدث، ثقہ کہا ہے اور صاحب عقود الجمان نے کہا کہ یہ حمانی، امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم حاصل کیا ہے۔

(عقود الجمان صہ ۱۲۴)

28۔ ان میں سے امام معمر بن راشد ہیں

امام معمر بھی ثقہ ثبت حجت ہیں۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو، الامام ، الحجة کہا ، احد الاعلام و عالم الیمن کہا۔ (عقود الجمان صہ ۱۴۷ پر ہے کہ آپ امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم حاصل کیا ہے۔

29۔اوران میں سے نضر بن محمد ہیں

تہذیب التہذیب میں ہے کہ امام ابن سعد نے کہا کہ نضر بن محمد، علم وفقہ وعقل وفضل میں مقدم ہیں۔امام ابن المبارک کے ساتھی اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد ہیں، نسائی، دارقطنی نے کہا ثقہ ہے، ابن حبان نے آپ کوثقات میں داخل کیا ہے۔
صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۵۰ پر کہا'' فیمن لقی اباحنیفه و اخذ عنه''

30۔اوران میں سے یونس بن ابی اسحاق ہیں

یونس بن ابی اسحاق کوتہذیب التہذیب میں ثقہ کہا گیا ہے جیسا کہ ابن معین نے کہا یہ ثقہ ہے ابن حبان نے آپ کوثقات میں داخل کیا ہے۔
صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۵۸ پر فرمایا'' فیمن لقی ابا حنیفه و اخذ عنه''۔

31۔ان میں سے اسرائیل بن یونس ہیں۔

یہ اسرائیل بن یونس بھی ثقہ ہیں، جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں فرمایا ہے کہ'' کان حافظا حجة صالحا خاشعا من اوعیه العلم '' اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۹۹ پر فرمایا کہ''فیمن لقی ابا حنیفه و اخذ عنه '' کہ یہ ان میں سے ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ملاقات کی ہے اور اخذِ علم کیا ہے۔

32۔ان میں سے زفر بن ہذیل ہیں۔

یہ امام بھی ثقہ ثبت ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے سیر اعلام النبلاء میں آپ کو فقیہ مجتہد ربانی، علامہ کے القابات سے ملقب کیا ہے۔ یحیٰی بن معین نے کہا آپ ثقہ مامون ہیں، ذہبی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ آپ علم کا دریا ہیں، اذکیاء

وقت میں سے ہیں وغیرہ۔

33۔ان میں سے عثمان البری ہیں۔

صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۳۰ پر کہا کہ فیمن لقی ابا حنیفه و اخذ عنه

34۔اوران میں سے جریر بن عبدالحمید ہیں۔

جریر بن عبدالحمید علیہ الرحمہ کو بھی تذکرۃ الحفاظ میں، الحافظ، الحجۃ، محدث الری کہا گیا ہے۔ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔

35۔اوران میں سے ابو مقاتل حفص بن سلم ہیں۔

صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۰۷ پر کہا، فیمن لقی ابا حنفیه و اخذ عنه ۔

36۔ان میں سے ابو یوسف قاضی ہیں

یہ بھی ثقہ ثبت امام ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے سیر اعلام النبلاء میں آپ کو محدث، امام مجتہد، علامہ، قاضی القضاء وغیرہ کے القاب سے ملقب کیا ہے۔

امام سمعانی نے انساب میں کہا کہ یحیٰی بن معین، احمد بن حنبل، علی بن مدینی نے آپ کے ثقہ فی النقل ہونے میں اختلاف نہیں کیا۔

37۔ان میں سے سلم بن سالم ہیں۔

38۔اوران میں سے یحیٰی بن آدم ہیں۔

یہ بھی ثقہ ہیں، جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں بیان کیا ہے کہ ابن معین، نسائی نے آپ کو ثقہ کہا ہے، ابوداؤد نے کہا لوگوں میں سے ایک ہے ابوحاتم نے کہا ثقہ ہے، ابن حبان نے آپ کو ثقات میں داخل کیا ہے۔صاحب عقود الجمان

نے صہ ۱۵۴ پر فرمایا۔ فیمن لقیٰ ابا حنیفہ واخذ عنہ۔

39۔ ان میں سے یزید بن ہارون ہیں

یعنی امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والوں میں سے۔

یہ امام بھی ثقہ حجت ہیں جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو ان القابات سے مزین کیا ہے۔ ''الحافظ القدوۃ شیخ الاسلام، قال احمد کان یزید حافظاً متقناًو کان لہ فقہ قال ابوحاتم یزید ثقۃ امام لا یسأل عن مثلہ۔

کہ آپ حافظ قدوہ شیخ الاسلام ہیں، امام احمد علیہ الرحمہ نے فرمایا حافظ ثبت ہیں، صاحب فقہ ہیں، ابوحاتم نے کہا ثقہ امام ہیں ان کی مثل نہیں پوچھا جاتا وغیرہ۔

40۔ ان میں سے ابن ابی رزمۃ ہیں

ان کے متعلق امام ابن سعد نے کہا کان ثقہ، یہ ثقہ ہیں۔

ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔

صاحبِ عقود الجمان صہ ۱۲۶ پر فرمایا، فیمن لقی ابا حنیفہ و اخذ عنہ۔

کہ یہ ان میں سے ہیں جو امام ابوحنیفہ کو ملے ہیں اور آپ سے علم حاصل کیا ہے۔

41۔ اور ان میں سے سعید بن سالم قداح ہیں

یہ بھی ثقہ ہیں جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ہے۔

ابن معین نے کہا لیس بہ باس، اس کے ساتھ کوئی حرج نہیں۔

اور کہا ابن معین نے کہ یہ ثقہ ہے۔

اور صاحبِ عقود الجمان نے سہ ۱۱۴ پر کہا'' فیمن لقیٰ ابا حنیفہ و اخذ عنہ '' کہ یہ

سعید بن سالم قداح ان میں ہے جن کی ملاقات امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ثابت ہے اور آپ سے علم بھی حاصل کیا ہے۔

42۔اوران میں سے شداد بن حکم ہیں۔

ان کے متعلق صاحب عقود الجمان نے کہا کہ یہ امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم بھی حاصل کیا ہے۔ (عقود الجمان صہ ۱۱۸)

43۔اوران میں سے خارجہ بن مصعب ہیں۔

ان کے متعلق بھی صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۰۹ پر کہا کہ فیمن لقی ابا حنیفه و اخذ عنه ، یعنی یہ بھی حضرت امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور آپ سے علم میں بھی اخذ کیا ہے۔

44۔ان میں سے خلف بن ایوب ہیں

ان کے متعلق تہذیب التہذیب میں ہے کہ ابن حبان نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے اور خلیلی نے کہا سچا اور مشہور ہے اور ذہبی علیہ الرحمہ نے سیر اعلام النبلاء میں ان کو امام، محدث، فقیہ، مفتی، مشرق الحنفی، الزاہد، عالم اہل بلخ کے القابات سے ملقب کیا ہے ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۱۰ پر کہا کہ یہ امام ابوحنیفہ سے ملے ہیں اور ان سے علم حاصل کیا ہے۔

45۔اوران میں سے ابوعبدالرحمٰن مقری ہیں

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ میں ان کو، الامام، المحدث، شیخ الاسلام وغیرہ کے

القابات سے یاد کیا ہے، امام نسائی وغیرہ نے آپ کو ثقہ کہا ہے اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۲۴ا پر آپ کو امام صاحب علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں سے شمار کیا ہے۔

46۔اوران میں سے محمد بن سائب کلبی ہیں

صاحب عقود الجمان نے صہ ۶۴ پر کہا فیمن لقی اباً حنیفه و اخذ عنه

47۔اوران میں سے حسن بن عمارہ ہیں۔

48۔اوران میں سے ابونعیم فضل بن دکین ہیں

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کو الحافظ، الثبت کہا ہے۔

صاحب عقود الجمان صہ ۱۳۹ پر کہا کہ یہ بھی امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں ہیں۔

49۔ان میں سے حکم بن ہشام ہیں

ان کے متعلق تہذیب التہذیب میں ہے کہ ابن معین، عجلی، ابوداؤد نے ان کو ثقہ کہا ہے اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۰۷ پر کہا کہ انہوں نے امام ابوحنیفہ سے ملاقات بھی کی ہے اور علم بھی اخذ کیا ہے۔

50۔اوران میں سے ایک یزید بن زریع ہیں

یہ بھی ثقہ ثبت امام ہیں جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں کہا، الحافظ، الحجہ، محدث البصرہ۔۔۔اور امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ نے فرمایا یہ بصرہ کی خوشبو ہیں، ان کا حافظہ کتنا بڑا ہے اور یہ کتنے مضبوط ہیں ابوحاتم نے کہا ثقہ امام ہے، بشر حافی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ متقن حافظ ہے میں نے ان کی مثل نہیں دیکھا

51۔اوران میں سے ایک عبداللہ بن داؤد خریبی ہیں

یہ بھی ثقہ ثبت ہیں، جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کو تذکرۃ الحفاظ میں الحافظ الامام القدوۃ وغیرہ کے القابات سے ملقب کیا ہے۔

ابن سعد نے کہا ثقہ، عابد ہے ابن معین نے کہا ثقہ مامون ہے۔

وکیع نے کہا عبداللہ بن داؤد کے چہرے کی زیارت عبادت ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۲۱ پر آپ کو حضرت امام کے شاگردوں میں شمار کیا ہے

52۔اوران میں سے ایک محمد بن فضیل ہیں

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے ان کو بھی تذکرۃ الحفاظ میں، محدث، حافظ، مصنف کتاب وغیرہ کہا ہے۔اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۹۶ پر آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

53۔اوران میں سے ایک زکریا بن ابی زایدہ ہیں

(یعنی امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والوں میں سے)

یہ زکریا بن ابی زائد بھی ثقہ ہیں، جیسا کہ تہذیب التہذیب میں ہے کہ امام احمد نے کہا یہ ثقہ ہے، امام نسائی نے کہا ثقہ ہے۔اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۱۲ پر آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

54۔اوران میں سے ایک یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ ہیں

یعنی حضرت ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والے

[illegible] الحفاظ میں ان کو حافظ، ثبت، متقن، صاحب [illegible]

عقود الجمان نے صہ ۱۵۵ پر آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

55۔اوران میں سے ایک زائدہ بن قدامہ ہیں

یہ بھی ثقہ ہیں جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کوالامام، الحجۃ کے لقب سے ملقب کیا ہے۔امام ابوحاتم نے کہا یہ ثقہ ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۱۲ پر آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

56۔اوران میں سے امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ ہیں۔

(یعنی امام ابوحنیفہ کی تعریف کرنے والوں میں سے)

اور حضرت یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ بالاتفاق ثقہ ثبت حجت ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کوالامام الفرد سید الحفاظ شیخ القد، ت سے ملقب کیا ہے۔

57۔اوران میں سے ایک مالک بن مغول ہیں

یہ بھی ثقہ ثبت حجت ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے سیر اعلام النبلاء میں آپ کوامام، ثقہ محدث کہا ہے۔ابن معین، ابوحاتم اور ایک جماعت نے آپ کوثقہ کہا ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۴۳ پر آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

58۔ان میں سے ایک امام ابوبکر بن عیاش ہیں

یہ بھی ثقہ ثبت ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے آپ کوتذکرۃ الحفاظ میں الامام القدوۃ، شیخ

الاسلام کہا ہے امام ابوداؤد نے کہا ثقہ ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۲۰ پر آپ کو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

59۔ اور ایک ان میں سے امام ابوخالد احمر ہیں

یہ بھی ثقہ ہیں جیسا کہ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کو، حافظ، صدوق کہا ہے اور ایک جماعت نے ان کو ثقہ کہا ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۱۶ پر کہا '' فیمن لقی ابا حنیفه و اخذ عنه''

60۔ ایک ان میں سے قیس بن ربیع ہیں۔

امام ذہبی علیہ الرحمہ تذکرۃ الحفاظ میں ان کو۔ الحافظ احد الاعلام کہتے ہیں امام شعبہ آپ کی تعریف کرتے تھے۔ عفان نے کہا یہ ثقہ ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۶۸ پر کہا کہ یہ ان میں سے ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ سے ملاقات کی ہے اور علم بھی حاصل کیا ہے۔

61۔ ایک ان میں سے ابو عاصم نبیل ہیں

یہ بھی بلند مرتبہ امام ثقہ ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں آپ کو الحافظ، شیخ الاسلام کہا ہے، ابن سعد علیہ الرحمہ نے کہا ثقہ فقیہ ہے اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۱۹ پر آپ کو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے۔

62۔ عبیداللہ بن موسیٰ علیہ الرحمہ

یہ بھی بلند مرتبہ امام ہیں، حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں

آپ کو الحافظ، الثبت، المقری، العابد جیسے القابات سے یاد کیا ہے۔ یحیٰ بن معین نے کہا ثقہ ہے ابو حاتم نے کہا ثقہ ہے سچا ہے اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۲۹ پر آپ کو حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے اکتساب فیض کرنے والوں میں سے شمار کیا ہے۔

63۔ محمد بن جابر علیہ الرحمہ

صاحب عقود الجمان نے صہ ۹۲ پر کہا "وهو ممن لقى ابا حنيفه و اخذ عنه"

64۔ امام اصمعی علیہ الرحمہ

یہ ابو سعید عبد الملک بن قریب بن عبد الملک بن علی بن اصمع البصری اللغوی الاخباری بھی بلند مرتبہ امام ہیں۔ امام ذہبی علیہ الرحمہ نے سیر اعلام النبلاء میں آپ کو امام، علامہ، حافظ، حجۃ الادب، لسان العرب، احد الاعلام جیسے القابات سے نوازا ہے۔

65۔ شقیق بلخی علیہ الرحمہ

یہ بھی بلند مرتبہ امام ہیں، امام ذہبی علیہ الرحمہ نے سیر اعلام النبلاء میں آپ کو الامام الزاہد شیخ خراسان کہا ہے۔

اور صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۱۸ پر آپ کو امام ابو حنیفہ کے شاگردوں میں شمار کیا ہے

66۔ علی بن عاصم علیہ الرحمہ

امام ذہبی علیہ الرحمہ نے تذکرۃ الحفاظ میں ان کو مسند العراق الامام الحافظ کے لقب سے ملقب کیا ہے۔ صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۳۲ پر کہا: "وهو ممن لقىٰ ابا حنيفه و اخذ عنه"

67۔ یحییٰ بن نصر علیہ الرحمہ

ان کے متعلق بھی صاحب عقود الجمان نے صہ ۱۵۶ پر کہا کہ "فیمن لقی ابا حنیفہ و اخذ عنہ" یعنی یہ بھی ان میں سے ہیں جنہوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے ملاقات کی ہے اور آپ سے اخذِ علم بھی کیا ہے۔

امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے الانتقاء کے صہ ۱۹۳ سے لے کر صہ ۲۲۹ تک سڑسٹھ (۶۷) محدثین، فقہاء، آئمہ کرام علیہم الرضوان کے اسماء بیان کیے اور آخر میں فرمایا "کل ھؤلاء اثنوا علیہ، ومدحوہ بألفاظ مختلفۃ،

کہ ان تمام آئمہ کرام نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تعریف کی ہے اور مختلف الفاظ کے ساتھ آپ کی مدح کی ہے۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھا کہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی توثیق، تعدیل، تعریف و توصیف، آپ کے تقویٰ آپ کے دین دار آپ کے مجتہد، امام مسلم اور آپ کے جلیل القدر اور عظیم القدر ہونے کی شہادتیں کیسے جلیل القدر آئمہ کرام علیہم الرضوان نے دی ہیں۔

جب ائمہ کرام کے اتنے بڑے جم غفیر نے آپ کی امامت فی الدین کو تسلیم کیا ہے اور آپ کے بارے میں خیر کی گواہی دی ہے اور آپ کے ثقہ ہونے کی شہادت دی ہے تو پھر آپ کے امام مسلّم فی الدین، ثقہ، ثبت، حجت، مجتہد کبیر الشان، عظیم الشان ہونے میں کیا شبہ رہ جاتا ہے، ہاں اگر کسی کو نور بصیرت سے محروم کر دیا گیا ہو تو اس کا معاملہ الگ ہے۔

امام علامہ فقیہ مؤرخ، حسین بن علی بن محمد بن جعفر ابوعبداللہ القاضی الصیمری علیہ الرحمہ جو کہ بلند پایہ محدث ایک عظیم مؤرخ ہیں اور ثقہ، صدوق ہیں۔ جیسا کہ خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے تاریخ بغداد صہ ۸/ ۷۸ پر کہا ہے کہ احد الفقهاء المذكورين من العراقيين حسن العبارة جيد النظر --- و كان صدوقاً وافر العقل جميل المعاشرة عارفاً بحقوق اهل العلم یعنی عراق کے فقہاء میں سے ایک فقیہ ہیں خوبصورت عبارت والے، عمدہ نظر والے، سچے تھے، وافر عقل والے، اچھے معاملات والے، اہل علم کے حقوق کے قدردان تھے۔

اور شذرات الذہب لابن العماد صہ ۳/ ۲۵۶ پر ہے، ابوعبدالله الصميرى عليه الرحمه حسين بن على الفقيه احد الائمة الحنفيه ببغداد ---- و كان ثقه صاحب حديث یعنی ائمہ حنفیہ میں سے ایک امام فقیہ ہیں --- ثقہ اور صاحبِ حدیث ہیں۔

اور جواہر المضیہ صہ ۱/ ۲۱۴ پر ہے کہ احد الفقهاء الكبار --- و كان صدوقاً وافر العقل جميل المعاشرة عارفاً بحقوق اهل العلم ---

اور فوائد البہیہ صہ ۶۷ پر ہے کہ احد الفقهاء من اصحاب ابى حنيفه كان حسن العبارة جيد النظر ---- و كان صدوقاً وافر العقل جميل المعاشرة

مذکورہ بالا تحریر سے واضح ہے کہ امام ابوعبداللہ الصیمری علیہ الرحمہ اپنے وقت کے ایک عظیم فقیہ، مؤرخ، امام، محدث، ثقہ، صدوق یعنی سچے ہیں اور خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کے استاد ہیں اور (۴۳۶) میں متوفی ہیں۔

آپ نے بھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اور آپ کے شاگردوں کے حضور نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک کتاب لکھی ہے۔(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ) یعنی امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کے بارے میں واردشدہ اخبار۔

اس کتاب کا اکثر حصہ حضرت علامہ مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب سوانح امام اعظم میں نقل فرمایا ہے، یہ احقر اسی کتاب سے یہ حصہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے، صرف ترجمہ پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

علامہ فقیہ قاضی ابوعبداللہ حسین بن علی صیمری حنفی متوفی ۴۳۶ھ علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب اخبار ابی حنیفہ واصحابہ میں لکھا ہے کہ نصر بن علی جہضمی نے کہا، عبداللہ بن داؤد خریبی کے پاس ایک شخص نے ابوحنیفہ کو برا کہا، انہوں نے فرمایا امام ابوحنیفہ اس حدیث کے مصداق ہورہے ہیں جو ہم سے اعمش نے ان سے مجاہد نے ان سے ابن عباس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے لوگ آئیں گے، ان کے دل رقیق اور نرم ہوں گے لوگ ان کو ذلیل کرنا چاہیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کو رفعت دے گا

(اخبار ابی حنیفہ واصحابہ صہ ۵۳)

عبداللہ بن داؤد علیہ الرحمہ نے کہا لا یتکلم فی ابی حنیفۃ الا احد رجلین اما حاسد لعلمہ و اما جاھل بالعلم لا یعرف قدر حملتہ

(اخبار ابی حنیفہ صہ ۵۴)

یعنی ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر ردوقدح کرنے والے یا تو ان کے علم سے حسد کرنے والا ہے یا علم کے مرتبہ سے جاہل ہے وہ علم کے حاملوں کی قدر سے بے خبر ہیں۔

قال ابو نعیم سمعت سفیان یقول ابو حنیفۃ فی العلم محسود

(اخبار ابی حنیفہ صہ ۵۴)

سفیان علیہ الرحمہ نے کہا علم میں ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے لوگ حسد کرتے ہیں۔
ثابت زاہد علیہ الرحمہ نے کہا جب ثوری علیہ الرحمہ سے کوئی دقیق مسئلہ پوچھا جاتا تھا تو کہتے تھے ایسے مسائل میں صحیح طور پر بولنے والا صرف ایک شخص تھا جس سے ہم نے حسد کیا اور پھر وہ ابو حنیفہ کے اصحاب سے پوچھتے تھے کہ اس مسئلہ میں تمہارے استاد کیا کہتے تھے اور آپ کے اصحاب کے جواب کو یاد رکھتے تھے اور اس پر فتویٰ دیتے تھے۔

(اخبار ابی حنفیہ صہ ۵۴)

جناب علی بن مدینی علیہ الرحمہ نے کہا میں نے یوسف بن خالد سمتی علیہ الرحمہ سے سنا کہ بصرہ میں ہم بتی کے پاس بیٹھتے تھے اور جب ہم کوفہ آئے ابو حنیفہ کے پاس بیٹھے، کہاں سمندر اور کہا پانی کی نالی جس نے بھی ان کو دیکھا ہے وہ یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ اس نے ان کا مثل دیکھا ہے علم میں ان کیلئے کوئی وقت نہ تھی اور ان سے (یعنی ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے) حسد کیا جاتا تھا۔ (اخبار ابی حنفیہ صہ ۵۴)

مسعر علیہ الرحمہ کہتے ہیں کوفہ میں دو آدمیوں سے مجھ کو رشک ہوتا ہے فقہ کی وجہ سے ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے اور زہد کی وجہ سے حسن بن صالح علیہ الرحمہ سے یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے اگر ابو حنیفہ پر طعن کرنے والے کا ذکر کیا جاتا تھا وہ یہ دو شعر پڑھتے تھے جب اس جوان کے مرتبہ کو نہ پا سکتے تو اس سے حسد کرنے لگے اور ساری قوم اس کی مخالف اور دشمن ہے۔ (اخبار ابی حنفیہ صہ ۵۵)

اسماعیل بن سالم نے بیان کیا کہ قاضی کا عہدہ قبول کرنے کے سلسلہ میں ابوحنیفہ کو کوڑے مارے گئے اور آپ نے قبول نہیں کیا اور امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس جب اس کا ذکر کیا جاتا تو آپ روتے اور ابوحنیفہ کیلئے رحمت کی دعا کرتے۔

(اخبار ابی حنفیہ صہ ۵۷)

زائدہ نے کہا میں نے سفیان کے سر کے نیچے ایک کتاب رکھی دیکھی جس کو وہ دیکھا کرتے تھے میں نے ان سے اس کتاب کے دیکھنے کی اجازت طلب کی، انہوں نے وہ کتاب مجھ کو دی وہ کتاب ابوحنیفہ کی کتاب الرہن تھی میں نے ان سے کہا کیا تم ان کی کتابیں دیکھتے ہو انہوں نے کہا میری خواہش ہے کہ ان کی سب کتابیں میرے پاس جمع ہوں، علم کے بیان کرنے میں ان سے کوئی بات رہی نہیں ہے لیکن ہم ان کے ساتھ انصاف نہیں کرتے۔ (اخبار ابی حنفیہ صہ ٦۵)

حماد بن زید نے کہا میں نے حج کا ارادہ کیا اور میں ایوب (محدث) کے پاس آیا کہ ان سے رخصت لوں، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ نیک مرد، اہل کوفہ کے فقیہ ابوحنیفہ حج کر رہے ہیں اگر ان سے تمہاری ملاقات ہو جائے تو میرا سلام ان سے کہہ دینا۔ ابوسلیمان نے بیان کیا کہ میں نے حماد بن زید کو کہتے سنا میں ابوحنیفہ سے محبت رکھتا ہوں کیونکہ ان سے ایوب کو محبت ہے، (ایوب سختیانی عظیم مشہور محدث تھے)

(اخبار ابی حنفیہ صہ ۱۷)

ابن عیینہ علیہ الرحمہ نے کہا میں سعید بن ابی عروبہ کے پاس گیا، انہوں نے مجھ سے کہا اے ابومحمد میں نے ان ہدایا کا مثل نہیں دیکھا ہے جو تمہارے شہر سے ابوحنیفہ کے پاس سے ہمارے پاس آتے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم مخزون کو قلوب

مومنین پر کھول دیا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس آدمی (یعنی ابوحنیفہ) پر فقہ کے اسرار کھول دیئے ہیں گویا کہ ان کی تخلیق اسی کام کیلئے تھی۔ (اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۵)

ابن مبارک علیہ الرحمہ نے بیان کیا کہ حضرت داؤد طائی علیہ الرحمہ کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر آیا آپ نے فرمایا آپ وہ تارا ہیں جس سے سفر کرنے والے ہدایت پاتے ہیں اور آپ وہ علم ہیں جس کو مومنوں کے دل لیتے ہیں، ہر وہ علم جو ان کے علم میں سے نہیں ہے وہ اس علم والے کیلئے آفت ہے اللہ کی قسم ہے ان کے پاس حلال اور حرام کا اور بڑے طاقتور کے عذاب سے نجات پانے کا علم ہے اور اس علم کے ساتھ عاجزی ورع اور پیوستہ خدمت بھی۔ (اخبار ابی حنفیہ صہ ۷۶)

ابوزکریا یحییٰ بن معین سے پوچھا گیا تم کو شافعی، ابوحنیفہ، ابویوسف میں کون زیادہ پسند ہے انہوں نے کہا میں شافعی کی حدیث (۱) پسند نہیں کرتا اور ابوحنیفہ سے صالحین کی ایک جماعت نے روایت کی ہے اور ابویوسف جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں ہیں وہ سچے ہیں پھر ان سے کہا گیا تو حدیث میں ابوحنیفہ سچے ہیں آپ نے کہاں ہاں وہ سچے ہیں۔ (اخبار ابی حنفیہ صہ ۸۰)

امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ کا امام شافعی علیہ الرحمہ کی حدیث کو پسند نہ کرنا اس سے امام شافعی علیہ الرحمہ کی شان میں کوئی فرق نہیں آسکتا اس لیے کہ وہ مجتہد مطلق اور مُسلّم امام ہیں ان کی امامت فی الدین مُسلّم ہے۔ نیز جن آئمہ کرام کو جرح کرنے میں متشدد کہا گیا ہے امام ابن معین علیہ الرحمہ کا شمار بھی انہیں آئمہ کرام سے ہے۔ اس لیے ابن معین علیہ الرحمہ کی یہ جرح امام شافعی علیہ الرحمہ کے حق میں مردود ہے۔

یحییٰ بن اکثم نے کہا جب ابو یوسف سے کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تھا وہ اس کا جواب دیتے تھے اور کہتے تھے یہ ابو حنیفہ کا قول ہے اور جو شخص ابو حنیفہ کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے بیچ میں رکھے گا اس نے دین کو بری کر لیا۔ (اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۶)

ابوالولید نے کہا کہ شعبہ علیہ الرحمہ امام ابو حنیفہ کا ذکر اچھائی کے ساتھ کرتے تھے اور ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کیلئے بہت زیادہ دعاء رحمت کرتے تھے۔ (ابوالولید نے کہا) کہ جب بھی شعبہ علیہ الرحمہ کے سامنے امام ابو حنیفہ کا ذکر کیا جاتا تو شعبہ علیہ الرحمہ آپ کیلئے دعا کرتے۔ (اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۲)

ابن کاسب کہتے ہیں کہ میں نے سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ سے سنا وہ کہتے تھے جو کوئی مغازی (سیکھنے) کا ارادہ کرتے تو مدینۃ المنورہ کو لازم پکڑے اور جو کوئی مناسک حج کا ارادہ کرے تو مکۃ المکرمہ کو لازم پکڑے اور جو کوئی فقہ سیکھنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ امام ابو حنیفہ کے شاگردوں کو لازم پکڑے۔ (اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۵)

سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ علماء چار ہیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما اپنے زمانے میں شعبی علیہ الرحمہ اپنے زمانے میں۔ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ اپنے زمانے میں۔ ثوری علیہ الرحمہ اپنے زمانے میں۔ (اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۶)

حمانی نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ سے سنا فرماتے تھے کہ جب کسی (مسئلہ) پر سفیان ثوری علیہ الرحمہ اور ابو حنیفہ علیہ الرحمہ جمع ہو جائیں تو میں ان دونوں (بزرگوں) کو اپنے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان حجت بناتا ہوں یعنی (واسطہ)

(اخبار ابی حنیفہ صہ ۷۷)

عبداللہ بن داؤد کہتے ہیں کہ جو شخص جہالت اور اندھے پن کی ذلت سے نکلنا چاہے اور (دین) کی سمجھ کی لذت پانا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی کتابوں میں نظر کرے (یعنی پڑھا کرے)۔ (اخبار ابی حنفیہ واصحابہ صہ ۷۸)

ابو عبدالرحمٰن مقریٔ نے کہا کہ عبدالعزیز بن ابورواد نے کہا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ایک آزمائش ہیں جو آپ سے محبت کرے وہ سنی ہے جو آپ سے بُغض رکھے وہ بدعتی ہے۔

(اخبار ابی حنفیہ واصحابہ صہ ۷۹)

قاسم المعشری اور حسین بن فہم وغیرہما نے کہا کہ ہم نے یحییٰ بن معین سے سنا کہتے تھے کہ فقہاء چار ہیں، ابوحنیفہ، سفیان، مالک، اوزاعی رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

(اخبار ابی حنفیہ واصحابہ صہ ۸۰)

حرملۃ بن یحییٰ نے کہا کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جو شخص امام ابوحنفیہ کی کتابوں میں نظر نہ کرے اسے فقہ میں تبحر حاصل نہیں ہے۔

(اخبار ابی حنفیہ واصحابہ صہ ۸۱)

علی بن میمون نے کہا کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا کہتے تھے کہ بے شک میں ابوحنیفہ کے ساتھ برکت حاصل کرتا ہوں اور ہر روز ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں یعنی زیارت کیلئے پس جب کبھی مجھے کوئی حاجت درپیش ہو تو میں دو رکعت نماز پڑھتا ہوں اور آپ کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے حاجت مانگتا ہوں تو زیادہ وقت نہیں گزرتا کہ وہ حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ رضی اللہ عنہ وعن جمیع آئمۃ الدین آمین

(اخبار ابی حنفیہ واصحابہ صہ ۸۹)

یادر ہے کہ امام صمیری علیہ الرحمہ نے مکمل کتاب سند کے ساتھ لکھی ہے اس کتاب میں سندوں کو احقر نے حذف کیا ہے بوجہ طوالت سے بچنے کیلئے، امام صمیری علیہ الرحمہ کی بیان کردہ روایات سے واضح ہے کہ کہ آئمہ کرام حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو جلیل القدر عظیم الشان اور امام المسلمین جانتے ہیں۔ امام صمیری علیہ الرحمہ کی بیان کردہ مذکورہ روایات میں وہ ائمہ کرام جنہوں نے حضرت امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے وہ یہ ہیں۔

۱۔ امام عبداللہ بن داؤد ۔ ۲۔ امام سفیان ثوری

۳۔ جناب یوسف بن خالد سمتی ۔ ۴۔ جناب مسعر

۵۔ جناب یحیٰ بن معین ۔ ۶۔ جناب امام احمد بن حنبل

۷۔ جناب سعید بن ابی عروبہ ۔ ۸۔ حماد بن زید

۹۔ جناب ایوب سختیانی ۔ ۱۰۔ جناب سفیان بن عیینہ

۱۱۔ جناب حضرت داؤد طائی ۔ ۱۲۔ جناب اسماعیل بن سالم

۱۳۔ جناب قاضی ابویوسف ۔ ۱۴۔ جناب امام شعبہ

۱۵۔ جناب عبدالعزیز بن ابی رواد

یہ کل پندرہ محدثین وفقہاء ہوئے۔ (رضوان اللہ علیہم اجمعین)

جناب امام محدث ناقد رجال، علامہ حافظ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن عبدالہادی المقدسی الحنبلی رحمہ اللہ ورضی اللہ عنہ متوفی ۷۴۴ نے ائمہ اربعہ یعنی امام ابوحنیفہ امام مالک امام شافعی، امام احمد بن حنبل علیہم الرحمہ والرضوان کی شان میں کتاب لکھی ہے۔

(مناقب الائمۃ الاربعۃ)

جس میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے شاندار مناقب بیان کیے ہیں،

آئمہ کرام کی زبانی ان کا تقویٰ، سخاوت، دینداری، عالم فاضل زاہد، ثقہ صدوق

امامت فی الدین وغیرہ کا خوبصورت بیان کیا ہے اور جرح کا ایک کلمہ بھی ذکر نہیں کیا

اور ابن الہادی علیہ الرحمہ خود بھی حدیث، فقہ، تفسیر، اصول اور نقدِ رجال کے امام شمار

کیے جاتے ہیں۔ آپ کا صرف امام ابوحنیفہ کی مدح بیان کرنا اور، عقیلی، فسوی، خطیب

بغدادی وغیرہ کی جرح کی طرف التفات تک نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ان کے

نزدیک یہ جرح قابل قبول نہیں ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی امامت فی

الدین مُسلّم ہے۔ اور جس کی امامت فی الدین مُسلّم ہو اس کے حق میں کسی کی جرح

قبول نہیں ہے جیسا کہ امام سبکی علیہ الرحمہ نے طبقات الکبریٰ میں بیان کیا ہے۔

امام ابن الہادی علیہ الرحمہ نے کتاب کے ابتدائیہ میں ائمہ اربعہ کو ائمہ

اسلام، سُرُج الانام کہا اور فرمایا کہ ان کی امامت پر لوگوں کا اتفاق ہے۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۵۷)

پھر فرماتے ہیں کہ آئمہ مذکورین میں سے جس کا زمانہ سید المرسلین محمد رسول اللہ ﷺ

کے زیادہ قریب ہے وہ ہیں۔ امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت التیمی الکوفی احد

الائمۃ الاعلام و فقیہ اہل العراق ۔

امام ابوحنیفہ، ائمہ اعلام میں سے ایک امام اور اہل عراق کے فقیہ ہیں، پھر ابن الہادی

فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے نبی پاک ﷺ کے صحابہ میں سے ایک جماعت

کو پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی تو کوئی بار آپ نے زیارت کی ہے

،اس کے بعد آپ نے امام ابوحنیفہ کے اساتذہ کی فہرست بیان کی ہے جو کہ تابعین

میں سے ہیں۔ (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۵۸)

اس کے بعد ان ائمہ محدثین کی فہرست بیان کی ہے جنہوں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت بیان کی یا علم فقہ حاصل کیا ہے، شاگردوں کی فہرست ۵۹ تا ۶۱ بیان کی ہے امام ابن الہادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ قال الامام ابوعبداللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ من اراد ان یتبحر فی الفقہ فھو عیال علی ابی حنیفہ۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۱۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۶۔ تہذیب الکمال صہ ۲۹/ ۴۳۴۔ سیر اعلام النبلاء للذہبی صہ ۶/ ۴۰۳)

یعنی حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو کوئی فقہ میں تبحر (یعنی کمال) حاصل کرنا چاہے تو وہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا محتاج ہے۔

نیز ابووہب (محمد بن مزاحم العامری مولاہم المروزی صدوق مات سنۃ ۲۰۹ (التقریب)) کی روایت سے امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ میں نے اعبدالناس، اورع الناس، اعلم الناس، افقہ الناس کو دیکھا ہے یعنی سب سے بڑا عبادت گزار تو میں نے عبدالعزیز بن ابی رواد کو دیکھا ہے اور سب سے بڑا پرہیز گار فضیل بن عیاض کو دیکھا ہے اور سب سے بڑے عالم تو سفیان ثوری ہیں اور سب سے بڑے فقیہ ابوحنیفہ ہیں پھر کہا میں نے فقہ میں ابوحنیفہ کی مثل نہ دیکھا۔

(مناقب الائمہ الاربعہ صہ ۶۱)

حامد بن آدم نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا، کہتے تھے کہ ما رأیت احداً ورع من ابی حنیفہ کہ میں نے ابوحنیفہ سے بڑا پرہیز گار نہیں دیکھا۔

جناب سفیان نے محمد بن بشر سے پوچھا کہاں سے آرہے ہو تو انہوں نے کہا ابوحنیفہ کے پاس سے آرہا ہوں تو جناب سفیان نے فرمایا، لقد جئت من عند افقه اهل الارض، تو اس کے پاس سے آرہا ہے جو روئے زمین کا سب سے بڑا فقیہ ہے۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۲ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۴۴ ۔ تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۱)

شداد بن حکیم فرماتے ہیں کہ قال مارأیت اعلم من ابی حنیفه) میں نے ابوحنیفہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا)

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۲ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۵ ۔ تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۲)

مکی بن ابراہیم نے امام ابوحنیفہ کا ذکر کیا اور پھر فرمایا'' کان اعلم اہل زمانہ'' کہ ابوحنیفہ تو زمانے کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۲ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۴۵ ۔ تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۲)

امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کو کہا'' مابعد ابا حنیفة من الغیبة ما سمعته یغتاب عدواله قط فقال سفیان هو والله اعقل من ان یسلط علی حسناته مایذهب بها ۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۳ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۶۳ ۔ مناقب موافق صہ ۱/ ۱۶۵)

کہ ابوحنیفہ غیبت سے کتنے دور ہیں میں نے کبھی نہیں سنا کہ انہوں نے کبھی اپنے دشمن کی بھی غیبت کی ہو تو سفیان نے کہا وہ بہت بڑے عقل مند ہیں وہ کیوں اپنی نیکیوں پر کسی کو مسلط کریں گے۔

اسد بن عمرو علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے چالیس سال عشاء کے وضو کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی ہے اور وہ عام راتوں میں بھی ایک رکعت میں مکمل قرآن مجید

پڑھا کرتے تھے اور ان کے رونے کی آواز راتوں کو سنی جاتی تھی (یعنی خوف خدا کی وجہ سے روتے تھے) حتی کہ ان کے پڑوسیوں کو ان پر رحم آنے لگتا تھا اور یہ بات بھی محفوظ کی گئی ہے کہ جس جگہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ دفن ہوئے اس جگہ پر آپ نے ستر ہزار بار قرآن مجید پڑھا ہے۔ (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۴ ۔تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۴)

حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں، ما مقلت عینی مثل ابی حنیفہ،

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۴ ۔تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۶ ۔مناقب موافق صہ ۱/ ۲۷۹)

کہ میری آنکھوں نے امام ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا۔

ابو یحیٰی الحمانی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ

ما رایت رجلا خیرا من ابی حنیفہ۔

میں نے ابوحنیفہ سے بہتر کوئی آدمی نہیں دیکھا۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۴ ۔تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۷ ۔مناقب موافق صہ ۱/ ۲۸۰)

جناب ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

قال ابوحنیفہ افضل اهل زمانہ

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۴ ۔تاریخ بغداد صہ ۱۳/ ۳۳۷ ۔مناقب موافق صہ ۱/ ۲۸۰)

کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اپنے دور کے سب لوگوں سے افضل ہیں۔

شریک بن عبداللہ قاضی علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ ابوحنیفہ بہت زیادہ نماز پڑھنے والے، بہت بڑے امین اور بڑی اچھی مروت والے ہیں۔

جناب وکیع علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حسن بن صالح نے کہا ابوحنیفہ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے تھے اور کثیر العقل تھے۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۵ ۔ سیر اعلام النبلاء صہ ۶/۴۰۰ (بالاختصار)

حضرت ابن فضیل علیہ الرحمہ نے فرمایا:

کان ابوحنیفہ معروفا بالفضل و قلۃ الکلام ۔

کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ احسان کرنے کے ساتھ بہت معروف ہیں اور قلیل کلام میں بھی ۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۵ ۔ مناقب الموافق المکی صہ ۱/۲۴۳)

جناب قیس بن ربیع علیہ الرحمہ نے کہا،" کان ابوحنیفہ ورعاتقیا و کان فضلا علی اخوانہ ۔ (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۵ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۶۰ ۔ مناقب ابوحنیفہ ۱/۱۶۹)

ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پرہیزگار، متقی تھے اور (دینی) بھائیوں پر فضیلت رکھنے والے ہیں،

جناب وکیع بن جراح علیہ الرحمہ نے فرمایا" ما رأیت افقہ من ابی حنیفہ " کہ میں نے ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا ۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۶ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۴۵ ۔ مناقب ابی حنیفہ للموفق صہ ۱/۲۸۴)

جناب مسعودی علیہ الرحمہ نے کہا" ما رأیت احسن امانۃ من ابی حنیفہ" کہ میں نے ابوحنیفہ سے اچھی امانت داری والا نہیں دیکھا ۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۶ ۔ تاریخ بغداد صہ ۱۳/۳۵۹ ۔ مناقب ابی حنیفہ للموفق صہ ۱/۱۹۵)

حضرت سیدنا ابن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ" ما رأیت رجلا احلم من ابی حنیفہ ولا احسن سمتا "میں نے ابوحنیفہ جیسا حلیم نہیں دیکھا اور نہ ہی اچھے طریقے والا

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۷ ۔ سیر اعلام النبلاء صہ ۶/۴۴۰)

جناب مسعر بن کدام علیہ الرحمہ فرمایا، واللہ ان کان لفقیہا عالما کہ ابوحنیفہ بے شک فقیہ عالم ہیں ۔

جناب مالک بن مغول علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ''کان ابو حنیفہ بصیرا بالفقیہ -- '' کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فقہ میں بہت بصیرت رکھنے والے ہیں۔ (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ٦٧)

جناب ابونعیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے علی بن صالح بن حی سے سنا جب امام ابوحنیفہ کا وصال ہوا تھا تو علی بن صالح نے کہا ''ذھب مفتی العراق ذھب افقہ اھل الکوفۃ'' کہ عراق والوں کا مفتی چلا گیا ہے پھر کہا اہل کوفہ کا سب سے بڑا فقیہ رخصت ہو گیا ہے۔

جناب محمد بن شجاح علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوعبدالرحمٰن مقری سے سنا وہ کہتے تھے ''حدثنی العالم الفقیہ ابوحنیفہ'' کہ مجھے عالم فقیہ ابوحنیفہ نے حدیث بیان کی ہے (یعنی بوقت روایت یہ کہتے تھے) (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ٦٧)

جناب سعید بن ابی عروبہ کہتے تھے ''کان ابوحنیفہ عالم العراق'' کہ ابوحنیفہ (علیہ الرحمہ) عراق کے عالم تھے۔

احمد بن حرب نیسا پوری علیہ الرحمہ نے کہا ''کان ابو حنیفہ فی العلماء کالخلیفۃ فی الامراء'' کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ علماء میں ایسے تھے جیسے امراء میں خلیفہ۔ (یعنی جس طرح خلیفہ وقت تمام امراء کا سردار ہوتا ہے اسی طرح امام ابوحنیفہ بھی علماء کے سردار ہیں)۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ٦٧)

جناب یحییٰ بن آدم علیہ الرحمہ نے فرمایا'' سمعت الحسن بن صالح یقول کان ابوحنیفہ النعمان بن ثابت فہما متثبتا فاذا صح عندہ الخبر عن رسول اللہ ﷺ لم یعدہ الی غیرہ (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ٦٨)

کہ میں نے حسن بن صالح کو فرماتے ہوئے سنا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ بڑے سمجھدار

مضبوط تھے جب ان کے نزدیک رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث صحیح ثابت ہو جاتی تو پھر کسی اور جانب نہیں دیکھتے تھے۔

جناب ابو نعیم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو عصمہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے سنا وہ کہتے تھے "ما جاء ت عن رسول اللہ ﷺ فعلی الرأس و العینین، وما جاء عن اصحاب رسول اللہ ﷺ اخترنا و ما کان غیر ذلک فنحن رجال و ھم رجال۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۶۸، سیر اعلام النبلاء صہ ۶/۴۰۱)

جو کچھ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آیا ہے وہ تو میرے سر آنکھوں پر اور جو کچھ اصحاب رسول سے مروی ہے تو اس میں سے ہم اختیار کرتے ہیں اور جب معاملہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد کا آتا ہے یعنی تابعین کرام تو جیسے وہ رجال ہیں ویسے ہم بھی رجال ہیں۔

جناب علی بن عاصم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "لو وزن عقل ابی حنیفہ بعقل نصف اہل الارض لرجح بھم "اگر نصف زمین والوں کی عقل کے ساتھ ابوحنیفہ کی عقل کا موازنہ کیا جائے تو ابوحنیفہ کی عقل پھر بھی زیادہ ہوگی۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۷۰)

ابوحمزہ السکری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے سنا امام ابوحنیفہ نے فرمایا وہ کہتے تھے "اذا جاء الحدیث الصحیح الاسناد عن النبی ﷺ اخذ نابہ واذا جاء عن الصحابۃ لخیر نا و لم نخرج من قولھم واذا جاء عن التابعین زاحمنا ھم"

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۷۱)

کہ جب حدیث صحیح الاسناد و نبی کریم ﷺ سے ثابت ہو جائے تو ہم اس کے ساتھ دلیل پکڑتے ہیں اور جب صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی طرف سے کوئی چیز مروی ہو تو ہم اختیار کرتے ہیں اور جب معاملہ تابعین کا آتا ہے تو ہم مزاحمت کرتے ہیں۔

امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں حسن بن صالح کے پاس گیا تو انہوں نے اپنے مرحوم بھائی کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسے خواب میں دیکھا ہے اس نے سبز لباس پہنا ہوا تھا، تو میں نے پوچھا تو اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا ہے اور میرے اور ابوحنیفہ کے ساتھ فرشتوں کے سامنے فخر فرمایا، تو میں نے پوچھا کیا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت ہیں؟ کہا ہاں میں نے پوچھا تیرا اور ابوحنیفہ کا مقام کیا ہے تو کہا جنت میں اعلیٰ علیین میں ہے۔ (مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۷۴)

احمد بن محمد بن ابی رجاء نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے کہا کہ خواب میں مجھے محمد بن حسن شیبانی علیہ الرحمہ دکھائی دیئے (وصال کے بعد) تو میں نے پوچھا آپ کا ٹھکانا کیسا ہے تو کہا مجھے بخش دیا گیا ہے میں نے کہا کس سبب سے تو فرمایا کہ مجھے کہا گیا کیا ہم نے تجھ میں اس لیے علم رکھا تھا کہ تجھے عذاب دیں (پس میری مغفرت کر دی گئی) میں نے کہا ابو یوسف قاضی کا کیا بنا کہا وہ مجھ سے بلند درجہ پر ہیں میں نے کہا تو ابوحنیفہ کا کیا بنا کہا وہ تو اعلیٰ علیین میں ہیں۔

(مناقب الائمۃ الاربعہ صہ ۷۵، مناقب ابی حنیفہ للموفق صہ ۱/۴۵۴)

عباد التمار نے کہا کہ میں نے خواب میں امام ابوحنیفہ کو دیکھا تو میں نے پوچھا کیا بنا تو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا اللہ کی رحمت ہو گئی ہے (مجھے بخش دیا گیا ہے)

(مناقب الائمۃ الاربعہ لابن الہادی صہ ۷۷)

امام ابن الہادی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے اور بھی بہت فضائل بیان فرمائے ہیں طوالت کے خوف سے انہیں پر اکتفا کرتا ہوں۔

امام ابن الہادی علیہ الرحمہ نے کیسے عظیم فضائل بیان کیے ہیں اور یہ بھی یادرہے کہ آپ نے حضرت امام پر جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا اور نہ ہی جارحین کی جرح کی طرف آپ نے التفات فرمایا کیونکہ وہ اس لائق ہی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے منکروں کو بھی حضرت امام کا ادب واحترام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔۔۔آمین

علامہ ابوالفرج محمد بن ابو یعقوب اسحاق المعروف ابن ندیم، متوفی (۳۸۰ھ) آپ نے کتب کی فہرست پر ایک ضخیم کتاب لکھی ہے جو کہ مقبول عام ہے (بنام فہرست ابن ندیم) اس کتاب میں کتاب کے ساتھ اس کے مؤلف کا بھی تعارف کراتے ہیں، آپ نے بھی حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا بڑا اچھا تذکرہ فرمایا جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا، ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ ابن ندیم نے کہا۔

ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی کان خزاز ابالکوفۃ ۔۔۔ و کان من التابعین و لقی عدۃ من الصحابۃ و کان من الورعین الزاهدین و کذلک ابنہ حماد ۔۔۔ قال بعض اصحاب الحدیث وهو عبداللہ بن مبارک ۔

لــقــد زان البلاد و مــن عـلـيـهـاً

امــام الــمـسـلـمـيـن ابـوحـنـيـفـة

بــآثــار و فـقــه فـي حـديـث

كــآيـات الـزبـور عـلـى الصحيفة

فـمــا بــالـمشـرقـيـن لــه نـظـيـر

ولا بــالــمـغـربـيـن ولـو بـكـوفـة

وتوفي ابوحنيفه سنة خمسين ومائة وله سبعون سنة ۔۔۔۔

وله كتب ، كتاب الفقه الاكبر ، كتاب رسالة الى البتى ، كتاب العالم والمتعلم ، رواه عنه مقاتل ، كتاب الرد على القدرية ، والعلم برا و بحرا و شرقاً و بعدا وقربا تدونه رضى الله عنه ۔

(فہرست ابن ندیم صہ ۳۴۳،۳۴۲)

عبارت مذکورہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ تابعی ہیں اور کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملاقات کا شرف حاصل ہے اور آپ کا شمار، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں، پرہیزگاروں، زاہدوں میں سے ہوتا ہے اسی طرح ہی آپ کے بیٹے (حضرت) حماد علیہ الرحمہ بھی تھے۔

پھر آپ نے حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کے اشعار نقل فرمائے کہ جناب ابن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ نے شہروں اور اس پر رہنے والوں کو زینت بخشی، آثار و حدیث و فقہ کے ساتھ اور آپ امام المسلمین ہیں۔ آپ کی مثل نہ تو مشرقوں میں ہے نہ ہی مغربوں میں ہے اور نہ ہی کوفہ میں۔

پھر فرمایا کہ آپ کا علم بحر و بر، شرق و غرب، دور و نزدیک پھیل گیا اور مدون ہوا اور آپ کی کئی کتابیں ہیں۔

۱۔فقہ اکبر ۲۔رسالہ الی البتی ۳۔کتاب العالم والمتعلم

۴۔کتاب الرد علی القدریہ

(نوٹ:) وہ کتابیں الگ ہیں جو آپ کے شاگردوں نے آپ سے روایت کی ہیں۔

علامہ ابن ندیم کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ کہ امام ابو حنیفہ تابعی ہیں کئی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملاقات کی ہے۔

۲۔ آپ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔

۳۔ آپ متقین میں سے ہیں۔

۴۔ آپ زاہدین سے ہیں۔

۵۔ آپ امام المسلمین ہیں۔

۶۔ آپ کی مثل نہ مشرق میں ہے نہ مغرب میں نہ کوفہ میں۔

۷۔ آپ نے شہروں کو آثار و حدیث و فقہ کے ساتھ مزین کیا ہے۔

۸۔ آپ کا علم شرق و غرب، دور دراز بھی پھیل گیا اور مدون ہوا۔

علامہ ابوالفداء عماد الدین ابن کثیر علیہ الرحمہ کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں ارشادات

آپ اپنی شہرہ آفاق تاریخ کی کتاب البدایہ والنہایہ میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں اس طرح فرماتے ہیں، آپ کا نام نعمان بن ثابت تیمی کوفی ہے، آپ عراق کے فقیہ اور ائمہ اسلام اور ساداتِ اعلام اور شریف علماء اور مذاہب اربعہ کے ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں اور آپ ان سے پہلے وفات پانے والے ہیں کیونکہ آپ نے صحابہ کا زمانہ پایا ہے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور بعض کا قول ہے کہ کسی اور صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ آپ نے سات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے روایت کی ہے۔ واللہ اعلم اور تابعین کی ایک جماعت سے بھی روایت کی ہے آپ کے اساتذہ کرام کے کچھ اسماء لکھے جو کہ تابعین میں سے ہے۔ پھر آپ نے حضرت امام کے شاگردوں میں سے کچھ کے نام درج فرمائے، اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن معین نے بیان کیا ہے کہ آپ ثقہ اور راست باز تھے اور کذب سے متہم نہ تھے اور ابن ہبیرہ نے قضاء کے بارے میں آپ کو مارا مگر آپ نے قاضی بننے سے انکار کر دیا اور یحییٰ بن سعید فتوی میں آپ کے قول کو پسند کرتے تھے اور یحییٰ کہا کرتے تھے ہم اللہ کی تکذیب نہیں کرتے ہم نے امام ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر رائے نہیں سنی اور ہم نے آپ کے اکثر اقوال کو اپنایا ہے اور حضرت عبداللہ بن مبارک نے فرمایا ہے اگر اللہ تعالٰی ابوحنیفہ اور سفیان ثوری کے ذریعے میری مدد نہ کرتا تو میں بھی بقیہ لوگوں کی طرح ہوتا اور حضرت

امام شافعی نے فرمایا ہے جو علم فقہ حاصل کرنا چاہے وہ حضرت امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے اور جو سیرت حاصل کرنا چاہے وہ محمد بن اسحاق کا محتاج ہے اور جو علم حدیث حاصل کرنا چاہے وہ حضرت امام مالک کا محتاج ہے اور جو علم تفسیر حاصل کرنا چاہے وہ مقاتل بن سلیمان کا محتاج ہے، اور عبداللہ بن داؤد الخریبی نے بیان کیا ہے لوگوں کو چاہئے کہ وہ ہر نماز میں حضرت امام ابوحنیفہ کیلئے ان کے حفظ فقہ سنن کی وجہ سے دعا کریں اور سفیان ثوری اور ابن المبارک نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ اپنے زمانے کے لوگوں سے سب سے بڑے فقیہ تھے اور ابونعیم نے بیان کیا ہے کہ آپ مسائل کی تہ تک پہنچنے والے تھے اور مکی بن ابراہیم نے بیان کیا ہے کہ آپ اہل ارض کے سب سے بڑے عالم تھے اور خطیب نے اپنی سند سے بحوالہ اسد بن عمرو روایت کی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رات کو نماز پڑھتے تھے اور ہر شب کو قرآن پڑھتے تھے اور روتے تھے حتی کہ آپ کے پڑوسیوں کو آپ پر رحم آجاتا تھا، آپ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے رہے اور جس جگہ آپ نے وفات پائی آپ نے اس میں ستر ہزار دفعہ قرآن مجید ختم کیا اور آپ کی وفات اس سال یعنی ۱۵۰ ہجری کے ماہ رجب میں ہوئی۔ (البدایہ والنہایہ مترجم صہ ۱۰/ ۵۴۵،۵۴۶ مطبوعہ نفیس اکیڈمی اردو بازار کراچی)

حضرت امام محدث مؤرخ

ولی اللہ ابو محمد عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی علیہ الرحمہ

حضرت امام محدث مؤرخ ولی اللہ ابو محمد عبداللہ بن اسعد یافعی یمنی علیہ الرحمہ اپنی تاریخ میں بنام مرآۃ الزمان صہ ۱/۴۲ ابر ۱۵۰ ہجری کے ضمن میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ذکر خیر فرماتے ہیں اور آپ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں لیکن جرح کا ایک کلمہ بھی آپ کے متعلق نقل نہ کیا جبکہ تاریخ بغداد بھی آپ کے سامنے تھی بلکہ آپ نے تاریخ بغداد میں جو آپ پر طعن وغیرہ مذکور ہیں حضرت امام یافعی علیہ الرحمہ نے بالکل اس کی طرف التفات نہ فرمایا جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک امام پر جرح لائق التفات نہیں ہے۔

حضرت امام یافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ

فقیہ العراق الامام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت الکوفی ---

رأی انس بن مالک و روی عن عطاء و طبقتہ و تفقہ علی حماد بن ابی سلیمان و کان من الاذکیاء جامعا بین الفقہ والعبادۃ والورع والسخاء و کان لا یقبل جوائز الولاۃ بل ینفق و یؤثر من کسبہ --- قال الشافعی کل الناس فی الفقہ عیال علی ابی حنیفہ و قال یزید بن ہارون ما رأیت اورع ولا اعقل من ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ --- و کان قد ادرک اربعۃ من الصحابہ ہم انس بن مالک بالبصرۃ و عبداللہ بن ابی اوفی بالکوفۃ و سہل بن سعد بالمدینۃ و ابوالطفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ رضی اللہ عنہم --- و کان

عالما عاملا زاهدا ورعا تقيا كثير الخشوع دائم التضرع الى الله تعالىٰ
--- و قال الامام الشافعي رضي الله عنه قيل لما لك هل رأيت ابا حنيفة ؟
قال نعم رأيت رجلا لو كلمك في هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام
بحجته --- من اراد ان يتبحر في الفقه فهو عيال علی ابی حنيفه ۔
(مرأة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة حوادث الزمان صه ۱/۱۴۳)

حضرت امام یافعی علیہ الرحمہ کی مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ
امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ تابعی ہیں، چار صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی زیارت کی ہے اور
حضرت حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ سے فقہ کا علم حاصل کیا اور فقہ، عبادت،
پرہیز گاری، سخاوت ان اوصاف کے جامع تھے اور اذکیاء لوگوں میں سے تھے اور
سلطان کا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے خرچ کرتے تھے، امام
شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ تمام لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں ۔ یزید بن
ہارون نے کہا میں نے ابوحنیفہ جیسا پرہیز گار اور عقل مند نہیں دیکھا۔ نیز امام یافعی علیہ
الرحمہ نے فرمایا ہے کہ امام ابوحنیفہ عالم، عامل، زاہد، پرہیز گار، متقی، بہت زیادہ خشوع
کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ عاجزی کرنے والے تھے ۔ جب امام
مالک علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ابوحنیفہ ایسے شخص ہیں اگر اس ستون
پر دلائل قائم کردیں تو اس کو سونے کا ثابت کردیں گے نیز امام یافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا
کہ جو شخص فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے تو وہ امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے۔
امام یافعی علیہ الرحمہ نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کیلئے جو القابات نقل کیے ان کی تفصیل یہ
ہے:

۱۔امام ۲۔من الاذکیاء ۳۔فقہ، عبادت، پرہیزگاری سخاوت کے جامع

۴۔سب لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

۵۔ابوحنیفہ جیسا کوئی پرہیزگار اور عقل مند نہیں دیکھا

۶۔عالم ۷۔عامل ۸۔زاہد ۹۔پرہیزگار

۱۰۔اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ۱۱۔بہت زیادہ عاجزی کرنے والے

۱۲۔اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمیشہ آہ وزاری کرنے والے

۱۳۔جو فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے تو وہ امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے۔

نوٹ: امام یافعی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر جرح کا ایک کلمہ بھی استعمال نہیں کیا۔

امام مؤرخ علامہ ابوالفداء علیہ الرحمہ

نے اپنی کتاب المختصر فی اخبار البشر میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا جو ترجمہ کیا ہے اور جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ امام ہیں۔

۲۔ آپ کے والد جناب ثابت علیہ الرحمہ جب کہ چھوٹے بچے تھے جو جناب ثابت کے والد اپنے بیٹے ثابت علیہ الرحمہ کو حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں لے گئے تو حضرت امیر المومنین امام المتقین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ کیلئے اور آپ کی اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔

۳۔ امام ابوحنیفہ کے شاگرد کہتے ہیں کہ آپ صحابہ کی ایک جماعت کو ملے ہیں۔

۴۔ ابو حنیفہ عالم ہیں۔

۵۔ عامل ہیں (یعنی کتاب وسنت پر)

۶۔ زاہد ہیں۔

۷۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔

۸۔ خوبصورت چہرے والے ہیں۔

۹۔ خوبصورت کلام والے ہیں۔

۱۰۔ پھر امام مالک علیہ الرحمہ کی زبانی تعریف نقل کی ہے۔

۱۱۔ چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

۱۲۔ جس جگہ دفن ہوئے اس جگہ پر ستر ہزار مرتبہ قرآن شریف کی تلاوت کی ہے

(المختصر فی اخبار البشر ص ۱/۱۵۱)

امام مورخ علامہ ملک المؤید اسماعیل بن ابی الفداء

نے اپنی کتاب تاریخ ابی الفداء میں جو حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا ترجمہ کیا ہے اور جو القابات نے آپ نے ذکر کیے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ الامام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت

۲۔ آپ کے والد گرامی جناب ثابت علیہ الرحمہ کیلئے حضرت سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے برکت کی دعا فرمائی۔

۳۔ آپ کے شاگرد کہتے ہیں کہ آپ نے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی جماعت کے ساتھ ملاقات کی ہے۔

۴۔ ابوحنیفہ عالم ہے۔

۵۔ عامل ہے (یعنی کتاب وسنت پر)

۶۔ زاہد ہیں

۷۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔

۸۔ خوبصورت چہرے والے ہیں۔

۹۔ خوبصورت گفتگو والے ہیں۔

۱۰۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

۱۱۔ اور بغداد شریف میں آپ کی قبر مشہور ہے۔

(تاریخ ابی الفداء صہ ۱/۳۴۱)

نوٹ: علامہ مؤرخ اسماعیل بن ابی الفداء نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر جرح کا ایک کلمہ بھی استعمال نہیں کیا، بلکہ تعریف ہی فرمائی ہے۔

علامہ امام مؤرخ زین الدین عمر بن مظفر الشہیر ابن الوردی

نے اپنی تاریخ بن الوردی میں جو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ترجمہ کیا ہے اور القابات استعمال کیے ہیں ان کا خلاصہ اور لب لباب یہ ہے:

۱۔ الامام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت

۲۔ آپ کے والد گرامی جناب ثابت علیہ الرحمہ اسلام پر پیدا ہوئے ہیں۔

۳۔ حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ نے حضرت ثابت اور ان کی اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی ہے۔

۴۔ اور آپ کے شاگردوں کے مطابق آپ نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا ہے۔

۵۔ آپ عالم ہیں (یعنی قرآن وسنت کے)

۶۔ عامل ہیں (یعنی کتاب وسنت پر)

۷۔ زاہد ہیں (یعنی آخرت کی طرف رغبت ہے)

۸۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے ہیں۔

۹۔ خوبصورت چہرے والے

۱۰۔ خوبصورت گفتگو والے

۱۱۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔

۱۲۔ اپنی قبر والی جگہ پر ستر ہزار بار قرآن مجید تلاوت کیا۔

(تاریخ ابن الوردی صہ ۱/ ۱۸۸)

نوٹ: علامہ موصوف علیہ الرحمہ نے بھی جرح کا کوئی لفظ استعمال نہیں کیا۔

امام علامہ مؤرخ ابن الغزی علیہ الرحمہ

نے اپنی کتاب دیوان الاسلام میں جو حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ کیا ہے اور جو القابات استعمال کیے ہیں ان کا خلاصہ کچھ اس طرح ہے،

۱۔ الامام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت

۲۔ الحبر (حبر بہت بڑے علامہ کو کہتے ہیں)

۳۔ البحر

۴۔ المجتہد

۵۔ الامام الاعظم

۶۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے

۷۔ زاہد

۸۔ عبادت گزار

۹۔ تابعی جلیل

۱۰۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے شرف ملاقات حاصل ہے۔

۱۱۔ تابعین کرام میں سے آپ کے چار ہزار استاد ہیں۔

۱۲۔ آپ نے سب سے پہلے فقہ کو مدون کیا ہے۔

۱۳۔ ۱۵۰ ہجری میں آپ کا وصال ہے۔

نوٹ: صاحب تاریخ دیوان الاسلام نے حضرت امام صاحب کو کیسے پیارے القابات سے ملقب کیا ہے اور جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔

امام علامہ مؤرخ **عبدالحی بن احمد بن محمد العکری الحنبلی** علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب شذرات الذہب میں جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ کیا ہے اور جو القابات دیئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے،

۱۔ الامام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت

۲۔ حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

۳۔ حماد بن ابی سلیمان سے فقہ حاصل کی۔

۴۔ بنی آدم کے (اعلیٰ) ذہین ترین لوگوں میں سے ہیں۔

۵۔ عبادت گزار

۶۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے

۷۔ سخاوت کرنے والے

۸۔ بادشاہ، امراء کا ہدیہ قبول نہیں کرتے تھے

۹۔ بلکہ اپنے ہاتھ کی کمائی استعمال فرماتے تھے۔

۱۰۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

۱۱۔ یزید بن ہارون نے کہا میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ پرہیزگار اور زیادہ عقل والا نہیں دیکھا۔

۱۲۔ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن حارث جزء صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے اور ان سے یہ حدیث سنی ہے، "من تفقه فی دین اللّٰه کفاه اللّٰه همه ورزقه من حیث لا یحتسب"

۱۳۔ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس جب آپ کا ذکر ہوتا تو آپ کیلئے دعاء رحمت کرتے تھے۔ (شذرات الذہب صہ ۱/ ۲۲۹)

امام جلیل ابوسعد عبدالکریم بن محمد بن منصور السمعانی علیہ الرحمہ

متوفی ۵۶۲ ہجری آپ اپنی تصنیف انساب سمعانی صہ ۲/ ۳۵۶ میں لفظ "الخزّاز" کے تحت فرمایا کہ اس صنعت وفن کے ساتھ عراق کے ائمہ دین وعلماء مسلمین کی ایک جماعت مشہور ہے، ان میں سے ایک نعمان بن ثابت کوفی ہیں آپ اپنی

وسعت علم اور معانی میں غور وفکر کرنے والے ہیں۔ اس کے باوجود آپ یہ ریشم کا کاروبار کرتے تھے اور رزق حلال کھاتے تھے اور آخر میں فرماتے ہیں، "وشهرته تغني عن الاطناب في ذكره" کہ آپ اتنے مشہور ومعروف (امام) ہیں کہ زیادہ لمبا ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

امام سمعانی علیہ الرحمہ نے آپ کو ائمہ دین وعلماء مسلمین سے شمار کیا ہے اور آپ کے وسعت علم اور گہرائی تک پہنچنے کی گواہی دی ہے اور جرح کا ایک لفظ بھی ذکر نہ فرمایا۔ الحمدللہ۔

علامہ مؤرخ امام القزوینی علیہ الرحمہ

نے اپنی کتاب آثار البلاد واخبار العباد میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ ان القابات کے ساتھ ملقب کیا ہے۔

۱۔ امام
۲۔ عابد
۳۔ زاہد
۴۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے
۵۔ عہدہ قضاء کی طرف بلائے گئے مگر آپ نے انکار کردیا
۶۔ حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے آپ کو امام المسلمین کہا
۷۔ مشرق ومغرب میں آپ کی نظیر نہیں ہے
۸۔ آپ نے شہروں کو آثار وفقہ کے ساتھ مزین کیا ہے

(آثار البلاد واخبار العباد صہ ۱/۱۰۲)

نوٹ: علامہ موصوف علیہ الرحمہ نے بھی جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا بلکہ تعریف ہی کی ہے۔

امام محدث شیخ ولی الدین ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب

صاحب مشکوٰۃ علیہ الرحمہ نے الاکمال فی اسماء الرجال میں (جو مشکوٰۃ شریف کے آخر میں رسالہ ہے) حضرت امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا ذکر خیر کرتے ہوئے پہلے تو آپ کے اساتذہ کرام پھر آپ کے کچھ تلامذہ کا ذکر فرمایا، بعد ازاں فرمایا کہ حکم بن ہشام نے کہا مجھے شام میں بیان کیا گیا ہے کہ ابو حنیفہ انہ کان من اعظم الناس امانتہ، کہ امانت داری میں ابو حنیفہ لوگوں میں اعظم ہیں، پھر فرمایا کہ حضرت عبد اللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کے پاس آپ کا ذکر ہوا تو فرمایا وہ تو ایسی شخصیت ہیں کہ دنیا ان کو پیش کی گئی مگر انہوں نے ٹھکرا دیا۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ ایسی شخصیت ہیں کہ اگر اس ستون کو سونے کا کہہ دیں تو ضرور دلائل کے ساتھ اس کو ثابت کر دیں گے۔ حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو فقہ میں تبحر حاصل کرنا چاہے تو وہ فقہ میں امام ابو حنیفہ کا محتاج ہے۔

امام ابو حامد غزالی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابو حنیفہ علیہ الرحمہ ساری رات عبادت کرتے تھے، شریک نخعی نے کہا کہ ابو حنیفہ، دائم الفکر اور خاموش طبع شخصیت ہیں پھر آخر میں صاحب مشکوٰۃ کہتے ہیں کہ اگر ہم امام ابو حنیفہ کے مناقب کی شرح کی طرف جائیں گے تو بات طویل ہو جائے گی بے شک آپ عالم عامل، زاہد عابد اور علوم

شریعت میں امام ہیں پھر فرماتے ہیں کہ اگر چہ ہم نے مشکوٰۃ میں آپ سے کوئی حدیث روایت نہیں کی لیکن آپ کے بلند شان اور کثرت علم سے برکت حاصل کرنے کیلئے ہم نے آپ کا ذکر کر دیا ہے۔''الاکمال فی اسماء الرجال مع المشکوٰۃ۔۔۔۔۔

علامہ ابویعلی بیضاوی

نے جامع المقدمات العلمیۃ لمہم المصنفات والکتب الشرعیہ میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو ان القابات کے ساتھ ملقب کیا ہے

۱۔ امامنا

۲۔ ہمامنا المقدم

۳۔ مقدمنا الافخم

۴۔ الجلیل قدرہ

۵۔ المشرق فی افق الفضائل بدرہ

۶۔ المملوء بعلوم الشریعہ صدرہ

۷۔ بحر العلوم الزاخر

۸۔ الحائز لانواع المفاخر

۹۔ المجتہد الحنفی

۱۰۔ الامام ابوحنیفہ

۱۱۔ امامنا الاعظم المشار الیہ وغیرہ

(جامع المقدمات العلمیہ صہ۲/۸۲)

امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی

متوفی (۴۳۰) ہجری علیہ الرحمہ نے بڑی محنت کے ساتھ حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ایک مسند اپنی سند سے روایت کیا ہے، پھر ایک ایک حدیث کے کئی متابعات اور شواہد ذکر فرمائے ہیں۔آپ اس مسند کے شروع میں، آپ کو امام فقیہ عراق و مفتی عراق لکھتے ہیں پھر فرمایا آپ نے علم فقہ اور علم شریعت کی تعلیم لی اور اصول احکام کا علم حاصل کیا، آپ باریک بین، غور وفکر کرنے والے ہیں۔آپ کو عہدہ قضا پیش کیا گیا بلکہ آپ پر اس کو لینے کیلئے سختی بھی کی گئی مگر آپ نے انکار فرمایا، آپ رسول اللہ ﷺ کی اہل بیت مقدس کی محبت اور ان کی خدمت و نصرت کی طرف داعی تھے۔امام ابونعیم نے فرمایا کہ ابوحنیفہ مسائل میں غور وفکر کرنے والے تھے، ابن عون نے کہا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ کوفہ میں ایک شخصیت ہے جو مشکل سوالوں کا جواب دیتے ہیں وہ ابوحنیفہ ہیں۔امام مالک نے فرمایا کہ ابوحنیفہ اگر اس ستون کو سونے کا کہہ دیں تو ضرور اس پر دلائل قائم کر دیں گے، امام ابن مبارک نے فرمایا اگر کسی کو رائے کے ساتھ کہنے کا حق ہے تو پھر ابوحنیفہ زیادہ حق دار ہیں۔

ابو یحیٰی حمانی نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے بہتر آدمی نہیں دیکھا، سفیان بن عیینہ نے فرمایا کہ میری آنکھ نے ابوحنیفہ کی مثل نہیں دیکھا، ابوالجویریہ کہتے ہیں کہ میں چھ ماہ تک امام ابوحنیفہ کے ساتھ رہا میں نے کسی رات ان کو سویا ہوا نہیں دیکھا۔امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں، ابن مبارک نے فرمایا کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا فرماتے تھے کہ جب حضور ﷺ کی حدیث آجائے تو ہم ہر

چیز پر مقدم رکھتے تھے اور جب حضور علیہ السلام کے اصحاب مبارکہ کا قول وعمل آئے تو ہم ان میں سے چن لیتے ہیں۔امام اعمش نے (امام) ابوحنیفہ کو کہا کہ تم طبیب ہو اور ہم (محدثین) پنساری ہیں۔امام یحیٰی بن معین نے کہا کہ ابوحنیفہ اس سے بہت بلند ہیں کہ وہ جھوٹ کہیں۔ملخصاً مسند الامام ابی حنیفہ صہ ۱۷۔۲۳) مطبوعہ الریاض۔

امام ابونعیم اصفہانی علیہ الرحمہ نے کیسا عظیم الشان خراج عقیدت پیش کیا ہے اور آپ کی امامت فی الدین کا مسلمہ ہونا بیان کیا ہے، لیکن جرح کا ایک لفظ بھی اس ترجمہ میں بیان نہیں کیا۔

نوٹ: امام ابونعیم علیہ الرحمہ نے یہ سب اقوال اپنی سند سے بیان کیے ہیں، یہاں اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسناد کو حذف کیا گیا اور نیز عربی عبارت کے فقط ترجمہ پر اکتفا کیا گیا ہے۔

علامہ امام محدث مؤرخ ابن تغری بردی

نے اپنی کتاب النجوم الزاہرہ فی ملوک مصر والقاہرہ میں صہ ۱۵۰ کے تحت حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا جو ترجمہ کیا ہے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے:

کہا کہ ۱۵۰ھ میں الامام الاعظم ابوحنیفہ نے وصال کیا۔

۱۔ فقیہ کوفی صاحب المذہب

۲۔ کئی بار حضرت انس صحابی رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

۳۔ حضرت حماد علیہ الرحمہ سے فقہ حاصل کی ہے۔

۴۔ حتی کہ علم فقہ اور (اچھی) رائے میں کمال حاصل کیا۔

۵۔ کئی علوم میں بلا مدافعت اپنے زمانے کے سردار بن گئے۔

۶۔ عبداللہ بن مبارک نے کہا کہ ابوحنیفہ سب لوگوں سے بڑے فقیہ ہیں۔

۷۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے کہا کہ لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

۸۔ یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ جیسا نہ عقل مند دیکھا نہ پرہیزگار

۹۔ اسد بن عمرو نے کہا کہ ابوحنیفہ نے چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی ہے۔

۱۰۔ آپ نے ایک رکعت میں مکمل قرآن مجید پڑھا۔

۱۱۔ آپ جس جگہ دفن ہوئے وہاں پر آپ نے ستر ہزار بار قرآن شریف تلاوت کیا ہے۔

۱۲۔ حمیدی نے کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا کہ میرا خیال تھا کہ حمزہ کی قرأت اور ابوحنیفہ کی فقہ کوفہ سے باہر نہیں نکلے گی مگر دونوں چیزیں آفاق میں یعنی (زمانے میں) مشہور ہوگئیں۔

۱۳۔ جریر نے کہا کہ مجھے مغیرہ نے کہا کہ ابوحنیفہ کے پاس اور فقہ حاصل کر کیونکہ اگر ابوحنیفہ کو ابراہیم (نخعی) بھی پالیتے تو ضرور ابوحنیفہ کے پاس بیٹھتے۔

۱۴۔ علی بن عاصم نے کہا کہ اگر نصف لوگوں کی عقل کے ساتھ امام ابوحنیفہ کی عقل کا موازنہ کیا جائے تو ابوحنیفہ کی عقل پھر بھی راجح ہوگی۔

۱۵۔ مصنف نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ ابوحنیفہ کے مناقب کثیر ہیں اور آپ کا علم ایک باغ تو اگر میں آپ کے علم اور مناقب کے متعلق طویل گفتگو کروں تو کئی ضخیم جلدیں تیار ہو جائیں گی۔ (النجوم الزاہرہ صہ ۱/۱۴۲)

علامہ احمد الادنروی نے اپنی کتاب ''طبقات المفسرین میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو مفسرین میں شمار کیا ہے اور آپ کا خوبصورت ترجمہ کیا ہے اس کا خلاصہ پیش خدمت ہے۔

۱۔ نعمان بن ثابت کوفی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ

۲۔ ۸۰ھ ہجری میں پیدا ہوئے، حضرت عطاد بن ابی رباح اور اس طبقہ کے لوگوں سے روایت کی ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

۳۔ حماد بن ابی سلیمان سے فقہ حاصل کی ہے۔

۴۔ اذکیاد میں سے ہیں۔

۵۔ فقہ، عبادت گزاری، تقویٰ، سخاوت جیسی صفات سے متصف ہیں۔

۶۔ امراء کا نذرانہ قبول نہیں فرماتے تھے۔

۷۔ بلکہ جو خرچ کرتے تھے اپنے ہاتھ کی کمائی سے کرتے تھے۔

۸۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

۹۔ آپ نے چار صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔

۱۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

(طبقات المفسرین، لادنروی صہ۱/۱۹)

علامہ موصوف نے بھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی صرف تعریف ہی بیان کی ہے اور آپ کو امام اعظم کے لقب سے ملقب کیا ہے اور جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔

علامہ مؤرخ التقی الغزی

نے اپنی کتاب ''طبقات السنیہ فی تراجم الحنفیہ'' میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا جو ترجمہ کیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

هو امام الائمة و سراج الامة و بحر العلوم والفضائل و منبع الكمالات والفواضل ، عالم العراق و فقيه الدنيا على الاطلاق من اعجز بعده عن لحاقه و فات من عاصره فى سياقه ومن لا تنظر العيون مثله ولا ينال مجتهد كماله و فضله ابوحنيفة النعمان بن ثابت ---

عن خلف بن ايوب انه قال صار العلم من عند الله تعالىٰ الى محمد ﷺ ثم صار الى اصحابه ثم صار الى التابعين ثم صار الى ابى حنيفة و اصحابه فمن شاء فليرض و من شاء فليسخط -

عن اسحاق بن بهلول ، سمعت بن عيينه يقول ما مقلت عينيى مثل ابى حنيفه و عن ابراهيم بن عبدالله الخلال قال سمعت ابن المبارك يقول كان ابوحنيفه آية فقال له قائل فى الشريا اباعبدالرحمن اوفى الخير فقال اسكت يا هذا فانه يقال غاية فى الشر آية فى الخير ثم تلا هذه الآية (وجعلنا ابن مريم و امه آية)

وعنه (یعنی) عن ابن المبارك) انه قال لو لا ان الله اعانني بابي حنيفة و سفيان لكنت كسائر الناس ۔ و عن ابی یحییٰ الحمانی انه كان يقول ما رأيت رجلا قط خيرا من ابي حنيفة و كان ابوبكر الواعظ يقول ابوحنيفه افضل اهل زمانه ۔

وحدث الشافعی محمد بن ادریس قال قیل لما لك بن انس ، هل رأيت اباحنيفة قال نعم ، رأيت رجلا لو كلمك فى هذه السارية ان يجعلها ذهبا لقام بحجته ۔

و عن روح بن عبادة انه قال كنت عند ابن جريج سنة خمسين واتاه موت ابی حنیفه فاسترجع و توجع و قال ای علم ذهب ۔

و عن مسعر بن كدام انه قال ما أحسد احدا بالكوفة الا رجلين ، ابا حنيفة فى فقهه والحسن بن صالح فى زهده ،

و عن عبدالله بن ابی جعفر الرازی قال سمعت ابی یقول ما رأيت احد افقه من ابی حنیفة و ما رأيت احدا افقه من ابی حنیفة وما رأيت اورع من ابی حنیفه ۔

وقال ابویوسف ، ما رأيت احدا اعلم بتفسير الحديث ومواضع النكت التى فيه من الفقه من ابی حنیفه ۔

(طبقات السنیہ صہ ۲۸)

مذکورہ عبارت کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ اماموں کے امام ہیں۔

۲۔ امت کی روشنی ہیں۔

۳۔ فضائل اور علوم کا سمندر ہیں۔

۴۔ فضیلتوں اور کمالات کے منبع ہیں۔

۵۔ عراق کے عالم

۶۔ علی الاطلاق دنیا کے فقیہ ہیں۔

۷۔ آنکھوں نے آپ کی مثل نہ دیکھا

۸۔ کوئی مجتہد آپ کے کمال اور فضیلت کو نہ پا سکا۔

۹۔ خلف بن ایوب نے کہا کہ علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ملا اور حضور ﷺ کی طرف سے صحابہ رضی اللہ عنہ کو ملا صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف سے تابعین کرام کو ملا پھر علم امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو ملا۔ اب چاہے کوئی خوش ہو یا ناراض۔

۱۰۔ اسحاق بن بہلول نے کہا کہ میں نے ابن عیینہ سے سنا فرماتے تھے کہ میری آنکھوں نے ابوحنیفہ کی مثل نہ دیکھا۔

۱۱۔ امام عبداللہ بن مبارک نے حضرت امام ابوحنیفہ کو خیر کی آیت (یعنی نشانی) قرار دیا ہے۔

۱۲۔ نیز حضرت ابن مبارک نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ اور سفیان کے ساتھ میری مدد نہ کرتا تو میں بھی دوسرے لوگوں کی طرح ہی ہوتا۔

۱۳۔ ابو یحییٰ حمانی نے کہا میں نے ابو حنیفہ سے بہتر آدمی نہیں دیکھا۔

۱۴۔ ابو بکر واعظ نے کہا کہ ابو حنیفہ اپنے زمانے کے لوگوں سے افضل ہیں۔

۱۵۔ امام شافعی محمد بن ادریس نے فرمایا کہ امام مالک کو کہا گیا کہ کیا آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے فرمایا ہاں دیکھا وہ ایسا آدمی اگر وہ اس ستون کو سونے کا کہیں تو ضرور اس پر دلائل قائم کر دیں گے۔

۱۶۔ روح بن عبادہ کہتے ہیں کہ ابن جریج کو جب امام اعظم ابو حنیفہ کے وصال کی خبر ملی تو ابن جریج نے کہا کہ علم چلا گیا ہے۔

۱۷۔ مسعر بن کدام نے کہا کہ کوفہ میں دو آدمیوں سے حسد کیا گیا ہے، امام ابو حنیفہ سے فقہ میں اور حسن بن صالح سے زہد میں۔

۱۸۔ عبداللہ بن ابی جعفر رازی نے کہا کہ میں نے اپنے باپ سے سنا وہ کہتے تھے کہ میں نے ابو حنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ کوئی پرہیزگار نہیں دیکھا۔

۱۹۔ امام قاضی ابو یوسف نے کہا کہ میں نے حدیث کی تفسیر جاننے کے بارے میں ابو حنیفہ سے بہتر کوئی نہ دیکھا۔

امام شیخ کمال الدین دمیری علیہ الرحمہ

اپنی کتاب حیوۃ الحیوان الکبریٰ صہ ا/ ۱۳۸ پر فرماتے ہیں: آپ کا نام نعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ ہے، آپ عالم اور عامل ہیں (یعنی کتاب وسنت پر) امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ امام مالک علیہ الرحمہ سے کہا گیا کیا آپ نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو دیکھا ہے تو حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ہاں دیکھا ہے وہ ایسے مرد ہیں کہ اگر تیرے ساتھ اس ستون کے سونے کا ہونے کے بارے میں گفتگو کریں تو ضرور ثابت کردیں کہ یہ سونے کا ہی ہے، حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ لوگ فقہ میں (یعنی دین کی سمجھ حاصل کرنے میں) امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

امام دمیری علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ قیاس (صحیح) میں بھی امام ہیں، چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے، ہر رات ایک رکعت میں مکمل قرآن مجید تلاوت فرماتے تھے، جس جگہ آپ مدفون ہوئے وہاں پر آپ نے ستر ہزار بار قرآنِ مجید تلاوت کیا تھا۔ (ملخصاً حیوۃ الحیوان الکبریٰ صہ ا/ ۱۳۸)

امام دمیری علیہ الرحمہ نے جو فرمایا اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ آپ عالم اور عامل ہیں۔

۲۔ آپ قیاس (صحیح) میں بھی امام ہیں۔

۳۔ امام شافعی علیہ الرحمہ نے آپ کی تعریف کی ہے۔

۴۔ چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔

۵۔ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے آپ کی تعریف کی ہے۔

۶۔ ہر رات ایک قرآن مجید مکمل تلاوت کرتے تھے۔

اور امام شیخ کمال الدین دمیری علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا جبکہ خطیب کی تاریخ بھی آپ کے سامنے تھی، اس سے معلوم ہوا کہ دیگر ائمہ کی طرح آپ نے بھی اس جرح کو عملاً رد کر دیا ہے اور ان آئمہ کرام میں شامل ہیں جو حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی مدح کرنے والوں میں شامل ہیں۔ (الحمد للہ رب العالمین)

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ نے تاریخ بغداد جلد نمبر ۱۳ میں حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں دو باب لکھے ہیں۔ ایک باب میں ائمہ کرام کی زبان سے ان کی تعریف بیان کی ہے اور دوسرے میں آپ پر جرح نقل کی ہے۔ تاریخ بغداد سے آپ کی تعریف پر مشتمل باب تلخیص کر کے تو قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں، اور گزشتہ اوراق میں تاریخ بغداد کے حوالے سے حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات کے بارے میں گفتگو ہو چکی ہے۔

خطیب بغدادی علیہ الرحمہ کی نظر میں

نعمان بن ثابت ابوحنیفہ تیمی

آپ تابعی ہیں

آپ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے (یعنی آپ تابعی ہیں) (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۲۴)

آپ کے والد گرامی

آپ کے والد جناب ثابت علیہ الرحمہ اسلام پر پیدا ہوئے۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۲۵)

جناب ثابت بچپن میں حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ نے جناب ثابت اور اآپ کی اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۲۶)

قاضی کے عہدہ کی پیش کش

حضرت امام کو عہدۂ قضا یعنی قاضی کا عہدہ پیش کیا گیا آپ نے صاف انکار کر دیا، قبول نہ کرنے کی وجہ سے روزانہ دس کوڑے مارے جاتے تھے۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۲۶)

امام احمد بن حنبلؒ

حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے سامنے جب آپ کا ذکر ہوتا تو رو پڑتے اور امام ابوحنیفہ کیلئے رحمت کی دعا کرتے تھے۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۲۷)

ولادت

۸۰ ہجری میں آپ کی ولادت ہوئی اور ۱۵۰ ہجری میں وصال ہوا۔

امام ابونعیمؒ

امام ابونعیم نے کہا ابوحنیفہ خوبصورت چہرے والے، خوبصورت لباس والے، پاکیزہ خوشبو والے، اچھی مجلس والے، بہت زیادہ سخاوت والے، بھائیوں کے ساتھ (اسلامی اخوت کے مطابق) اچھا سلوک کرنے والے تھے۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۳۰)

آپ نے اپنے استاد محترم حضرت حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ کی دس سال تک خدمت کی ہے، دوسری روایت کے مطابق آپ نے اٹھارہ سال تک اپنے استاد محترم حضرت حماد بن ابی سلیمان علیہ الرحمہ کی صحبت اختیار کی ہے۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۳۳)

خلف بن ایوب

خلف بن ایوب نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ملا۔ آپ ﷺ سے آپ کے مبارک اصحاب کو ملا ان سے تابعین کرام کو ملا ان سے امام ابوحنیفہ کو ملا، اب چاہے کوئی راضی ہو یا ناراض ہو۔

اسحاق بن بہلول:

اسحاق بن بہلول نے کہا میں نے سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے، میری آنکھوں نے ابوحنیفہ کی مثل نہ دیکھا۔

ابراہیم بن عبداللہ

ابراہیم بن عبداللہ خلال نے کہا کہ میں نے ابن مبارک علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابوحنیفہ آیہ ہیں (نشانی) کسی نے کہا کیا شر کی نشانی ہیں تو فرمایا اے کہنے والے خاموش رہ وہ خیر کی نشانی ہیں۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۳۶)

ابو وہب محمد بن مزاحم

ابو وہب محمد بن مزاحم نے کہا کہ میں نے ابن مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اگر اللہ تعالٰی ابوحنیفہ اور سفیان علیہما الرحمہ کے ساتھ میری مدد نہ کرتا تو میں بھی دوسرے عام لوگوں جیسا ہی ہوتا۔

علی بن سالم العامری

علی بن سالم العامری نے کہا میں نے ابو یحیٰی الحمانی علیہ الرحمہ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے کبھی بھی کوئی آدمی ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے بہتر نہیں دیکھا۔

منجاب

منجاب کہتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عیاش علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے ابوحنیفہ اپنے زمانے میں سب سے افضل تھے۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۳۷)

امام مالک علیہ الرحمہ

حضرت امام مالک علیہ الرحمہ نے فرمایا اگر ابوحنیفہ اس ستون کے سونے کا ہونے کے بارے میں گفتگو کرتے تو ضرور سونے کا ثابت کر دیں گے۔

ابن جریج علیہ الرحمہ

ابن جریج علیہ الرحمہ کے پاس جب امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر پہنچی تو آپ نے کہا علم رخصت ہو گیا۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۳۸)

اوازعی علیہ الرحمہ

اوزاعی علیہ الرحمہ نے حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں فرمایا: یہ بڑے اعلیٰ مشائخ میں سے ہیں، جاؤ اور ان سے علم حاصل کرو۔

مسعر بن کدام علیہ الرحمہ

مسعر بن کدام علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ کوفہ میں دو آدمیوں سے حسد کیا گیا ہے ایک ابوحنیفہ سے اور دوسرے حسن بن صالح سے، امام ابوحنیفہ سے ان کی فقہ میں حسد کیا گیا ہے اور حسن بن صالح سے ان کے زہد میں۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۳۸)

محدث اسرائیل

نے کہا ابوحنیفہ کتنے اچھے آدمی ہیں، آپ ہر ایسی حدیث کے یاد رکھنے والے ہیں جس میں بھی فقہ کا علم ہو۔

عبداللہ بن ابو جعفر رازی علیہ الرحمہ

عبداللہ بن ابو جعفر رازی علیہ الرحمہ نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے، میں نے ابو حنیفہ سے بڑا فقیہ نہیں دیکھا، میں نے ان سے بڑا پرہیز گار نہیں دیکھا۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۳۹)

فضیل بن عیاض علیہ الرحمہ

فرماتے تھے کہ ابو حنیفہ فقہ میں اور تقویٰ میں مشہور و معروف ہیں، وسیع مال والے، جو بھی آپ کے پاس حاضر ہوتا اس پر مہربانی کرتے، دن رات تحمل کے ساتھ علم کی تعلیم دینے والے، خوبصورت رات والے (یعنی رات عبادت الٰہی میں گزارنے والے تھے) بہت زیادہ خاموشی کرنے والے مگر جب کوئی حلال و حرام وغیرہ کا مسئلہ پوچھتا تو اس کو جواب ارشاد فرماتے، سلطان کے مال سے بھاگنے والے جب کسی مسئلہ میں حدیث صحیح مل جاتی تو اس کی اتباع کرتے تھے، نہیں تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے نہیں تو تابعین کرام سے مسئلہ بیان کرتے اگر حدیث صحیح، صحابہ، تابعین سے نہ ملتا تو پھر قیاس کرتے اور بہت اچھا قیاس کرتے تھے۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۴۰)

قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ

فرماتے تھے کہ میں نے حدیث کی تفسیر، ابو حنیفہ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہ دیکھا۔ نیز فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ مجھ سے زیادہ حدیث صحیح کو پہچاننے والے ہیں نیز فرماتے ہیں کہ میں اپنے والدین کیلئے دعاء رحمت بعد میں کرتا ہوں پہلے اپنے استاذ مکرم امام

ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۴۰)

جناب حماد بن زید علیہ الرحمہ

نے کہا میں نے حج شریف کا ارادہ کیا تو جناب محدث ایوب (سختیانی) علیہ الرحمہ کے پاس حاضر ہوا تو محدث ایوب نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اس سال اہل کوفہ کا فقیہ نیک آدمی (امام) ابوحنیفہ بھی حج کر رہے ہیں جب تیری ان سے ملاقات ہو تو ان کو میرا اسلام کہہ دینا۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۴۱)

محدث یزید بن ہارون علیہ الرحمہ

سے کسی نے پوچھا اے ابوخالد جن کو آپ نے دیکھا ہے ان میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے تو جواب دیا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سب سے بڑے فقیہ ہیں۔

نیز جب آپ سے امام ابوحنیفہ اور آپ کی کتابوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اگر تو فقہ سیکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر تجھے ابوحنیفہ کی کتابوں کو دیکھنا چاہے میں نے کوئی فقیہ ایسا نہیں دیکھا جو آپ کی کتابوں کو ناپسند جانتا ہو۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۴۲)

محدث ابوعاصم نبیل:

سے جب پوچھا گیا کہ جناب سفیان اور جناب ابوحنیفہ میں سے بڑا فقیہ کون ہے تو جواب دیا کہ ابوحنیفہ بڑے فقیہ ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا ابوحنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں پھر فرمایا کہ میں نے فقہ میں ان کی مثل نہیں دیکھا نیز فرمایا کہ جب امام ابوحنیفہ اور امام سفیان کسی فتوی پر اتفاق کر لیں تو کس کی جرأت ہے اس کا مقابلہ کرنے کی؟ نیز فرمایا کہ جس چیز پر ابوحنیفہ اور سفیان دونوں جمع ہو جائیں وہ چیز بڑی قوی ہوتی ہے نیز فرمایا کہ اگر کسی کو قیاس رائے کے ساتھ کہنا لائق ہے تو وہ ابوحنیفہ ہیں۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۴۳)

امام ابونعیم علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ ابوحنیفہ مسائل میں بڑا غور وفکر کرنے والے ہیں۔

محدث عبداللہ بن داؤد

الخیریبی نے کہا کہ اہل اسلام پر یہ بات لازم ہے کہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ کیلئے دعاء رحمت کیا کریں کیونکہ آپ نے سنن اور فقہ کو محفوظ کیا ہے۔

محدث ابوعبدالرحمٰن مقری

جب امام ابوحنیفہ سے حدیث بیان کرتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ ہمیں حدیث سنائی شہنشاہ نے (یعنی امام ابوحنیفہ نے)

محدث شداد بن حکیم علیہ الرحمہ

نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

محدث مکی بن ابراہیم علیہ الرحمہ

نے جب امام ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو فرمایا ابوحنیفہ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

محدث نضر بن شمیل علیہ الرحمہ

نے کہا کہ لوگ فقہ سے سوئے ہوئے تھے حتیٰ کہ امام ابو حنیفہ نے انہیں بیدار کر دیا۔

محدث یزید بن ہارون علیہ الرحمہ

سے کسی نے پوچھا، اے ابو خالد جن کو آپ نے دیکھا ہے ان میں سب سے بڑا فقیہ کون ہے تو جواب دیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سب سے بڑے فقیہہ ہیں۔

محدث ابو عاصم نبیل

سے جب پوچھا گیا کہ جناب سفیان اور جناب ابو حنیفہ میں سے بڑا فقیہ کون ہے تو جواب دیا کہ ابو حنیفہ بڑے فقیہ ہیں۔

محدث یزید بن ہارون علیہ الرحمہ

سے امام ابو حنیفہ اور آپ کی کتابوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کہ اگر تو فقہ سیکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو پھر تجھے ابو حنیفہ کی کتابوں کو دیکھنا چاہئے میں نے کوئی فقیہ ایسا نہیں دیکھا جو آپ کی کتابوں کو ناپسند جانتا ہو۔ (خطیب بغدادی صہ 342/13)

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا۔۔۔ ابو حنیفہ سب سے بڑے فقیہ ہیں پھر فرمایا کہ میں نے فقہ میں ان کی مثل نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ جب امام ابو حنیفہ اور امام سفیان کسی فتویٰ پر اتفاق کر لیں تو کس کی جرأت ہے اس کا مقابلہ کرنے کی۔

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ جس چیز پر ابوحنیفہ اور سفیان دونوں جمع ہو جائیں وہ چیز بڑی قوی ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ اگر کسی کو قیاس، رائے کے ساتھ کہنا لائق ہے تو وہ ابوحنیفہ ہیں۔

(خطیب بغدادی صہ 343/13)

امام ابونعیم علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ ابوحنیفہ مسائل میں بڑا غور فکر کرنے والے ہیں۔

محدث عبداللہ بن داؤد

الخیر یبی نے کہا کہ اہل اسلام پر یہ بات لازم ہے کہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہ کیلئے دعاء رحمت کیا کریں کیونکہ آپ نے سنن اور فقہ کو محفوظ کیا ہے۔

(خطیب بغدادی صہ 344/13)

محدث ابوعبدالرحمٰن مقریٔ

جب امام ابوحنیفہ سے حدیث بیان کرتے تو یوں کہا کرتے تھے کہ ہمیں حدیث سنائی شہنشاہ نے (یعنی امام ابوحنیفہ نے)

محدث شداد بن حکیم علیہ الرحمہ

نے کہا کہ میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

محدث مکی بن ابراہیم علیہ الرحمہ

نے جب امام ابوحنیفہ کا ذکر کیا تو فرمایا، ابوحنیفہ اپنے زمانے میں سب سے بڑے عالم ہیں۔

محدث نضر بن شمیل علیہ الرحمہ

نے کہ کہ لوگ فقہ سے سوئے ہوئے تھے حتیٰ کہ امام ابوحنیفہ نے انہیں بیدار کردیا۔

جناب یحییٰ (بن سعید قطان)

نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کی قسم ہم جھوٹ نہیں کہتے کئی مرتبہ ہم نے ابوحنیفہ کی رائے کو اپنایا ہے۔ مزید کہتے ہیں کہ ہم نے ابوحنیفہ کی رائے سے اچھی رائے کسی کی نہیں سنی اور ہم نے آپ کے اکثر اقوال کو اپنالیا ہے۔ (خطیب بغدادی صہ 345/13)

جناب یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ جناب یحییٰ بن سعید فتویٰ میں اہل کوفہ کی موافقت کرتے تھے، اور اقوال میں سے صرف امام ابوحنیفہ کے قول کو اختیار کرتے تھے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ

نے فرمایا لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں، نیز فرمایا میں نے ابوحنیفہ سے بڑا فقیہ کوئی نہیں دیکھا۔ اور فرمایا جو کوئی فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے تو وہ ابوحنیفہ کا محتاج ہے۔ اور فرمایا جو فقہ کی پہچان حاصل کرنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ امام ابوحنیفہ اور آپ کے شاگردوں کو لازم پکڑلے اس لیے کہ لوگ فقہ میں ان کے محتاج ہیں۔

(خطیب بغدادی صہ 343/13)

امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ

نے کہا میرے نزدیک قرأۃ تو (قاری) حمزہ کی ہے اور فقہ ابوحنیفہ کی ہے، اسی پر میں نے لوگوں کو پایا ہے۔

ابراہیم بن عکرمہ

نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ بڑا پرہیزگار اور بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

(خطیب بغدادی صہ 347/13)

جناب یحییٰ القطان علیہ الرحمہ

نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کی قسم ہم ابوحنیفہ کی مجلس میں بیٹھے اور آپ سے ہم نے سنا اور اللہ تعالیٰ کی قسم جب بھی میں نے ابوحنیفہ کی طرف دیکھا تو میں پہچان گیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرنے والے ہیں۔ (خطیب بغدادی صہ 352/13)

جناب محدث سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ ابوحنیفہ پر اللہ تعالیٰ رحمت کرے وہ بہت زیادہ نماز پڑھنے والے تھے۔

محدث یحییٰ بن ایوب

نے کہا کہ امام ابوحنیفہ رات کو سوتے نہیں تھے (بلکہ عبادت میں رات گزارتے تھے)

حفص بن عبدالرحمٰن

نے کہا کہ ابوحنیفہ رات کو قرآن کے ساتھ زندہ کرنے والے تھے ایک ہی رکعت میں تمیں سال تک آپ کا یہ معمول رہا۔

محدث زافر بن سلیمان

نے کہا کہ ابوحنیفہ رات کو زندہ کرنے والے تھے، قرآن کے ساتھ ایک ہی رکعت میں

محدث اسد بن عمر

نے کہا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے چالیس سال فجر کی نماز عشاء کے وضو کے ساتھ ادا کی، آپ ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن مجید تلاوت کیا کرتے تھے اور خوف الٰہی کی وجہ سے اتنا روتے حتیٰ کہ آپ کی آواز سنی جاتی اور پڑوسی بھی آپ پر ترس کرتے تھے۔

(خطیب بغدادی صہ 354/13)

جناب منصور بن ہاشم

کہتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ کے ساتھ تھے قادسیہ میں، کوفہ سے ایک آدمی آیا اس نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ پر اعتراض کیا تو حضرت امام عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا، تیری خرابی ہو کیا ایسے آدمی پر اعتراض کرتے ہو جس نے پینتالیس سال

پانچوں نمازیں ایک ہی وضو کے ساتھ ادا کیں اور جو رات کو دو رکعت میں مکمل قرآن مجید تلاوت کرتا تھا اور میرے پاس جو فقہ ہے وہ میں نے ابوحنیفہ سے ہی حاصل کی ہے

جناب محدث مسعر بن کدام علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ ابوحنیفہ ایک رکعت میں مکمل قرآن مجید تلاوت کرتے تھے۔

محدث یحییٰ بن نصر

نے کہا ابوحنیفہ رمضان المبارک میں ساٹھ مرتبہ قرآن مجید تلاوت کرتے تھے۔

محدث یزید بن کمیت:

نے کہا ابوحنیفہ بہترین لوگوں میں ہے اور اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے ہیں

جناب حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ جب میں کوفہ میں آیا تو میں نے لوگوں سے پوچھا سب سے زیادہ پرہیز گار کون ہے تو لوگوں نے کہا، امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ

محدث حضرت مکی بن ابراہیم علیہ الرحمہ

نے فرمایا میں نے اہل کوفہ کی صحبت اختیار کی لیکن میں نے امام ابوحنیفہ سے بڑا کوئی پرہیز گار نہیں دیکھا۔

جناب محدث حضرت وکیع علیہ الرحمہ

اللہ تعالیٰ قسم ابوحنیفہ عظیم الامانت ہیں، اور آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عظمت وادب واحترام ہے اور آپ ہر شئی پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ پر رحمت کی اور آپ سے راضی ہوا اور دیگر ابرار یعنی پاک لوگوں سے راضی ہوا، امام ابوحنیفہ بھی ضرور انہیں نیک لوگوں میں سے ہیں۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۵۸)

جناب حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نیز فرمایا میں نے ابوحنیفہ سے بڑا پرہیز گار نہیں دیکھا۔

ابوعبدالرحمٰن مسعودی

کہتے ہیں میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ اچھی امانت والا نہیں دیکھا۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۵۹)

محدث قیس بن ربیع

نے کہا ابوحنیفہ پرہیز گار شخصیت تھے اور فقیہ تھے آپ سے حسد کیا گیا ہے۔

حجر بن عبدالجبار

کہتے ہیں کہ لوگوں نے مجلس ابوحنیفہ سے زیادہ مکرم مجلس نہیں دیکھی۔

(خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۶۰)

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نیز حضرت عبداللہ بن مبارک نے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ سے کہا اے ابوعبداللہ! ابوحنیفہ غیبت سے کتنے دور رہتے ہیں، میں نے کبھی نہیں سنا کہ ابوحنیفہ نے کبھی اپنے کسی مخالف کی بھی غیبت کی ہو، تو جناب سفیان نے کہا وہ یعنی ابوحنیفہ بہت عقل مند ہیں وہ کیوں اپنی نیکیوں پر دوسروں کو مسلط کریں گے۔

محدث علی بن عاصم:

نے کہا اگر ابوحنیفہ کی عقل کا نصف اہل زمین سے وزن کیا جائے تو ابوحنیفہ کی عقل پھر بھی زیادہ ہوگی۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۶۳)

محدث خارجہ بن مصعب:

نے کہا جو موزوں پر مسح جائز نہ سمجھے یا امام ابوحنیفہ پر اعتراض کرے تو وہ ناقص العقل ہے۔

محدث یزید بن ہارون:

نے کہا میں نے لوگوں کو پایا ہے کوئی شخص میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ عقل مند زیادہ افضل اور زیادہ پرہیزگار نہیں دیکھا۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۶۳)

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ

نے فرمایا کہ میں نے حسن بن عمار کو دیکھا امام ابوحنیفہ کی (سواری) کی رکاب پکڑے ہوئے تھے اور کہہ رہے تھے کہ ہم نے فقہ میں کلام کرنے والا آپ سے زیادہ بلیغ نہیں دیکھا اور آپ سے زیادہ حاضر جواب نہیں دیکھا، آپ کے وقت جو کلام کرنے والے ہیں آپ بلامدافع ان کے سردار ہیں اور جو یہ اعتراض کرتے ہیں اصل میں وہ آپ سے حسد کی وجہ سے ہے۔ محدث ابن داؤد کہتے ہیں کہ لوگ امام ابوحنیفہ کے بارے میں یا جاہل ہیں یا حاسد ہیں۔ (یعنی جو آپ پر اعتراض کرنے والے ہیں ان کی یہ حالت ہے) (خطیب بغدادی صہ ۱۳/ ۳۶۷)

محدث ابو وہب العابد

نے کہا جو موزوں پر مسح جائز نہ سمجھے یا امام ابوحنیفہ پر طعن کرے تو وہ شخص ناقص العقل ہے۔

محدث یحیٰی بن ضریس:

نے کہا کہ میں سفیان کے پاس حاضر ہوا آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا ابوحنیفہ پر اعتراض کیوں ہے کہا اُسے کیا ہوا تو اس نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا ہے وہ کہتے تھے سب سے پہلے میں دلیل کے طور پر کتاب اللہ کو لیتا ہوں اگر قرآن مجید سے نہ ملے

تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے لیتا ہوں، تو اگر کتاب اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی سنت سے نہ ملے تو آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین سے کسی کا قول لے لیتا ہوں تو جب معاملہ (تابعین پر پہنچتا ہے) جیسے امام شعبی امام ابراہیم امام ابن سیرین، امام حسن، امام عطاء، امام سعید بن مسیب رضوان اللہ علیہم اجمعین تو جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا اسی طرح میں نے بھی اجتہاد کیا ہے۔ حضرت سفیان نے یہ سننے کے بعد طویل خاموشی اختیار کی اور کہا یہ ایسے کلمات ہیں جو اس کی رائے ہیں مجلس میں کوئی شخص ایسا نہ تھا جس نے اس واقعہ کو نہ لکھا ہو۔ (خطیب بغدادی صہ ۱۳/۳۶۸)

امام محدث فقیہ مورخ عبدالقادر بن ابی الوفا القرشی کی کتاب

الجواهر المضية فى طبقات الحنفية

سے امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ

امام عبدالقادر قرشی علیہ الرحمہ حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں درج کرتے ہیں''

الامام الاعظم ابوحنیفہ النعمان بن ثابت۔۔۔ پھر فرماتے ہیں کہ آپ نے جن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے سنا ہے، ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء یہ ہیں:

حضرت عبداللہ بن انیس

حضرت عبداللہ بن جزء الزبیدی

حضرت انس بن مالک

حضرت جابر بن عبداللہ

حضرت معقل بن یسار

حضرت واثلہ بن اسقع

حضرت عائشہ بنت عجرد (رضی اللہ عنہم اجمعین)

پھر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی زیارت کرنا ذکر کیا، پھر بیان کیا کہ آپ نے تابعین کرام میں سے کثیر حضرات سے سماع کیا ہے اور پھر بیان کیا کہ آپ سے ایک جم غفیر نے روایت کی ہے، یہاں تک کہ چار ہزار آدمیوں نے آپ سے روایت کی

ہے یعنی آپ کے شاگردوں کی تعداد جنہوں نے آپ سے روایت کی ہے پھر جناب مسعر بن کدام کا فرمان نقل کیا کہ جس نے اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان امام ابوحنیفہ کو (وسیلہ) بنالیا میں اُمید کرتا ہوں کہ اسے کوئی خوف نہیں ہوگا۔

پھر یحییٰ بن آدم سے نقل کیا کہ میں نے حسن بن صالح سے سنا وہ کہتے تھے ابوحنیفہ کے نزدیک جب کوئی حدیث ثابت ہو جاتی تو پھر کسی اور جانب توجہ نہیں کرتے تھے۔ قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ سے نقل کیا کہ میں نے حدیث کی تفسیر جاننے کے بارے میں امام ابوحنیفہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

پھر حضرت امام الشان امام شافعی علیہ الرحمہ کا فرمان نقل کیا کہ

جو آدمی فقہ حاصل کرنا چاہے وہ امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے۔

پھر حضرت امام کبیر سید المحدثین حضرت امام مالک علیہ الرحمہ کا فرمان نقل کیا کہ آپ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ اگر اس ستون کے بارے میں کہہ دے کہ یہ سونے کا ہے تو دلائل سے ثابت کر دیں گے کہ واقعی وہ سونے کا ہے۔

امام عبدالقادر قرشی علیہ الرحمہ پھر نقل فرماتے ہیں کہ حضرت امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس جب امام ابوحنیفہ کا ذکر ہوتا تو آپ سن کر روتے اور آپ کیلئے دعاء رحمت کرتے پھر نقل فرماتے ہیں کہ امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ ثقہ ہیں میں نے کسی کو بھی امام ابوحنیفہ کی تضعیف کرتے نہیں سنا۔

یہ امام شعبہ علیہ الرحمہ ہیں جو امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی طرف لکھتے تھے کہ اے ابوحنیفہ آپ حدیث بیان کریں، اسی طرح علی بن مدینی نے بھی امام ابوحنیفہ کی تعریف کی ہے، امام یحییٰ بن معین سے جب پوچھا گیا کہ ابوحنیفہ کیا حدیث میں سچے ہیں تو کہا

ہاں وہ سچے ہیں، اور امام شعبہ علیہ الرحمہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں بڑی اچھی رائے رکھتے تھے۔

قاضی ابو یوسف علیہ الرحمہ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ ہر رات قرآن مجید ختم فرماتے تھے امام ابن عبدالبر علیہ الرحمہ کے حوالے سے بیان کیا کہ امام ابن المدینی نے کہا کہ ابوحنیفہ ثقہ ہیں، ان کے ساتھ کوئی ڈر نہیں ہے، ابن عبدالبر علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا کہ جنہوں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے روایت کی ہے انہوں نے آپ کی توثیق کی ہے اور تعریف کی ہے، علامہ عبدالقادر قرشی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی جرح و تعدیل میں بھی بات قبول کی گئی ہے۔ جس طرح حضرت امام احمد حضرت امام بخاری ابن معین، ابن المدینی و غیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی بات قبول کی گئی ہے، جیسا امام ترمذی علیہ الرحمہ کی کتاب العلل من الجامع الکبیر میں ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے جابر الجعفی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا اور کوئی عطا بن ابی رباح سے افضل نہیں دیکھا۔ پھر مدخل لمعرفۃ دلائل النبوۃ للبیہقی کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ سے حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمہ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا وہ ثقہ ہیں، سوا ان احادیث کے جو سفیان عن ابی اسحاق عن الحارث روایت کی ہیں۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا زید بن عیاش ضعیف ہے۔

سفیان بن عیینہ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ سب سے پہلے بیان حدیث کیلئے مجھے امام ابوحنیفہ نے ہی بٹھایا ہے اور لوگوں کو فرمایا کہ یہ سفیان حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث کو سب سے زیادہ جاننے والے ہیں تو لوگ مجھ پر جمع ہو گئے اور میں نے لوگوں کو حدیث بیان کی ۔۔۔۔ پھر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا فرمان نقل کیا

کہ آپ نے فرمایا جو حدیث صحیح طریقے سے حفظ ہو وہی بیان کرنی چاہیئے۔

(الجواہر المضیہ صہ ۲۰ تا ۲۴) ملخصاً

امام محدث مؤرخ علامہ صلاح الدین خلیل بن ایبک صفدی علیہ الرحمہ کی تصنیف

"الوافی بالوفیات"

سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ترجمہ

علامہ صفدی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ

امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نعمان بن ثابت بن زوطی ۔۔۔۔ الامام العلم الکوفی الفقیہ ۔۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی آپ نے زیارت کی ہے وہ بھی کئی بار، یہ بات ابن سعد نے کہی ہے پھر حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے اساتذہ و تلامذہ کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

کہ امام ابوحنیفہ کا شمار صاحب جود وسخا اور ذکی عقل مند اور عبادت گزار لوگوں میں کیا گیا ہے، تہجد ادا کرتے تھے، بکثرت تلاوت قرآن مجید کرتے تھے اور قیام لیل کے پابند تھے، حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ لوگ فقہ سیکھنے میں امام ابوحنیفہ کے محتاج ہیں، امام ابن معین نے کہا ابوحنیفہ ثقہ ہیں اور کہا کہ آپ کے ساتھ کوئی ڈر نہیں ہے آپ پر کذب کی تہمت نہیں لگائی گئی۔

یزید بن ھبیرہ نے امام ابوحنیفہ کو (کوڑے) مارے کیونکہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے عہدہ قضا قبول نہیں فرمایا تھا، کہا گیا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے اور ایک رکعت میں ختم قرآن کرتے تھے، کہا گیا ہے کہ جس جگہ آپ دفن ہوئے اس جگہ پر حضرت امام نے ستر ہزار بار قرآن مجید کی تلاوت کی تھی۔

نوح الجامع نے سنا کہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے تھے جو کچھ نبی پاک ﷺ کی طرف سے آیا ہے وہ ہمارے سر اور آنکھوں پر اور جو کچھ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہوا اس میں سے ہم اختیار کرتے ہیں اور اس کے بعد باقی رجال ہیں ہم بھی رجال ہیں۔

ابن حزم نے کہا کہ تمام احناف کا اس پر اتفاق ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ضعیف حدیث بھی قیاس سے بہتر ہے۔

یحیٰ القطان نے کہا واللہ ہم جھوٹ نہیں کہتے ہم نے ابوحنیفہ کی رائے سے بہتر رائے کسی کی نہیں سنی، اور ہم نے آپ کے اکثر اقوال کو اپنا لیا ہے۔۔۔ بعد چند سطور لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس جب امام ابوحنیفہ کا ذکر کیا جاتا تو آپ روتے اور آپ کیلئے دعاء رحمت کرتے تھے۔

حضرت امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ حضرت امام مالک علیہ الرحمہ سے کہا گیا کہ کیا آپ نے ابوحنیفہ کو دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا ہاں دیکھا ہے اور ایسا آدمی ہے اگر تیرے ساتھ اسی ستون کا سونے کے ہونے کے بارے میں گفتگو کرے تو ضرور دلیل قائم کر دے گا۔ حضرت امام یحیٰ بن معین علیہ الرحمہ نے کہا کہ میرے

نزدیک قرأۃ تو حمزہ کی ہے اور فقہ ابوحنیفہ کی ہے اسی پر ہی میں نے لوگوں کو پایا ہے۔
بعد چند سطور لکھتے ہیں کہ آپ قیاس میں بھی امام ہیں (یعنی قیاس صحیح)
یزید بن کمیت علیہ الرحمہ نے کہا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ ڈرنے والے تھے، پھر آخر میں حضرت امام عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے اشعار لکھے جو آپ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف میں فرمائے تھے۔
ان اشعار میں حضرت سیدنا عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو امام المسلمین، شہروں کو حدیث وفقہ وآثار کے ساتھ زینت دینے والے کہا، مشرق ومغرب میں آپ کی نظیر نہیں ہے اور نہ ہی کوفہ میں۔۔۔۔

(کتاب الوافی بالوفیات صہ ۲۷/۸۹ تا ۹۳) ملخصاً

علامہ صفدی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا جو شاندار ترجمہ کیا ہے گزشتہ اوراق میں آپ نے پڑھ لیا ہے، قابل غور بات یہ ہے کہ علامہ صفدی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی خود بھی اور دیگر ائمہ کرام سے بھی شان بیان کی ہے مثلاً حضرت امام عبداللہ بن مبارک حضرت امام مالک حضرت امام احمد بن حنبل حضرت امام شافعی حضرت امام یحییٰ القطان، حضرت امام یحییٰ بن معین وغیرہم سے اور حضرت امام پر جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت امام پر جو بھی جرح کی گئی ہے ہرگز قابل التفات نہیں ہے، کیونکہ آپ کی امامت فی الدین مُسلّم ہے اور آپ آئمہ اربعہ سے ایک امام ہیں اور کروڑوں کی تعداد میں آپ کے مقلدین ہیں، جن میں محدثین، مفسرین، فقہاء، علماء، اولیاء کرام کثیر تعداد میں شامل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے علم کو کائنات میں پھیلا دیا ہے اور لوگ

اس حنفی فقہ پر عمل کر کے عبادات کو صحیح طریقے سے ادا کرتے رہے اور کرتے رہیں گے تو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ بے شک اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اولیاء اللہ سے عداوت رکھنا اللہ تعالیٰ سے اعلانِ جنگ ہے، خوش نصیب ہیں وہ حضرات جو اولیاء اللہ سے محبت کرتے ہیں اور بدنصیب ہیں وہ مردود جو اولیاء کرام مقربینِ بارگاہ الٰہیہ سے عداوت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی محبت کا صدقہ ہمیں بخش دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امام العلماء سند المحققین ولی کبیر امام اجل حضرت سید ابوالمواہب

عبدالوہاب بن احمد بن علی بن احمد شافعی المصری المعروف الشعرانی کی کتاب

میزان الکبریٰ الشعرانیہ

سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف

حضرت امام سید عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام اعظم علیہ الرحمہ کا مذہب تدوین میں سب سے مقدم ہے اور اختتام میں سب سے مؤخر ہوگا چنانچہ بعض اہل کشف کا یہی بیان ہے، باری تعالیٰ نے اپنے دین اور بندوں کی امامت کیلئے ان کو پسند فرمایا ہے اور ان کے پیرو ہر زمانہ میں تا قیامت پڑھتے رہیں گے اور وہ پیرو ایسے راسخ القدم ہوں گے کہ اگر ان میں سے کسی کو قید کر دیا جائے یا پیٹا جائے اور اس سے کہا جائے کہ امام صاحب علیہ الرحمہ کے طریقہ کو چھوڑ دے تو وہ ہرگز اس کے چھوڑنے کو منظور نہ کرے گا خدا تعالیٰ ان سے اور ان کے متبعین اور ہر اس شخص سے جو آپ کے ادب کو ملحوظ رکھے اور تمام ائمہ رحمہم اللہ سے راضی رہے۔ اور میرے شیخ حضرت علی

خواص علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر امام مالک علیہ الرحمہ اور امام شافعی علیہ الرحمہ کے مقلد انصاف کو کام میں لائیں تو اپنے اپنے آئمہ سے امام موصوف علیہ الرحمہ کی تعریف سن لینے یا کسی واسطہ سے اس تعریف پر مطلع ہو جانے کے بعد ہرگز امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے کسی قول کو ضعیف نہ قرار دیں۔ کیونکہ امام مالک علیہ الرحمہ کا یہ قول پہلے گزر چکا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ اگر مجھ سے اس ستون کے بارے میں مناظرہ کریں اور فرمادیں کہ اس کا نصف حصہ چاندی ہے یا سونا ہے تو اپنے قول کی دلیل سے ثابت کریں، الفاظ یہی ہوں امام مالک علیہ الرحمہ کے یا اور ہوں لیکن مطلب یہی ہے۔

اور امام شافعی علیہ الرحمہ سے امام اعظم علیہ الرحمہ کی رفعت مقامی کی تعظیم کا صدور اسی طرح ہوتا کہ نماز صبح میں (جو امام اعظم ابوحنیفہ کی قبر کے پاس پڑھی) دعائے قنوت کو باوجود اس کے ان کے نزدیک مستحب ہونے کے ترک کر دیا تو بھی مقلدین پر امام اعظم علیہ الرحمہ کا ادب واجب ہونے کیلئے کافی ہوتا جیسا کہ گزر چکا۔

اور ولید بن مسلم کا یہ قول کہ مجھ سے ایک دفعہ امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ تمہارے شہروں میں امام ابوحنیفہ کا ذکر کیا جاتا ہے میں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا کہ تب تمہارے شہروں میں نہیں رہنا چاہئے، اس قول کے بارے میں حافظ مزنی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ شخص ولید بن مسلم ضعیف اور غیر معتبر ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اگر امام مالک علیہ الرحمہ سے اس قول کا ثبوت بھی ہو جائے تو ہم یہ کہیں گے کہ ان کا یہ مطلب تھا کہ اگر تمہارے شہروں میں امام اعظم علیہ الرحمہ کا تعظیم اور توقیع کے ساتھ نام لیا جاتا ہو تو پھر کسی عالم کو وہاں رہنا مناسب نہیں اس لیے کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا علم کافی ہے اور تمہارے شہر کے لوگوں کو امور دینیہ میں کسی اور شخص

سے سوال کرنے کی حاجت نہیں۔ (ترجمہ: میزان شعرانی صہ۱/ ۱۲۶۔۱۲۷)

پھر صفحہ ۱۲۸ پر فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہوا کہ ائمہ مجتہدین کا امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی تعظیم کرنا ثابت ہے اور سب سے بڑا ثبوت امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ کے وہ دونوں قول گزر چکے اور جب ایسے بڑے لوگ آپ کی تعظیم کرتے ہیں تو دوسرے لوگوں کو ان اقوال کی طرف جو امام صاحب یا ان کے متبعین کے بارے میں منقول ہیں ہرگز توجہ نہ ہونی چاہیے۔

حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی خواص علیہ الرحمہ کو بارہا فرماتے سنا ہے کہ متبعین ائمہ پر اس شخص کی تعظیم واجب ہے جس کی ان کے ائمہ نے مدح اور تعریف کی ہو اس لیے کہ جب امام مذہب کسی عالم کی مدح کرے گا تو اس کے مقلدین پر اپنے امام کی تقلید کے طور پر اس عالم کی تعظیم اور اس کو دین خداوندی میں قول بالرائی سے منزہ خیال کرنا ضرور واجب ہے ہوگا اور اصل وجہ اس کی ظاہر ہے (ترجمہ شعرانی صہ۱/ ۱۲۸)

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اور اس کا افسوس ہے کہ ایک شخص جو عالم مشہور تھے میرے پاس آئے اور میں اس وقت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے محامد اور مناقب لکھ رہا تھا، انہوں نے ان کو بڑے غور سے دیکھ کر اپنی جیب سے چند رسالے نکالے اور مجھ سے کہا کہ ان کو دیکھو میں نے دیکھا تو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا رد تھا پھر تو میں نے اس سے کہا کہ کیا تجھ جیسا آدمی امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے کلام کو سمجھ سکتا ہے جو رد کرنے کی جرأت کی؟ اس نے کہا کہ یہ رد میں نے علامہ فخرالدین رازی علیہ الرحمہ کی تالیف سے لیا ہے میں نے جواب دیا کہ فخر رازی

امام موصوف کے مقابلہ میں ایک طالب علم سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے ، بلکہ ان دونوں کی مثال بادشاہ اور رعایا میں سے ادنیٰ درجہ کے آدمی کی یا ستارے اور آفتاب کی سی ہے تو جس طرح علماء نے رعیت کو اپنے بڑے امام اور خلیفہ پر اعتراض کرنا حرام قرار دیا ہے تاوقتیکہ اس اعتراض کی کوئی واضح دلیل مثل آفتاب نہ رکھتا ہو اسی طرح مقلدین کو ائمہ دین پر اس وقت تک اعتراض کرنا صحیح نہیں جب تک وہ اپنے قول کی دلیل میں کوئی ایسا امر منصوص نہ پیش کریں جس میں تاویل کا بھی احتمال ہو۔

(ترجمہ میزان شعرانی صہ ا/۱۲۰)

حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اور شافعی مذہب کے ایک طالب علم (جو مجھ سے پڑھنے آیا کرتے تھے) حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی برائی بیان کیا کرتے تھے اور یہ کہا کرتے تھے کہ میں ان کے شاگردوں کا کوئی کلام بھی سننا گوارا نہیں کرتا میں نے ایک دن ان کو اس پر بہت ڈانٹا لیکن وہ پھر بھی باز نہ آئے اور مجھ سے جدا ہو گئے۔ خدا کی شان کہ ایک دن بلند مکان کے زینہ سے اس زور سے گرے کہ ان کے کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی اور ہمیشہ ٹوٹی رہی یہاں تک کہ بہت برے حال میں مرے اور مجھے عیادت کیلئے بلایا، امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے شاگردوں کے ادب کی وجہ سے میں نے انکار کر دیا کیونکہ وہ طالب علم ان کو برا جانتے تھے۔ پس جان لو اس کو اور تمام ائمہ اور ان کے متبعین کے بارے میں زبان روکے رکھو کیونکہ وہ سب سیدھے راستے پر ہیں۔ (والحمد للہ رب العالمین)

(ترجمہ میزان شعرانی صہ ا/۱۲۹)

یہ عاجز احقر غلام مصطفےٰ نوری قادری اشرفی احباب کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ ہمارے دور کے غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث بھی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں بڑے بے لگام ہیں، واقعہ مذکورہ سے ان بدنصیبوں کو عبرت پکڑنی چاہئے اور حضرت امام اعظم ابوحنیفہ اور ان کے شاگردوں کے بارے میں طریقہ ادب اختیار کرنا چاہئے ، اللہ تعالیٰ وحدہٗ لاشریک اپنے محبوبوں کا ہمیشہ ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت امام شعرانی علیہ الرحمہ نے تو آپ کا ترجمہ بڑا مفصل بیان کیا ہے لیکن یہ عاجز اسی پر ہی اکتفا کرتا ہے۔

حافظ الدنیا امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کی کتاب

تہذیب التہذیب

سے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا ترجمہ

امام حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے آپ کا نام وغیرہ ذکر کرنے کے بعد آپ کے اساتذہ کرام کے کچھ اسماء گرامی درج فرمائے پھر آپ کے شاگردوں کے نام ذکر فرمائے ۔ پھر حضرت سیدنا مولا علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا آپ کے والد گرامی جناب حضرت ثابت علیہ الرحمہ اور ان کی اولاد کیلئے دعا فرمانے کا ذکر کیا، پھر ائمہ کرام سے آپ کی توثیق و تعدیل بیان فرمائی جو پیش خدمت ہے۔

امام ابن حجر علیہ الرحمہ نے نقل فرمایا کہ جناب محمد بن سعد عوفی نے کہا کہ میں نے ابن معین سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ ابوحنیفہ ثقہ ہیں وہی حدیث بیان کرتے جو حفظ ہوتی تھی، اور جو حفظ نہ ہوتی وہ بیان نہ کرتے تھے، صالح بن محمد اسدی نے ابن معین سے بیان کیا ہے کہ ابوحنیفہ حدیث میں ثقہ ہیں۔ ابووہب محمد بن مزاحم نے کہا میں نے عبداللہ بن مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ابوحنیفہ لوگوں سے بڑے فقیہ ہیں ، میں نے فقہ میں ان کی مثل نہ دیکھا اور عبداللہ بن مبارک نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ امام ابوحنیفہ اور امام سفیان کے ذریعے اگر میری مدد نہ کرتا تو میں بھی عام لوگوں جیسا ہی ہوتا۔

سلیمان بن ابوالشیخ نے کہا کہ ابوحنیفہ متقی پرہیزگار اور سخی آدمی ہیں، روح بن عبادہ نے کہا میں ابن جریج کے پاس تھا کہ اچانک امام ابوحنیفہ کے وصال کی خبر آئی تو ابن جریج نے کہا (ابوحنیفہ کی موت سے) علم رخصت ہوگیا ہے ابونعیم نے کہا کہ امام ابوحنیفہ مسائل میں بہت غور و فکر کرنے والے تھے، یحییٰ بن معین نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم ہم جھوٹ نہیں کہتے، ہم نے ابوحنیفہ کی رائے سے اچھی رائے کسی کی نہیں سنی، اور ہم نے آپ کے اکثر اقوال کو اپنا لیا ہے۔

ربیع وحرمل نے کہا کہ ہم نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ لوگ فقہ میں ابوحنیفہ کے محتاج ہیں۔

امام ابویوسف قاضی نے کہا کہ میں امام ابوحنیفہ کے ساتھ جارہا تھا کہ کسی نے کہا کہ یہ ابوحنیفہ ہیں جو رات کو نہیں سوتے، امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں پسند نہیں

کرتا کہ لوگ میرے متعلق وہ کہیں جو مجھ میں نہیں ہے اس کے بعد آپ ساری رات عبادت میں گزارتے تھے، حسن بن عمارہ نے امام ابوحنیفہ کو غسل دینے کے بعد کہا کہ ابوحنیفہ نے تیس سال تک روزہ رکھا ہے۔ ابن داؤد خریبی نے کہا کہ لوگ ابوحنیفہ کے بارے میں یا جاہل ہیں یا حاسد۔۔ (یعنی دو مخالف ہیں ان میں یا تو جہالت کی وجہ سے مخالفت کرتے ہیں یا حسد کی وجہ سے)

یحییٰ بن ضریس نے کہا کہ میں جناب سفیان کے پاس تھا ایک آدمی آیا اس نے کہا کہ ابوحنیفہ پر اعتراض کی وجہ کیا ہے، تو سفیان نے کہا کہ کیا ہوا ہے تو اس آدمی نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں سب سے پہلے کتاب اللہ سے دلیل پکڑتا ہوں اگر نہ ملے تو رسول اللہ ﷺ کی سنت سے دلیل پکڑتا ہوں اگر نہ ملے تو صحابہ کرام میں سے کسی کے قول سے دلیل پکڑتا ہوں تو جب معاملہ ابراہیم، شعبی، ابن سیرین عطا وغیرہم (یعنی تابعین) تک پہنچتا ہے تو اس میں جس طرح انہوں نے اجتہاد کیا اسی طرح میں اجتہاد کرتا ہوں۔

امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ عبدالحمید حمانی کی روایت سے کتاب الترمذی میں آپ سے یہ روایت بھی ہے کہ امام ابوحنیفہ نے فرمایا کہ میں نے جابر جعفی سے بڑا جھوٹا نہیں دیکھا اور عطاء سے افضل کوئی نہیں دیکھا اور نسائی کی کتاب میں آپ کی سند سے یہ روایت۔ ہے کہ جو شخص کسی جانور کے ساتھ برائی کرے تو اس پر حد نہیں ہے۔ آخر میں امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ کے مناقب بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو اور جنت الفردوس میں آپ کا مسکن کرے (آمین) (تہذیب التہذیب ص۵/ ۶۲۹ تا ۶۳۱)

حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا جو ترجمہ بیان کیا ہے اس میں آپ کا ثقہ ہونا، سچا ہونا، متقی پرہیز گار ہونا، یحییٰ بن سعید قطان علیہ الرحمہ جیسے ناقد رجال کا آپ کے اقوال کو اپنانا۔

اور امام ابوحنیفہ کا ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اور آپ کا سب سے بڑا فقیہ ہونا، تیس سال تک روزہ رکھنا اور آپ پر اعتراض کرنے والا یا جاہل ہوگا یا حاسد ہوگا اس کا بیان کرنا اور آپ کا سب سے پہلے کتاب اللہ سے دلیل پکڑنا پھر رسول اللہ ﷺ کی سنت سے دلیل پکڑنا پھر اقوال صحابہ کرام سے دلیل پکڑنا اس کے بعد اپنا اجتہاد کرنا، بیان کیا ہے اور امام ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ کے متعلق جرح کا ایک کلمہ بھی یہاں پر بیان نہیں کیا۔

حالانکہ خطیب بغدادی کی جرح، ابن حبان کی جرح، عقیلی کی جرح وغیرہ آپ کے پیش نظر تھی اس کے باوجود جرح کا ایک کلمہ بھی ذکر نہ کیا بلکہ آپ کا ثقہ صدوق ہونا اور صاحب مناقب کثیرہ ہونا بیان کیا ہے جس سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ ابن حجر علیہ الرحمہ نے بھی دیگر ائمہ کی طرح ان کتب میں مذکور جرح کو نہ لائق ذکر سمجھا اور نہ قابل التفات۔ کیونکہ آپ کی امامت فی الدین مسلمہ ہے آپ جلیل القدر امام ہیں اور اولیاء کاملین میں سے ہیں (رضی اللہ عنہ)

امام حافظ احمد بن عبداللہ بن صالح ابوالحسن العجلی کی کتاب

تاریخ الثقات

سے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا ترجمہ

امام عجلی علیہ الرحمہ ۲۶۱ھ میں متوفی ہیں۔ امام عجلی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کو ثقات میں داخل کیا ہے اسی لیے تاریخ الثقات میں آپ کا ذکر کیا ہے، اور جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا۔ امام عجلی نے فرمایا کہ نعمان بن ثابت ابوحنیفہ کوفی تیمی من رهط حمزة الزيات و كان خزازا يبيع الحرو يروى عن اسماعيل بن حماد بن ابى حنيفه قال نحن من ابناؤ فارس الاحرار ولد جدى النعمان سنة ثمانين و ذهب جدى ثابت الى على وهو صغير فدعا له بالبركة فيه و فى ذريته۔

(تاریخ الثقات صہ ۴۵۰، مطبوعہ مکتبہ الاثریہ الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور)

مذکورہ سطور کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کا نام نعمان ہے والد کا نام ثابت ہے، آپ ریشمی کپڑے کا کاروبار کرتے تھے اور آپ کے پوتے اسماعیل نے کہا کہ ہم اہل فارس ہیں اور آزاد ہیں اور میرے دادا جناب ثابت حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے جناب ثابت اور ان کی اولاد کیلئے برکت کی دعا فرمائی ہے۔

امام عجلی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو ثقات میں داخل کیا اور جرح کا ایک لفظ بھی نہیں کہا

الحمد للہ رب العالمین

امام محدث فقیہ ابن اثیر علیہ الرحمہ کی کتاب

جامع الاصول فی احادیث الرسول

سے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کا شاندار ترجمہ

امام ابن اثیر علیہ الرحمہ آپ کا نام وغیرہ ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

امام فقیہ الکوفی ۔۔۔ آپ کے والد جناب ثابت اسلام پر پیدا ہوئے اور جناب ثابت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ثابت اور ان کی اولاد کیلئے برکت کی دُعا فرمائی۔

امام ابو حنیفہ کے زمانے میں چار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بصرہ میں، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کوفہ میں حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ مدینۃ المنورہ میں حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ مکۃ المکرمہ میں بعد چند سطور آپ کے اساتذہ و شاگردوں کا بیان کرتے ہیں پھر فرماتے ہیں کہ آپ خوبصورت چہرے والے، خوبصورت گفتگو کرنے والے، اچھی مجلس والے بہت زیادہ مہربانی سخاوت کرنے والے پھر فرماتے ہیں کہ: امام شافعی علیہ الرحمہ نے امام مالک رحمہ اللہ کو کہا کیا آپ نے ابو حنیفہ کو دیکھا ہے تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا ہاں دیکھا ہے میں نے دیکھا کہ ابو حنیفہ ایسے آدمی ہیں اگر تیرے ساتھ اس ستون کے سونے کے ہونے کے بارے میں گفتگو کریں تو ضرور اس پر دلیل قائم کر دیں گے۔

نیز امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو شخص فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے تو وہ فقہ میں امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے، امام ابن اثیر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ابوحنیفہ کے مناقب وفضائل کی شرح کی طرف گئے تو بات بہت طویل ہو جائے گی۔

بے شک آپ عالم، عامل، زاہد، عابد، پرہیزگار، متقی اور علوم شریعت میں پسندیدہ امام ہیں۔ آپ کی طرف جو منسوب کیا گیا ہے کہ آپ خلق قرآن، قدریہ، مرجیہ کا اعتقاد رکھتے تھے اس سے آپ بالکل بری ہیں۔

اور اس سے بری ہونے کی ایک دلیل یہ ہے کہ آپ کا ذکر آفاق میں پھیل گیا ہے اور آپ کا علم زمین میں پھیل گیا ہے اور اگر آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق نہ دیئے جاتے تو ایک جم غفیر آپ کے قول، رائے کی طرف رجوع نہ کرتا اور ایک حصہ آپ کی تقلید نہ کرتا۔ (جامع الاصول من احادیث الرسول صہ ۹۵۲/۱۲)

معلوم ہوا کہ امام ابن اثیر علیہ الرحمہ کے نزدیک آپ کے فضائل ومناقب بہت زیادہ ہیں ائمہ کرام مثل امام شافعی امام مالک رحمہما اللہ نے حضرت امام کی تعریف کی ہے امام ابوحنیفہ تقوی پرہیزگاری کے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں، امت کا ایک جم غفیر آپ کا مقلد ہے۔ آپ پر اعتراضات باطل ہیں وہ لائق التفات ہی نہیں جیسا کہ امام ابن اثیر علیہ الرحمہ کی تحریر سے واضح ہے۔

امام ابن اثیر علیہ الرحمہ نے آپ پر جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا، معلوم ہوا کہ امام ابن اثیر علیہ الرحمہ کے نزدیک امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی امامت فی الدین مسلمہ ہے اور آپ پر جرح کی طرف بالکل التفات نہیں کرنا چاہئے۔

امام محدث جمال الدین مزّی رحمہ اللہ کی تصنیف

تہذیب الکمال

سے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی توثیق وتعدیل

امام مزّی علیہ الرحمہ نے جو حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ترجمہ کیا ہے اس کی تلخیص حاضر خدمت ہے: آپ کے والد ثابت رحمہ اللہ اسلام پر پیدا ہوئے، جناب ثابت اوران کی اولاد کیلئے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دعاء برکت فرمائی ہے، محمد بن سعد عونی نے کہا کہ میں نے یحییٰ بن معین سے سنا وہ کہتے کہ ابوحنیفہ ثقہ ہیں وہی حدیث بیان کرتے ہیں جو حفظ ہو۔ صالح بن محمد اسدی حافظ نے کہا کہ ابن معین کہتے تھے کہ ابوحنیفہ ثقہ فی الحدیث ہیں۔

محمد بن محرز نے یحییٰ بن معین سے روایت کی ہے کہ ابوحنیفہ کے ساتھ کوئی ڈر نہیں اور کبھی یہ کہا کہ ابوحنیفہ ہمارے نزدیک سچے ہیں ان پر کذب کی کوئی تہمت نہیں ہے۔ بعد چند سطور لکھتے ہیں کہ جناب عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ ابوحنیفہ اور سفیان کے ذریعے میری مدد نہ کرتا تو میں بھی عام لوگوں کی طرح ہی ہوتا۔ احمد بن صباح نے کہا کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا انہوں نے امام مالک علیہ الرحمہ سے کہا کیا آپ نے ابوحنیفہ کو دیکھا تو کہا ہاں دیکھا ہے، پھر فرمایا کہ اگر وہ تیرے ساتھ اس ستون کو سونے کا ہونے کے بارے میں گفتگو کریں تو ضرور دلیل قائم کردیں گے۔

روح بن عبادہ نے کہا کہ میں ابن جریج علیہ الرحمہ کے پاس تھا کہ ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی وفات کی خبر آئی تو استرجاع کے بعد کہا کہ علم رخصت ہو گیا ہے۔

یزید بن ہارون علیہ الرحمہ سے پوچھا گیا کہ ابوحنیفہ اور سفیان میں سے بڑا فقیہ کون ہے تو کہا کہ ابوحنیفہ بڑے فقیہ ہیں۔ امام عبداللہ مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ لوگوں سے بڑے فقیہ ہیں میں نے فقہ میں ان کی مثل نہیں دیکھا۔

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر کسی مسئلہ پر امام ابوحنیفہ اور امام سفیان جمع ہو جائیں تو پھر کون ہے جو ان کا سامنا کرے نیز عبداللہ بن مبارک نے یہ بھی فرمایا کہ جب ابوحنیفہ اور سفیان دونوں کسی مسئلہ پر جمع ہو جائیں تو وہ مسئلہ قوی ہوتا ہے۔ نیز فرمایا کہ اگر کسی کو رائے کے ساتھ کہنا لائق ہے تو پھر ابوحنیفہ کو لائق ہے کہ اپنی رائے سے بیان کریں۔

جناب سفیان نے فرمایا کہ اگر تو باریکیوں کے جاننے کا ارادہ کرے تو پھر ابوحنیفہ کو لازم پکڑ لے۔ عبداللہ بن داؤد خریبی نے کہا کہ اہل اسلام پر واجب ہے کہ وہ امام ابوحنیفہ کیلئے دعا کیا کریں کیونکہ انہوں نے سنت اور فقہ کو محفوظ کیا ہے۔

(تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۲۲ تا ۴۳۲)

احمد بن محمد بلخی نے کہا میں نے شداد بن حکیم کو فرماتے سنا ہے وہ کہتے تھے میں نے ابوحنیفہ سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔ جناب مکی بن ابراہیم علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ ابوحنیفہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم ہیں۔

امام یحییٰ بن معین کہتے تھے کہ میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے سنا وہ فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم ہم جھوٹ نہیں بولتے ہم نے ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی رائے سے کوئی اچھی

رائے والا نہیں سنا اور ہم نے آپ کے اکثر اقوال کو اپنا لیا ہے۔ یحییٰ بن معین نے کہا کہ یحییٰ بن سعید اہل کوفہ کے مطابق فتوی دیتے تھے اور ان کے اقوال میں سے ابو حنیفہ کے قول کو پسند کرتے تھے اور ابو حنیفہ کی رائے کی اتباع کرتے تھے۔

(تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۳)

ربیع فرماتے تھے کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کے محتاج ہیں۔

یحییٰ بن حرملہ نے کہا کہ میں نے امام شافعی علیہ الرحمہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ لوگ ان پانچوں کے محتاج ہیں، جو فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے تو وہ امام ابو حنیفہ کا محتاج ہے۔ نیز امام شافعی علیہ الرحمہ یہ بھی فرماتے تھے کہ فقہ میں ابو حنیفہ کو توفیق دی گئی ہے جو کمال حاصل کرنا چاہئے تو وہ ابو حنیفہ کا محتاج ہے۔

اسد بن عمرو نے کہا کہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے چالیس سال عشاء کے ضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے آپ کا رات کو معمول ہوتا تھا کہ اکثر طور پر آپ ایک ہی رکعت میں مکمل قرآن مجید تلاوت کرلیا کرتے تھے اور آپ کے رونے کی آواز (خوف الٰہی کی وجہ سے) آپ کے پڑوسی بھی سنتے تھے اور آپ پر ترس کرتے تھے اور جس جگہ آپ مدفون ہیں وہاں پر آپ نے ستر ہزار بار قرآن مجید تلاوت کیا ہے۔

(تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۴)

مکی بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں اہل کوفہ کے پاس بیٹھا ہوں لیکن میں نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ سے بڑا پرہیزگار نہیں دیکھا۔ (تہذیب الکمال صہ ۲۹/۴۳۶)

حضرت عبداللہ بن مبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ سے کوئی بڑا پرہیزگار نہیں دیکھا۔ (تہذیب الکمال صہ۲۹/ ۴۳۷)

یزید بن ہارون نے کہا کہ میں نے ابوحنیفہ سے زیادہ عقل والا، زیادہ پرہیزگار ان سے زیادہ افضل نہیں دیکھا۔ (تہذیب الکمال صہ۲۹/۴۳۹)

خلاصہ کلام:

حضرت امام مزی علیہ الرحمہ نے تہذیب الکمال میں حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کا کمال ترجمہ کیا ہے جیسا کہ گزشتہ سطور میں مذکور ہے، اور امام مزی علیہ الرحمہ نے حضرت امام ابوحنیفہ پر جرح کا ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ آپ کے نزدیک بھی حضرت امام ابوحنیفہ پر جرح باطل ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے اور آپ کے نزدیک بھی حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی امامت فی الدین ایک مسلمہ چیز ہے۔

قارئین گرامی قدر! الحمدللہ آپ پر واضح ہو گیا ہو گا کہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک جلیل القدر عظیم الشان کبیر الشرف مجتہد مطلق ثقہ ثبت اور اعلیٰ درجہ کے امام ہیں جن کی امامت فی الدین مُسلّم ہے۔ جلیل القدر ائمہ اسلام نے خراج عقیدت پیش کیا ہے، ان کی تعریف وتوصیف کی ہے اس باب میں جن کتب سے آپ کی شان بیان کی گئی ہے وہ یہ ہیں۔

" تبییض الصحیفہ ، السراج المنیر ، جامع بیان العلم ،
الانتقاء ، اخبار ابی حنیفہ ، مناقب الائمہ ، فہرست ابن
ندیم ، البدایہ والنہایہ ، مرأۃ الزمان ، المختصر فی اخبار
البشر ، تاریخ ابوالفداء ، تاریخ ابن الوردی ، شذرات الذھب
، آثار البلاد ، جامع المقدمات ، النجوم الزاھرہ ،
طبقات المفسرین ، طبقات السنیہ ، حیوٰۃ الحیوان ،
تاریخ بغداد ، الجواھر المضیہ فی طبقات الحنفیہ ، کتاب
الوافی بالوفیات ، میزان الکبریٰ للشعرانی ، تہذیب التہذیب ،
تاریخ الثقات ، جامع الاصول ، تہذیب الکمال "

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں

غیر مقلدین حضرات کے تأثرات

غیر مقلدین وہابیہ کے بہت بڑے عالم اور شیخ الکل علامہ نذیر حسین دہلوی نے اپنے فتاویٰ نذیریہ صہ ۱/ ۱۶۷ پر حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ مجتہد مطلق بلاریب ہیں، پھر صہ ۱/ ۱۶۹ پر آپ کو امام اعظم کہا۔ نیز صہ ۱/ ۱۵۶ پر لکھا کہ امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ فقہ اکبر میں فرماتے ہیں نیز صہ ۱/ ۱۹۵ پر لکھا ہے کہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے ان مذکورہ سطور سے یہ بات واضح ہے کہ نذیر حسین دہلوی وہابی کے نزدیک امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ

☆ امام ہیں آپ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کرنی چاہئے،

☆ آپ مجتہد مطلق بلاریب ہیں۔

☆ فقہ اکبر آپ کی کتاب ہے۔

غیر مقلدین کے شیخ الاسلام علامہ ثناء اللہ امرتسری اپنے فتاویٰ ثنائیہ صہ ۱/ ۳۶۳ پر لکھتے ہیں کہ امام المحتاطین امام ابوحنیفہ (یعنی جو لوگ دین میں احتیاط کرنے والے ہیں امام ابوحنیفہ ان کے بھی امام ہیں) نیز صہ ۱/ ۴۸۹ پر لکھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ نیز صہ ۱/ ۳۱۵ پر آپ کو لکھا "امام الاعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ" نیز صہ ۱/ ۸۸ پر لکھا ہے کہ اماموں اور مجتہدوں اور محدثین کی توہین کرنا انہیں برا بھلا کہنا، ان سے بغض رکھنا، دشمنی رکھنا، مسلمان کا کام نہیں۔ خصوصاً چاروں امام، امام ابوحنیفہ علیہ

الرحمہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ کی توہین کرنا۔

ان بزرگان دین کو برائی سے یاد کرنا ان سے دشمنی رکھنا صریح بے دینی ہے،

(نوٹ) موجودہ دور کے غیر مقلدین حضرات کاش اپنے شیخ الاسلام کی اس نصیحت کو پڑھ کر عمل کرتے اور ائمہ کرام اولیاء کرام کی دشمنی سے باز رہتے خصوصا حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بغض سے دور رہتے۔

علامہ ثناء اللہ امرتسری کی تحریر سے جو باتیں ثابت ہوئیں۔

☆ حضرت ابوحنیفہ علیہ الرحمہ امام ہیں۔

☆ آپ کیلئے رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کرنی چاہئے۔

☆ آپ امام الحناطین ہیں۔

☆ آپ امام اعظم ہیں۔

☆ آپ سے دشمنی، بغض، اور آپ کو برے الفاظ سے یاد کرنا صریح بے دینی ہے۔

غیر مقلدین کے علامہ داؤد غزنوی کے تاثرات

علامہ ابوبکر غزنوی لکھتے ہیں کہ

ائمہ کرام کا ان کے دل میں انتہائی احترام تھا، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام گرامی بے حد عزت سے لیتے تھے، ایک دن میں ان کی خدمت میں حاضر تھا کہ جماعت اہل حدیث کی تنظیم سے متعلق گفتگو ہوئی، بڑے دردناک لہجے میں فرمایا: مولوی اسحاق جماعت اہل حدیث کو حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی بددعا

لے کر بیٹھ گئی ہے، ہر شخص ابوحنفیہؒ، ابوحنیفہؒ کہہ رہا ہے کوئی بہت ہی عزت کرتا ہے تو امام ابوحنیفہؒ کہہ دیتا ہے پھر اُن کے بارے میں ان کی تحقیق یہ ہے کہ وہ تین حدیثیں جانتے تھے یا زیادہ سے زیادہ گیارہ اگر کوئی بہت بڑا احسان کرے تو وہ انہیں سترہ حدیثوں کے عالم گردانتا ہے، جو لوگ اتنے جلیل القدر امام کے بارے میں یہ نقطہ نظر رکھتے ہوں ان میں اتحاد و یک جہتی کیوں کر پیدا ہو سکتی ہے۔ "یا غربۃ العلم انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ"

(داؤد غزنوی صہ ۱۳۶۔ ۱۳۷ مطبوعہ فاران اکیڈمی اردو بازار لاہور)

نیز اسی کتاب کے صہ ۳۷۷ پر رقم ہے کہ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی ہماری جماعت کے مشہور مقتدر علماء میں سے تھے انہوں نے اپنی کتاب تاریخ اہل حدیث میں امام ابوحنیفہؒ کی مدح و توصیف اور ان کے خلاف رجاء وغیرہ الزامات کے دفعیہ میں آٹھ صفحات وقف کیے ہیں اور مقتدر مشاہیر علماء سلف مثلاً امام ابن تیمیہ، امام ذہبی، ابن حجر اور علامہ شہرستانی کے اقوال نقل کر کے یہ بتلایا ہے کہ الناس فی ابی حنیفہ حاسد او جاھل یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے حق میں بُری رائے رکھنے والے کچھ لوگ تو حاسد ہیں اور کچھ ان کے مقام سے بے خبر ہیں۔

پھر کسی جگہ ان کا ذکر امام اعظمؒ کے نام سے کرتے ہیں کسی جگہ سیدنا امام ابوحنیفہؒ کہہ کر ادب و احترام سے ذکر کرتے ہیں اور حضرت الامام الاعظمؒ کے خلاف جو سب سے زیادہ سنگین حملہ امام سفیانؒ کے حوالہ سے بروایت نعیم بن حماد کیا جاتا ہے اس پر معقول اور مدلل جرح کر کے ثابت کیا ہے کہ نعیم بن حماد سنت کی تقویت میں اور امام ابوحنیفہؒ کی بدگوئی میں جھوٹی حدیثیں اور من گھڑت حکایات وضع کر لیا کرتا تھا اور

اس ساری بحث کو آخر میں مولانا محمد ابرہیم اس فقرہ کے ساتھ ختم کرتے ہیں۔

خلاصۃ الکلام یہ کہ نعیم کی شخصیت ایسی نہیں ہے کہ اس کی روایت کی بناء پر حضرت امام ابوحنیفہؒ جیسے بزرگ امام کے حق میں بدگوئی کریں جن کو حافظ ذہبیؒ جیسے ناقد الرجال امام اعظم کے معزز لقب سے یاد کرتے ہیں اور حافظ ابن کثیر البدایہ والنہایہ میں آپ کی نہایت تعریف کرتے ہیں اور آپ کے حق میں فرماتے ہیں۔ احد ائمۃ الاسلام و سادۃ الاسلام واحدا ارکان العلماء واحد الائمۃ الاربعۃ اصحاب المذاهب المتبوعہ۔ نیز حافظ ابن کثیر عبداللہ بن داؤد خریبی سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا لوگوں کو مناسب ہے کہ اپنی نمازوں میں امام ابوحنیفہؒ کیلئے دعا کریں کیونکہ انہوں نے ان پر فقہ اور سنن (نبویہ) کو محفوظ رکھا۔

(داؤد غزنوی صہ ۳۷۷۔۳۷۸)

نیز اسی کتاب میں مذکور ہے کہ نواب صدیق حسن خاں جن کا ذکر بعض حلقوں میں اہانت اور تحقیر کے ساتھ کیا جاتا ہے اپنی مشہور تصنیف الحطہ فی ذکر الصحاح اور تبع تابعین کے ذکر میں فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کی نسبت سے یہ تیسرا طبقہ ہے اور اس طبقے کے اکابر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ ان تبع تابعین میں سے (حضرت) امام جعفر صادقؒ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام اوزاعیؒ وغیر ہم ہیں اور نبی ﷺ کے ارشاد کے مطابق یہ تین زمانے (صحابہ تابعین، تبع تابعین) خیر و برکت کے ہیں اور یہی اسلام کے صدر اول اور ہمارے سلف صالح ہیں جن سے ہر باب میں سند پیش کی جا سکتی ہے۔ (داؤد غزنوی صہ ۳۷۹)

نذیر حسین دہلوی اپنی کتاب معیار الحق میں امام ابو حنیفہؒ کے تابعی ہونے کی بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ہر چند کہ فضائل سے امام صاحب کے ہم کو عین عزت اور فخر ہے اس لیے کہ وہ ہمارے پیشوا ہیں اور ہم ان کے امرِ حق میں پیرو ہیں، ان فضائل سے جو فی الواقع بھی ہوں اور ساتھ اسناد صحیح کے ثابت ہوں ۔۔ اور اس میں امام صاحب کی کسرِ شان اور مذمت نہیں ہے اس لیے کہ ان کی فضیلت تابعی ہونے پر موقوف نہیں، ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضائل میں اور آیہ کریمہ ''ان اکرمکم عند اللّٰہ اتقاکم'' زینت بخش مراتب۔

(داؤد غزنوی صہ ۳۷۹)

نیز اسی کتاب میں مذکور ہے کہ اور ہمارے مدرسہ کا حال سنئے ایک روز حضرت والد بزرگوار (مولانا عبدالجبار غزنوی) کے درس بخاری میں ایک طالب علم نے کہہ دیا کہ امام ابو حنیفہ کو پندرہ حدیثیں یاد تھیں مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں ۔ والد صاحب کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اس کو حلقہ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا اور بفحوائے اتقوا فراسة المومن فانه ینظر بنور الله فرمایا کہ اس شخص کا خاتمہ دین حق پر نہیں ہوگا ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ معلوم ہوا کہ وہ طالب علم مرتد ہو گیا ہے۔ (اعاذنا اللہ من سوء الخاتمہ) (داؤد غزنوی صہ ۳۸۴)

نوٹ: کاش کہ آج کل کے غیر مقلدین اس واقعہ کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔

امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی

کی زبانی حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کی شان

مرزا حیرت دہلوی نے اپنی کتاب حیات طیبہ میں جو کہ اسماعیل دہلوی کے حالات زندگی پر لکھی ہے اس میں اسماعیل دہلوی کی زبانی بیان کرتا ہے جب اسماعیل دہلوی سے حضرت امام ابوحنیفہ کے بارے میں پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا: آپ کا اصلی نام نعمان ہے اور کنیت ابوحنیفہ ہے اور لقب امام اعظم ہے۔۔۔۔ آپ ۸۰ ہجری میں پیدا ہوئے۔۔۔ آپ کے والد کو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دعائے خیر دی ۔۔۔ آپ نے کسی صحابی کو اپنی آنکھ سے دیکھا تھا اور آپ کو تابعی ہونے کا افتخار بھی حاصل تھا۔۔۔ میں تواریخ پر بھروسہ کر کے یہ کہہ سکتا ہوں آپ نے اپنے بچپن کے زمانہ میں (حضرت) انس صحابی رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا جو رسول مقبول ﷺ کے خدمت گزار تھے۔۔۔ (حیات طیبہ صہ ۸۴) ملخصاً

اسماعیل دہلوی نے آپ کو امام اعظم اور تابعی تسلیم کیا ہے۔

غیر مقلد مولوی عبدالمجید سوہدروی

کے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے متعلق تاثرات

مولوی عبدالمجید سوہدروی اپنی کتاب سیرت الائمہ میں صہ ۵۴ تا ۶۵ تک آپ کا ذکر خیر کیا ہے جس کی تلخیص حاضر خدمت ہے:

آپ کا لقب امام اعظم ہے، ۸۰ ہجری میں ولادت ہوئی۔ جس شہر

(کوفہ) میں آپ نے ولادت فرمائی وہ علوم دینیہ (قرآن وحدیث) کا مرکز تھا اور آپ کے زمانے میں وہاں ہر گھر میں کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ ﷺ کا درس ہوتا تھا، بھلا جس شہر کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے حکم سے تعمیر کیا گیا ہو جس کو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے بسایا ہو اور جس کو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا دارالحکومت بنایا ہو وہ کتاب وسنت کی یونیورسٹی کیوں نہ بنتا؟

علوم اسلامیہ کا چیف کالج کیوں نہ کہلاتا اور قرآن وسنت کی تعلیم دینے والے پرنسپل و پروفیسر کیوں نہ پیدا کرتا؟ یہ حضرت عمر وعلی رضی اللہ عنہما ہی کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ تھا کہ یہ نوآباد شہر علماء دین اساتذہ قرآن اور مدرسین حدیث کا سنٹر بن گیا۔ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اُنہی کوفی اساتذہ سے تعلیم پائی، چنانچہ فقہ حماد بن ابی سلیمان ایسے فقیہ سے پڑھی۔

مشہور اساتذۂ حدیث کے حلقہ درس میں آپ خبر واثر کی تحصیل کیلئے بیٹھے چنانچہ ابواسحاق السبیعیؒ، عطاء بن ابی رباحؒ، نافع (مولائے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ)، محارب بن دثار، ہیثم بن حبیب، ہشام بن عروہ، سماک بن حرب، محمد بن منکدر اور امام مالک بن انسؒ ایسے علماء حدیث سے سماع کیا، کوفے کا کوئی ایسا محدث نہ تھا جس سے آپ نے حدیث نہ پڑھی ہو۔ (سیرت الائمہ صہ ۵۴۔۵۵۔۵۶)

نیز صہ ۵۷ پر آپ کو بلند پایہ فقیہ اور صاحب مقام رفیع تسلیم کیا گیا ہے آپ کا قول وفعل قرآن وحدیث کے مطابق تھا، اور اس کے خلاف نہ کبھی کوئی لفظ منہ سے نکالتے اور نہ خود اس کے مخالف چلتے۔

غیر مقلدین کے علامہ محمد ابراہیم سیالکوٹی

کے تأثرات امام صاحب علیہ الرحمہ کے بارے میں

علامہ ابراہیم سیالکوٹی پیشوائے وہابیہ نے اپنی کتاب تاریخ اہل حدیث میں آپ کا ذکر مبارک بڑے خوبصورت الفاظ میں کیا ہے اور آپ پر وارد شدہ اعتراضات کا دفاع کیا ہے، چنانچہ تاریخ اہل حدیث کے صہ ۷۷ پر لکھتے ہیں کہ بعض مصنفین نے سیدنا امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی رجال مرجیہ میں شمار کیا ہے، حالانکہ آپ اہل سنت کے بزرگ امام ہیں اور آپ کی زندگی اعلیٰ درجے کے تقویٰ اور تورع پر گزری ہے جس سے کسی کو بھی انکار نہیں۔

بعد چند سطور اس کا مفصل جواب دیتے ہیں کہ اول یہ کہ آپ پر یہ بہتان ہے، آپ مخصوص فرقہ مرجیہ میں سے نہیں ہو سکتے ورنہ آپ اتنے تقویٰ وطہارت پر زندگی نہ گزارتے۔۔۔ (تاریخ اہل حدیث صہ ۷۷)

نیز صہ ۷۹ پر لکھا ہے کہ اسی طرح حافظ ذہبی علیہ الرحمہ اپنی دوسری کتاب تذکرۃ الحفاظ میں آپ کے ترجمہ کے عنوان کو معزز لقب امام اعظم سے مزین کر کے آپ کا جامع اوصاف حسنہ ہونا ان الفاظ میں ارقام فرماتے ہیں:

"کان اماما ورعا عالما عاملا متعبدا کبیر الشأن لا یقبل جوائز السلطان بل یتجر و یکتب"

آپ (دین کے) پیشوا صاحب ورع نہایت پرہیزگار عالم باعمل تھے۔ (ریاضت کش) عبادت گزار تھے، بڑی شان والے تھے، بادشاہوں کے انعامات قبول نہیں

کرتے تھے بلکہ تجارت کر کے اور اپنی روزی کما کر کھاتے تھے۔

سبحان اللہ کیسے مختصر الفاظ میں کس خوبی سے ساری حیات طیبہ کا نقشہ سامنے رکھ دیا ہے اور آپ کی زندگی کے ہر علمی اور عملی شعبہ اور قبولیت عامہ اور غنائے قلبی اور احکام وسلاطین سے بے تعلقی وغیرہ فضائل میں سے کسی بھی ضروری امر کو چھوڑ کر نہیں رکھا۔

اسی طرح اسی کتاب میں امام یحییٰ بن معین علیہ الرحمہ سے نقل کر کے فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ میں کوئی عیب نہیں اور آپ کسی برائی سے متہم نہ تھے۔ (تاریخ اہل حدیث صہ ۸۰)

نیز اسی صفحہ پر نیچے حاشیہ پر لکھا ہے کہ امام یحییٰ بن معین جرح میں متشددین سے تھے باوجود اس کے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کوئی جرح نہیں کرتے۔

نیز سیالکوٹی صاحب نے تاریخ اہل حدیث کے صہ ۸۱ پر لکھا ہے کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ آپ تہذیب التہذیب میں ۔۔۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ کے ترجمہ میں آپ کی دینداری اور نیک اعتقادی اور صلاحیت عمل میں کوئی بھی خرابی اور کسر بیان نہیں کرتے بلکہ بزرگان دین سے ان کی از حد تعریف نقل کرتے ہیں اور فرماتے ہیں ''الناس فی ابی حنیفہ حاسد و جاھل ''یعنی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق (بری رائے رکھنے والے) لوگ کچھ تو حاسد ہیں اور کچھ جاہل ہیں۔

سبحان اللہ کیسے اختصار سے دو حرفوں میں معاملہ صاف کر دیا ہے۔

(تاریخ اہل حدیث صہ ۸۱ ۔ ۸۲ ۔ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

سیالکوٹی صاحب نے تو کافی طویل تذکرہ امام کیا ہے طوالت سے بچتے

ہوئے سیالکوٹی صاحب کی ایک نصیحت درج کرتا ہوں۔ ابراہیم سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت امام صاحب کے متعلق تحقیقات شروع کی تو مختلف کتب کی ورق گردانی سے میرے دل پر غبار آ گیا، جس کا اثر بیرونی طور پر یہ ہوا کہ دن دوپہر کے وقت جب سورج پوری طرح روشن تھا، یکا یک میرے سامنے گھپ اندھیرا چھا گیا گویا ظلمات بعضہا فوق بعض کا نظارہ ہو گیا معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ یہ حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بدظنی کا نتیجہ ہے اس سے استغفار کرو، میں نے کلمات استغفار دہرانے شروع کیے وہ اندھیرے فوراً کافور ہو گئے اور ان کی بجائے ایسا نور چمکا کہ اس نے دوپہر کی روشنی کو مات کر دیا اسی وقت سے میری حضرت امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے حسن عقیدت اور زیادہ بڑھ گئی اور میں ان شخصوں سے جن کو حضرت امام صاحب سے حسن عقیدت نہیں ہے کہا کرتا ہوا کہ میری اور تمہاری مثال اس آیت کی مثال ہے کہ حق تعالیٰ منکرین معارج قدسیہ آنحضرت ﷺ سے خطاب کر کے فرماتا ہے، ''افتمارونہ علیٰ ما یری''

میں نے جو کچھ عالم بیداری اور ہوشیاری میں دیکھ لیا اس میں مجھ سے جھگڑا کرنا بے سود ہے۔

<u>خاتمۃ الکلام:</u>

اب میں اس مضمون کو ان کلمات پر ختم کرتا ہوں اور اپنے قارئین سے اُمید رکھتا ہوں کہ وہ بزرگان دین سے خصوصاً ائمہ متبوعین سے حسن ظن رکھیں اور گستاخی اور شوخی اور بے ادبی سے پرہیز کریں کیونکہ اس کا نتیجہ ہر دو جہاں میں موجب خسران و

نقصان ہے۔ (تاریخ اہل حدیث صہ ۹۵۔۹۶ مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور)

نوٹ: کاش موجودہ دور کے غیر مقلدین وہابیہ بھی اس واقعہ سے عبرت حاصل کریں اسی صفحہ مذکورہ کے حاشیہ پر جو بات نقل کی گئی ہے وہ بھی خالی از عبرت نہیں ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

سیالکوٹی صاحب لکھتے ہیں کہ مولانا ثناء اللہ مرحوم امرتسری نے مجھ سے بیان کیا کہ جن ایام میں میں کانپور میں مولانا احمد حسن صاحب کانپوری سے علم منطق کی تحصیل کرتا تھا، اختلاف مذاق ومشرب کے سبب احناف سے میری گفتگو رہتی تھی، ان لوگوں نے مجھ پر یہ الزام تھوپا کہ تم اہل حدیث لوگ آئمہ دین کے حق میں بے ادبی کرتے ہو۔ میں نے اس کے متعلق حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی یعنی شیخ الکل حضرت سید نزیر حسین صاحب مرحوم سے دریافت کیا تو آپ نے جواب میں کہا کہ ہم ایسے شخص کو جو ائمہ دین کے حق میں بے ادبی کرے چھوٹا رافضی جانتے ہیں۔ علاوہ بریں میاں صاحب مرحوم معیار الحق میں حضرت امام صاحب کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں۔ امامنا وسیدنا ابوحنیفہ النعمان۔ نیز فرماتے ہیں کہ مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی پرہیزگار ہونا کافی ہے ان کے فضائل میں اور آیہ کریمہ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم زینت بخش مراتب ان کیلئے ہیں۔ (تاریخ اہل حدیث صہ ۹۶ حاشیہ میں)

غیر مقلدین وہابیہ کے مخدوم وممدوح علامہ صدیق حسن بھوپالی

کے حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں تأثرات

علامہ صدیق حسن بھوپالی اپنی کتاب ''التاج لمکلل'' میں حضرت امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

امام ابوحنیفہ، نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ

آپ کے والد جناب ثابت علیہ الرحمہ کیلئے حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ، نے دعا خیر فرمائی۔

خطیب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ نے چار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو پایا ہے۔

۱۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

۲۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ

۳۔ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

۴۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ

کسی صحابی سے ملاقات نہیں ہوئی اور نہ ہی کسی صحابی سے علم حاصل کیا ہے، لیکن آپ کے شاگرد کہتے ہیں کہ آپ صحابہ کی ایک جماعت ملے ہیں اوران سے روایت بھی کی ہے اور یہ بات اہل نقل کے نزدیک ثابت نہیں۔ خطیب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ آپ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے۔ کان عالما عاملا زاهدا عابدا ورعاً تقیاً کثیر الخشوع دائم التضرع الی اللہ تعالیٰ۔

آپ (دین) کے عالم باعمل ہیں دنیا سے بے رغبتی کرنے والے، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے، پرہیزگار متقی، بہت زیادہ خشوع وخضوع کرنے والے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تضرع وزاری کرنے والے ہیں۔

امام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ کے پاس جب آپ کا ذکر ہوتا تو آپ رو پڑتے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کیلئے رحمت کی دعا کرتے تھے۔

امام شافعی علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ جو فقہ میں کمال حاصل کرنا چاہے تو وہ امام ابوحنیفہ کا محتاج ہے، امام ابن المبارک علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ میں نے جناب سفیان ثوری علیہ الرحمہ کو کہا کہ اے اللہ کے بندے امام ابوحنیفہ علیہ الرحمہ غیبت سے کتنے دور ہیں میں نے کبھی نہیں سنا کہ آپ نے کسی کی غیبت کی ہو تو سفیان ثوری علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ وہ بہت بڑے عقل مند ہیں وہ کیوں اپنی نیکیوں پر کسی اور کو مسلط کریں گے۔ (یعنی غیبت کرنے سے نیکیاں ضائع ہوتی ہیں)

نیز علامہ صدیق حسن صاحب نے لکھا ہے کہ ومناقبه وفضائله كثيرة و قد ذكر الخطيب في تاريخه منها شيأ كثيرا ، ثم اعقب ذلك بذكر ما كان الاليق تركه والاضراب عنه فمثل هذا الامام ، لا يشك في دينه ولا في ورعه و تحفظه ولم يكن يعاب بشيء سوى قلة العربيه ۔

کہ آپ کے مناقب وفضائل بہت زیادہ ہیں، خطیب نے اپنی تاریخ میں ان میں سے کچھ ذکر کیے ہیں، اس کے بعد خطیب نے ایسی چیزیں بیان کی ہیں جن کا چھوڑ دینا ہی لائق تھا اور ان کا بیان نہ کرنا ہی مناسب تھا، ایسے (جلیل القدر) امام کے دین وتقویٰ اور حفاظت دین کے بارے میں شک نہیں کیا جا سکتا، ان میں کسی قسم کا کوئی عیب نہیں

ہے (سوائے قلت عربیہ کے) (التاج المکلل صہ ۱۳۰ تا ۱۳۲ ملخصاً)

نوٹ: بریکٹ میں جو الفاظ ہیں وہ بھی غیر مقلد کا اپنا وہم ہی ہے کیونکہ جو مجتہد مطلق ہو عالم عامل ہو قرآن و حدیث کا ماہر ہو، بے شمار شاگردوں کو فیض دینے والا ہو اس پر قلت عربیہ کی بات محض تہمت ہی ہو سکتی ہے۔

اس پر مختصر تبصرہ:

قارئین کرام! یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ غیر مقلدین وہابیہ کے بعض علماء جن کے حوالہ جات پیش کیے گئے ہیں ان کے نزدیک حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ علیہ دین اسلام کی ایک مُسلّم مقتدر شخصیت ہیں اور ان کا دشمن صریح بے دین ہے، اور ان کا دشمن چھوٹا رافضی ہے اور ان کے ساتھ بغض رکھنے والے کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا (نعوذ باللہ من ذالک)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین حضور آقا ہمارے سب کے وسیلہ اعظم جاہ پناہ محمد رسول اللہ ﷺ کے طفیل اس کتاب کو قبول فرمائے اور اسے قبولِ خاص و عام عطا فرمائے اور اہل محبت کیلئے مزید مضبوطی کا باعث بنائے اور گمراہوں کیلئے سبب ہدایت بنائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم الرؤف الرحیم سید المرسلین سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ واولادہ واصہارہ و انصارہ اجمعین۔

الحمد للہ رب العالمین یہ کتاب آج مورخہ 30-11-2010 بروز جمعرات بوقت نو بجے رات مکمل ہوئی۔

ماخذ و مراجع

☆ القرآن الکریم
☆ بخاری شریف
☆ مسلم شریف
☆ کامل ابن عدی
☆ میزان الاعتدال
☆ تہذیب التہذیب
☆ الانتقاء
☆ تبییض الصحیفہ
☆ مناقب الائمۃ الاربعہ
☆ الخیرات الحسان
☆ تاریخ بغداد
☆ اخبار ابی حنیفہ واصحابہ
☆ لسان المیزان
☆ سنن دار قطنی
☆ تذکرۃ الحفاظ
☆ کتاب الضعفاء لابن الجوزی
☆ کشف المحجوب
☆ النافع الکبیر شرح جامع صغیر
☆ المغنی فی الضعفاء للذہبی
☆ توضیح الکلام
☆ ابکار المنن
☆ تاریخ صغیر للبخاری
☆ ضعفاء کبیر للعقیلی
☆ مقامات امام اعظم
☆ الاقوال الصحیحہ
☆ مناقب امام اعظم
☆ مناقب الامام ابی حنیفہ
☆ جامع بیان العلم
☆ جامع المسانید للخوارزمی
☆ الجواہر المضیہ
☆ میزان الکبریٰ
☆ کتاب المجروحین لابن حبان

☆	انساب سمعانی	☆	شرح فقہ اکبر للقاری
☆	کتاب المعرفہ والتاریخ	☆	السراج المنیر شرح جامع صغیر
☆	کشف الخفاء	☆	الجامع فی العلل ومعرفۃ الرجال
☆	کتاب الثقات لابن حبان	☆	سیر اعلام النبلاء
☆	شذرات الذہب	☆	تہذیب الکمال
☆	فہرست ابن ندیم	☆	البدایہ والنہایہ لابن کثیر
☆	مرأۃ الزمان	☆	المختصر فی اخبار البشر
☆	تاریخ ابی الفداء	☆	تاریخ ابن الوردی
☆	دیوان الاسلام	☆	آثار البلاد واخبار العباد
☆	جامع المقدمات	☆	النجوم الزاہرہ
☆	طبقات المفسرین	☆	طبقات السنیہ
☆	حیوۃ الحیوان	☆	کتاب الوافی بالوفیات
☆	کتاب الثقات للعجلی	☆	جامع الاصول
☆	فتاویٰ نذیریہ	☆	فتاویٰ ثنائیہ
☆	داؤد غزنوی	☆	حیات طیبہ
☆	سیرت الائمہ	☆	تاریخ اہل حدیث
☆	التاج المکلل		

خصوصی معاونت

پیر طریقت رہبر شریعت اُستاذ العلماء

فخر اہل سنت شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا

مفتی عبد الشکور البارودی

آف راولپنڈی

☆☆☆☆☆☆☆

مؤلف کی دیگر کتب
نور الانوار ﷺ
(مطبوعہ)
شفاعت مصطفےٰ ﷺ
(مطبوعہ)
وسیلہ کونین ﷺ
(مطبوعہ)
میلاد النبی ﷺ
(مطبوعہ)
نماز نبوی ﷺ
(مطبوعہ)
ترکِ رفع یدین
(مطبوعہ)
قدم غوث الوریٰ برگردن اولیاء
(زیر طبع)
مشاہدہ نبوت ﷺ
(زیر طبع)

مناظرِ اسلام

حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ نوری صاحب

خطیب و مہتمم جامعہ شرقیہ رضویہ بیرون غلہ منڈی ساہیوال

کی دیگر کتب

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے فیصل آباد
041-2626046